BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224091
UNIVERSAL
LIBRARY

یادداشتِ محل

مصنفہ ... قدسی — مترجم ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

سنہ ۱۴۹۳ عیسوی ہے اور ستمبر کا مہینہ۔ جسطرح چھوٹے چھوٹے خود مختار فرمان رواؤں کے عہد میں کسی دولھن شہزادی کا ابھرا ہوا حسن و جمال اور اُترا ہوا جاہ و جلال عروسی گھونگھٹ کے نیچے سے جھلکتا نظر آتا ہو ویسے ہی اسوقت صبح کے کہرے میں اپنے اوپر ناز کرنے والا شہر اُڈنبرا نظر آ رہا ہے۔

لیکن آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد جب یہ کریب کی ریشمی نقاب آہستہ آہستہ سمٹ کے دُور ہو گئی تو مطلع صاف ہوا اور قلعہ ایوان شاہی اور شہر اپنے کوہستانی تخت پر سے پوری شان و شکوہ کے ساتھ اپنا جلوہ دکھانے لگے اور معلوم ہوا کہ جیسے اس دولھن شہزادی نے نزاکت کے ساتھ گھونگھٹ اُلٹ کے اپنا سانولا چہرہ اور شاہانہ حسن نمایاں کر دیا۔

مڈلوتھیا کے اِس دارالسلطنت کے شاہانہ قصر و ایوان اور پُر عظمت عمارتیں شہنشاہی جاہ و جلال کا گہرا ارغوانی لباس پہنے اور شان و شوکت کے زیور سے آراستہ چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔

ایک زبردست قلۂ کوہ پر پُرانا قلعہ قائم ہے جس کے کنگرے تین سو فٹ بلند ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کی دستبرد سے باہر اور ازل و ابد کے دامن سے وابستہ ہیں۔

سپہگرانہ کارناموں کی تمام ناموریاں۔ قومی تاریخ کے تمام پُر شکوہ واقعات اور دلوں میں لرزہ اور اعضا میں تھرتھری ڈالنے والے تمام حیرت انگیز افسانے

اس قلعہ کے غیر فانی برجون مین مضمر ہین۔

تمام عمارتون مین ممتاز ہولی رُوڈ کا شاہانہ قصر ہے جو عالیشان قلعہ بندیون کے اندر اپنی جاہ و جلال کو آشکارا کر رہا ہے۔

وہ تمام شان و شوکت کی باتین جو شاہانہ عظمت اور سلطانی جاہ و جلال مین ہوتی ہین۔ وہ تمام عظمت و جبروت کے آئین و آداب جو شاہی دربارون مین مروج ہین۔ وہ سارا رعب و دبدبہ جو اُس دَور کے خود سر حکمرانون کے عہد اور اُن کے پُر اسرار کارنامون مین مخفی تھا وہ سب ایک ابدی خاموشی کے ساتھ اس عمارت سے ظاہر ہو رہا ہے۔

اب آفتاب بلند ہوا اور اُس کی سنہری کرنون نے جیسے ہی صبح کے کُہرے کو صاف کرنا شروع کیا کالٹن پہاڑی اور سالسبری قلون کی چوٹیان نمایان ہونے لگین۔ آخر کار کہرا پُروائی ہوا مین غائب ہوگیا۔ اور یکایک شفاف نیلگون فلک کے آگے پینٹ لینڈ کے سلسلۂ کوہ کی اونچی اونچی چٹانین نظر کے سامنے پیدا ہوگئین اور کوہ کارسٹر فائن کی چوٹی پر سبزہ کا تاج نمودار ہوا۔

اب گرد کا منظر دلکش اور خوش نما تھا۔ سورج کی شعاعون کا سیلاب نور جوے فورتھ کے پانی کے آئینہ پر اپنا عکس ڈال رہا تھا۔ فاصلہ پر جنوب کی طرف علاقۂ مڈلوتھیا کے زمردین مرغزار پھیلے نظر آئے اور اُن کی آگے کوہسار بروک شائر کے قلون نے نظر کی جولانیون کا راستہ روک کے منظر کو اپنے سلسلہ مین محصور کر لیا۔

آہ! جب ہم عالیشان شہرون پر غائر نظر ڈالتے اور خوبصورت مناظر قدرت کو غور سے دیکھتے ہین۔ یا جب شاہانہ عظمت و جبروت کے قصر والیوان کی طرف نظر لے جاتے اور اپنی آنکھون کو آہستہ آہستہ خوشنما تفریح گاہون کی سیر کراتے ہین۔ یا جب ہم آباد گزرگاہون کی بھیڑ بھاڑ کو دیکھتے اور قدرت کی بے جان اشیا کی خوشنمائیون اور دلکشیون کا دل ہی دل مین اعتراف کرتے ہین تو ہر بار ہمین انسان کی عجیب و غریب

فراست کے ساتھ پروردگار عالم کی اعلی نعمتین اور رحمتین یاد آجاتی ہین۔
اور اسکے بعد یکبارگی یہ افسردہ کرنے والا خیال دل مین پیدا ہوجاتا ہے کہ اکثر اوقات انسان خود ہی اپنی بنائی ہوئی عجیب و غریب چیزون کو نقصان پہونچادیتا ہے۔ اسی قدر نہین بلکہ وہ نعمتون اور رحمتون کی اُس جنت کو بھی ناپاک کر ڈالتا ہے جو خدا نے اُسکے لیے پیدا کردی ہے اسے ہم بھول نہین سکتے کہ انہین شہرون مین جنکی خوبی کے ہم معترف ہین جنگ و پیکار کے ہولناک نعرے گونجے ہین موت کے جانفزا نوحے سنے گئے ہین۔ اور اُن کے خوبصورت سے خوبصورت مرغزار انسان کے خون سے سینچے گئے ہین۔ ان شہرون کی تباہی اور ان مرغزارون کی پامالی یاد آتی ہے اور ہمارے خیالات ایک اور گہری فکر اور رنج اُدھیڑبن مین مصروف ہو جاتے ہین۔
جن شہرون پر لڑائی نے اپنا جگرخراش اثر ڈال دیا ہے اُنکی یہ لوٹ مار تباہی و بربادی۔ اور آتش زنی کس لیے ہے؟ آہ! یہ اثر غیظ و غضب کے اُسی جوش دیوانگی یا اُن خیالات فاسد کا ہے جو انسان کے سینہ مین کعبۂ دل کو ناپاک کردیا کرتے ہین۔ کیونکہ کوئی میدان جنگ اتنے خوفناک شیطانی وسوسون سے بھرا ہوا نہ ملے گا جتنا کہ اکثر اوقات انسان کا دل ہوا کرتا ہے جو اصل مین نہایت ہی پاک و صاف ہے۔
ایک نوجوان شخص جس نے ابھی ابھی دنیا کے معاملات مین قدم رکھا ہے اُس کے خیالات و جذبات کا مقابلہ اگر ہم ایک ایسے شخص کے خیالات و جذبات سے کرین جو زندگی کے ہر اسلوب مین پورے تجربہ حاصل کر چکا ہے تو ہمین اُس نوجوان کے دل سے زیادہ مقدس و پاکیزہ کوئی عبادت گاہ نہ نظر آئے گی۔ اور دوسرے تجربہ کار شخص کے دل مین ایسے ایسے خونی جھگڑے خوفناک خونریزیان اور خونخوار لڑائیان دکھائی دین گی جن کا اربیلا یا واٹرلو کے میدانون مین بھی پتہ نہ تھا۔
بس اسی مقصد کے لیے یعنی ایک فیاض ناتجربہ کار اور بےریا نوجوان کے

دل کا ایک گنہگار سن رسیدہ شخص کے دل سے مقابلہ کرنے کی غرض سے
اور صرف یہ دکھانے کے لیے کہ نیکی کا بدلہ اسی دنیا مین کیونکر مل جاتا ہے
اور گناہ چاہے کتنے ہی دنون تک کامیاب ہوتا رہے اور چھپا رہے
مگر آخر کو ظاہر ہو ہی جاتا ہے اور اُس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہین
ہوتا قلم اُٹھایا ہے اور یہ قصہ بیان کرتے ہین۔

سنہ ۱۷۹۳ء اور ستمبر کا مہینہ تھا۔

آفتاب نصف النہار تک پہونچ چکا تھا کہ ایک عورت جسکی عمر تقریباً بتیس ۳۲
سال کی ہوگی ایک ننھے بچے کو گود مین لیے اپنی عظمت پر ناز کرنے والے شہر
اڈنبرا مین داخل ہوئی۔

اُس کے لباس سے افلاس ظاہر ہوتا تھا۔ کپڑے جا بجا سے پھٹے تھے
اور معلوم ہوتا تھا کہ کہین دُور سے چلی آتی ہے۔ ہاتھون اور چہرے سے
جفاکشی کی علامتین نمایان تھین۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ
کسی سخت ذلت و مصیبت مین مبتلا تھی۔

بھوک سے بیتاب اور تھکی ماندی ہونے کی وجہ سے یہ عورت
بمشکل اُن قدمون کو آگے بڑھاتی تھی جو اُسے من من بھر کے معلوم ہوتے۔
یہان تک کہ اُس مصیبت مین اُسے اپنے گود کے بچے کے چُپ کرانے کا خیال بھی
نہ تھا جو ماتا کا تقاضا ہے۔ چنانچہ یہ غریب چند ہفتون کا بے زبان مہمان
ایسی درد بھری آواز سے رو رہا تھا کہ سُن کے پتھر کا کلیجہ بھی پانی ہوا
جاتا تھا۔ مگر اس عورت کے دل پر اثر نہین ہوتا۔ تو کیا یہ عورت اس بچہ
کی ماں نہین ہے؟ خیر۔ آؤ ہم جنس نسوان کی رقیق القلبی پر حملہ نہ کرین
اور یہی فرض کر لین کہ یہ اس بچہ کی ماں نہین ہے۔ یہ عورت خوبصورت
تھی اور بہت خوبصورت۔ مگر اب اس کے حُسن نے ایک خوفناک صورت
اختیار کر لی تھی کیونکہ وہ نہایت ناپاک جذبات کے آتش فشان مادے کے سیلاب

مین دب کے خاک ہوگیا تھا اور اب نہ پاک کرنے والی دھوپ اُسے زندہ کرسکتی تھی اور نہ کوئی اور مسرت بخش اثر اُسے واپس لا سکتا تھا۔
اُس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھین جو بالکل خشک تھین نیلے نیلے حلقون کے اندر تھین اور اُن پر برس رہا تھا کہ کبھی کسی رنج یا خوشی مین اُن سے کوئی قطرۂ اشک نہین نکلا ہے۔
اُس کے گال پچکے ہوے اور زرد تھے۔ اُس کے ہونٹ یاقوت کی طرح خوب سرخ تھے۔ دانت بڑے اور موتیون کے مثل سفید و آبدار تھے لمبے لمبے سیاہ بال شانون پر اس طرح پڑے تھے کہ معلوم ہوتا اُس نے سیاہ نقاب کو چہرے سے الٹ کے پیچھے ڈال لیا ہے۔ مگر اُن نرم و نازک گھنی اور چمکتی ہوئی زلفون کو جو پیٹھ اور شانون پر لہرا رہی تھین وہ ایک پھٹی پرانی چادر مین چھپائے ہوئے تھی جسے سر سے اوڑھے تھی اور ایک لمبی عبا کی طرح اُسے سارے جسم کے گرد لپیٹ لیا تھا۔ یہ نازنین کشیدہ قامت تھی۔ اور اعضا مین ایسا بے نظیر تناسب تھا کہ دیکھنے والے کو تقین آجاتا کہ عنفوان شباب مین بلا کا حسن ہو گا۔ اور اُس دلربائی کے عالم مین غرور حسن سے زمین پر پاؤن نہ رکھتی ہو گی۔
چلتے چلتے تھک کے وہ اُسی اونچی چٹان کے دامن مین بیٹھ گئی جس پر قلعہ واقع ہے۔ بیٹھے چند ہی منٹ ہوے ہون گے کہ بچے کا رونا موقوف ہو گیا۔ اور اُس نے آہستہ سے کہا: "شاید مر گیا! خدا کرتا ایسا ہی ہوتا! جس وقت اپنی اگلی لغزشون اور بے وقوفیون کا خیال آتا ہے تو جوش انتقام سے مین ایک مردم خوار شیرنی بن جاتی ہون۔ مگر ہاے اِس کی جان اپنے ہاتھ سے نہین لی جاتی۔"
یہ الفاظ اُسکی زبان سے نکلے اور آنکھون سے شعلے نکلنے لگے۔ ان شعلون مین معمولی گرمی و حدت نہ تھی بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ خود اُن آنکھون کو جلا کے خاک کر دین گے جن سے نکل رہے ہین۔ اس نے چادر کو کھولا۔ جس مین بچہ لپٹا تھا اور ایک انتہا سے زیادہ خوبصورت مگر نحیف و زار اور حقیر و ناتوان بچہ کا پیارا

چہرہ اُس میں سے نکالا- اور اُس کی طرف غور سے دیکھ کے افسردہ ہوگئی اور نہایت ہی یاس کی آواز میں بولی "آہ نہیں! مرا نہیں سوتا ہے!"

اس کے بعد دیر تک خاموش رہی پھر کہنا شروع کیا "یا پاک پروردگار! کتنی مدت ہوگئی کہ میں اِس پاکدامنی کے اطمینان سے محروم ہوں- اور چین سے سونا نہیں نصیب ہوا- آہ! اب اِن آنکھوں میں وہ میٹھی نیند نہ آئیگی- اسی جگہ کے قریب پہلے پہل میں نے اُس شخص کو دیکھا تھا جس نے میرا دل چھین لیا افسوس اُسوقت میں ایسی ذلیل و بے عزت نہ تھی جیسی اب ہوں- چند ہی برسوں کے اندر میرا گھر بار تباہ ہوگیا- اور اُسی کے ساتھ میرے سارے اچھے اور پاک خیالات بھی رخصت ہوگئے- ماں باپ کے دلوں کو ایسا دھچکا پہونچا کہ قبر کے آغوش میں لیٹ رہے اور خاک کی چادر میں منہ چھپا لیا- میں اُن کے بعد زندہ ہوں مگر مجھے وہ پاکیزہ اور بے داغ زندگی نصیب نہیں- بے خانماں و آوارہ وطن ہوں- دنیا کی خاک اُڑاتی پھرتی ہوں اور بہ ظاہر نظر آتا ہے کہ ایسی ہیبت ناک تباہی میں ڈال دی گئی ہوں جس کی ابتدا خود میرے ناپاک دل کی بے اعتدالی سے ہوئی تھی-

"آہ! یہ کس قدر تکلیف دہ بات ہے!- اے کریم و رحیم! اپنی کریمی کا صدقہ بتا کہ اب میں کیا کروں؟ بھیک مانگوں؟ نہیں- نہیں- یہ مجھ سے ہرگز نہ ہوگا" یہ کہتے ہی ایک بیخودی کے عالم میں اپنی جگہ سے اُٹھی اور شہر سے نکل کے اس طرح بھاگی کہ گویا نہ اُس کے پاؤں تھکے تھے اور نہ اعضا میں کسی قسم کا اضمحلال تھا-

---

چاند آسمان پر اونچا ہو چکا تھا- اور دریائے فرتھ کے خاموش پانی کی سطح پر چھٹکنے والی چاندنی کا سیلاب نور ایک عجیب چمک دمک پیدا کر رہا تھا-

اِس وقت یہ پرانا قلعہ کیسا تاریک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے! اور اس سوتے ہوئے سنسان شہر پر کیسی خاموشی طاری ہے!

اِس وقت پھر وہی عورت بچے کو گود میں لیے ہوئے مڈلوتھیا کے دارالسلطنت

مین داخل ہوئی۔ اِس گھڑی اس کے قدم بہ نسبت دوپہر کے زیادہ تکلیف سے اُٹھ رہے ہین۔

اُس کی آنکھون سے فاقہ کشی کی زردی کے ساتھ نہ بجھنے والے آتشین جذبات کا جوش بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ عشق و محبت کے جذبات نہ تھے۔ کیونکہ اِس بات کو مدت گزر گئی کہ شمع عشق جو اس کے سینے مین روشن ہوئی تھی اِسکے دل کو بھی اپنے ساتھ جلا کے خاموش ہو چکی۔ اب یہ وہ جذبات تھے جن سے بڑے بڑے اندیشہ ناک گناہ پیدا ہو کر بہت ہی تکلیف دہ صورت اختیار کر لیا کرتے ہین۔

سنسان اور تاریک سڑک پر آہستہ آہستہ چلی جاتی ہی بظاہر کسی خاص جگہ کا ارادہ نہین ہی۔ جاتے جاتے شہر کے درمیانی حصہ مین پہونچی۔ ہر مکان کو جس کی کھڑکی سے روشنی نکلتی نظر آتی ہی ٹھہر کے خاموشی سے دیکھتی ہی۔ گویا اس بات کی خواستگار ہوتی ہی کہ باقی رات اُس کے سایہ مین ٹھہر کے کاٹ لے۔ مگر پھر بھی غیرت و خودداری کا ایک موہوم سا خیال جو اب تک اِس کے دل مین باقی تھا ایسی درخواست کرنے سے روک دیتا ہی۔ اور تردد و پیش ہی کے عالم مین تھکن اور ناتوانی کا پُرغم راستہ طے کرتی چلی جاتی ہے۔

اب ایک بڑے محل کے سامنے پہونچی جسکے پھاٹک کھلے تھے اور تمام دروازون اور کھڑکیون سے روشنی کی شعاعین نکل رہی تھین۔ جن کے ساتھ مل کے خوشی کے نغمون کی آواز بھی آئی اور اِس مصیبت زدہ عورت کے زخمی دل کو ایک ٹھوکا دے کے نکل گئی۔ پھاٹک سے اُس نے دیکھا کہ بہت سے خدمت گار اور نوکر چاکر دوڑ دوڑ کے ایک بڑے گو تھک وضع کے کمرے مین خوبصورت خوبصورت ظروف مین انواع و اقسام کے تازے کھانے لیے جاتے ہین جن سے بھاپ اُٹھ رہی ہے۔

یہ دیکھتے دیکھتے اِسکی نگاہ کمرے کے اندر بھی پہونچ گئی۔ یہانکے سب سامانون سے ظاہر تھا کہ اِس محل مین کوئی بڑا شاندار جلسہ اور پُر تکلف دعوت ہے۔ دیر تک بیرونی پھاٹک کے سامنے کھڑی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ بہت

سے معزز مرد اور عالی مرتبہ خاتونین نہایت ہی نفیس اور زرق برق کپڑے پہنے ایک طرف سے نکل کے اُس بڑے کمرے مین جارہے ہین- یہ سب لوگ کھانے کے کمرے کیطرف جارہے تھے- اِن اُمرا کے ہجوم مین اُسے دو بہت خوبصورت شخص نظر آئے- ایک تو مرد ہی جو بظاہر شریف اور تقریباً تیئس سال کی عمر کا تھا اور دوسری اُنیس ۱۹ برس کی سِن و سال کی ایک حسین و مہ جبین لڑکی- اُن دونون کے کپڑے بتا رہے تھے کہ دولھا دولھن ہین-

یہ ایک شادی تھی! یہ سب اُسی کے کرشمے ہین- یہ شاندار جلوس ایک آناً فاناً مین کمرے سے نکل گیا- مہمانون کی تعداد کم سے کم دو سو کے قریب ہوگئی اور سب کے چہرون سے مسرت و شادمانی اور فرحت و انبساط کے آثار نمایان تھے-

دیکھتے ہی دیکھتے عورت کے دل مین ایک فوری خیال پیدا ہوا- اپنے گود کے بچہ سے بیزار تھی- مگر اپنے ہاتھ سے اُس کی جان بھی نہین لینا چاہتی تھی- شاید یہ خیال آیا ہو کہ اُن لوگون کی خدا ترسی کے بھروسہ پر اُسے یہین ڈال کے چلی جائے جو یقیناً اتنی استطاعت رکھتے ہین کہ اِس نامراد بچے کو اس پہ ترس کھا کے پال لین- یہ خیال آتے ہی وہ اِس کام پر آمادہ ہوگئی- لپک کے پھاٹک کے پاس آئی اور جھانک جھانک کے کمرے کے اندر دیکھنے لگی- اِسوقت اس کمرے مین کوئی نہ تھا کیونکہ نوکر چاکر مہمانون کے ساتھ کھانے کے کمرے مین چلے گئے تھے-

میدان خالی پاکے وہ دبے پاؤن کمرے کے اندر داخل ہوئی- بچہ کو جو سو رہا تھا ایک بنچ پر لٹا دیا-

روٹیون سے بھری ایک بڑی ٹوکری قریب ہی رکھی تھی- ادھر ادھر دیکھ کے اور اِس بات کا اطمینان کر کے کہ کوئی نہین دیکھتا ایک روٹی اُٹھا لی- اور کمرے سے نکل کے بے تحاشا بھاگی- اِس لیے کہ لوگون کے تعاقب کرنے کے خوف نے ساری تھکن اور ماندگی بھلا دی تھی

پہلا باب
آغاز داستان

جو واقعات تمہید مین بیان کیے گئے ہین اُنھین بیس برس سے زیادہ زمانہ گزر گیا اور اب ۱۵۱۶ء تھا اور ستمبر کا مہینہ۔

اسکاٹ لینڈ کے واقعات اِن دنون بہت ہی بے اطمینانی کی حالت مین تھے۔ بادشاہ جیمس پنجم نابالغ بچہ تھا۔ روی کی حیثیت سے جو شخص نائب السلطنت کے معزز عہدے پر ممتاز تھا اُسے اُن سرکش امرا کی روک تھام مین بے انتہا دشواریان برداشت کرنی پڑتی تھین جو قوانین سلطنت کی پروا نہ کرتے تھے۔ علاوہ برین مارٹن لوتھر کے اصول (عقائد مذہب پراٹسنٹ) ملک مین ایسی تیزی سے پھیل رہے تھے کہ بجائے خود پادریون کے دلون مین بھی اندیشہ پیدا ہونے لگا تھا۔

اکثر دولتمند رؤسا اور زبردست امرا بھی ان نئے اصول کے طرفدار ہو گئے تھے جن مین سب سے زیادہ باوقعت ارل گلن گائل تھا۔ اس ارل (نواب) کو سیاسی امور مین بہت دلچسپی تھی۔ جس کا باعث کچھ تو ذاتی نمود کا خیال اور کچھ وطن کی خالص محبت۔

بہرتقدیر ان سیاسی جھگڑون کو چھوڑ کے اس موقع پر ہم صرف یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ نائب السلطنت اس سے بہت ہی ناراض تھا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ ستمبر ۱۵۱۶ء مین ارل گلن گائل کو دربار فرمان روائی سے قطعی حکم ملا کہ تین دن کے اندر شہر اڈنبرا کو چھوڑ کے چلے جاؤ اور اپنے رہنے کے لیے کوئی ایسا مقام منتخب کرو جس کی مسافت دارالسلطنت سے ساٹھ میل سے کم نہ ہو۔

نیابت کو اس زمانے مین غیر معمولی استقلال حاصل تھا۔ اور ارل گلن گائل کو جو حکم ملا تھا گو نہایت ہی بے ضابطہ تھا مگر اُسے عدول حکمی کی جرأت ہرگز نہ ہو سکتی تھی مگر دشواری یہ پیش تھی کہ اپنے اور اپنے فریق کے موافق زمانہ آنے کا انتظار کرنے مین جو مدت گزرے گی اُسے وہ کہان جا کے اور کس گوشۂ عافیت مین بیٹھ کے بسر کرے؟ خود اُسکا خاندانی قصر اور اُس کی ریاست اُسی رقبہ کے اندر واقع تھی جس مین قیام کرنا اُسکے لیے ممنوع تھا۔

نائب السلطنت کی خدمت مین درخواست پیش کرکے حکم مین ترمیم کرائی جائے اور اپنی ریاست مین ٹھہرنے کی اجازت حاصل کی جائے اس مین اس کی سُبکی اور کسرشان تھی۔

یہ تردد نہین رفع ہوا تھا اور وہ اپنے اڈنبرا کے شاندار محل سے روانگی کی تیاریان کررہا تھا کہ مارکوس النڈیل اُس سے ملنے کو آیا۔ یہ معزز شخص ملک کے اُن عالی مرتبہ امرا مین تھا جو سیاسی معاملات مین کوئی حصہ نہ لیتے تھے اور کسی فریق کے طرفدار نہ تھے۔ چنانچہ اس محترم شخص کے ہر مذاق اور ہر خیال کے لوگونکے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ ارل گلن گائل کے ساتھ اس مصیبت مین ہمدردی کرنے اور یہ دریافت کرنے کے لیے وہ آیا تھا کہ اب اُس کا کہان جانے کا ارادہ ہے ارل نے کمال صفائی کے ساتھ اپنی تمام دشواریون کا ذکر کردیا۔ اور واقعی اُن دنون جبکہ ملک مین کرایہ کے مکان اور بعاریت ملنے والے ایوان صرف چند گنتی کے تھے اور اپنی ضرورتون کے عام طور پر مشتہر کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا ایسے موقعون پر بڑی مشکل کا سامنا ہوجاتا تھا۔

مارکوس النڈیل نے اپنے بےتکلف دوست کی ان پریشانیون کو سُن کر کہا۔ ”آپ میرے محل کو اپنا ہی تصور کرین اور وہان جاکے رہین۔ مجھے اس بات کا بیشک اندیشہ ہی کہ اُسے آپ اچھی حالت مین نہ پائین گے۔ کیونکہ کئی سال سے بجز چند ادنے درجے کے ملازمون کے وہان کوئی معزز شخص نہین رہا ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ جن ملازمون کو مین نے وہان رکھ چھوڑا ہی اُنھون نے اپنا فرض منصبی سمجھ کے وہان کے سامان آرائش کے محفوظ رکھنے مین اپنی پوری امکانی کوشش صرف کردی ہی۔ بہرحال جب تک نیابت اپنے اِس بےضابطہ طرز عمل پر دوبارہ غور کرکے اِس مین اصلاح کرے آپ بخوبی بھلی طرح قصر النڈیل مین بسر کرسکتے ہین“

گلن گائل ”جناب والا مین تہ دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہون اور آپ کی اِس تجویز کو جس نے مجھے بڑی فکرون سے نجات دلادی بلا تامل قبول کیے لیتا ہون۔ قطع نظر اِس کے آپ کا قصر ہائی لینڈ[*] کے اُس حصہ مین واقع ہی جہان اب تک بھی مجھے جانے کا اتفاق نہین ہوا“

[*] اسکاٹ لینڈ کے شمالی حصہ کو ہائی لینڈ کہتے ہین۔

مارکوس الںڈیل "اگر آپ اُس نواح کے لوگون کو کسی قدر غیر مہذب اور وحشی پائین گے اور اکثر لوگ بہت سی خلاف قیاس باتون کے قائل نظر آئین گے" اس کے بعد کسی قدر مسکرا کے کہا " میرا ایمان دار بڈھا دار وغہ ائیگس وِنٹن جو ہمیشہ پابندی کے ساتھ سال مین دو بار مجھ سے آکے مل جایا کرتا ہی اپنی ہر ملاقات مین مجھے یقین دلاتا ہی کہ جو چند ادنی درجہ کے لوگ اس قصر مین ٹھہرا دیے گئے ہین اُن کو بھاگ کھڑے ہونے سے روکنے مین اُسے کچھ کم دشواریان نہین اُٹھانی پڑتین - اس واقعہ کا مین آپ سے اس لیے ذکر کیے دیتا ہون کہ قصر النڈیل مین ہر قسم کے عجیب و غریب قصون اور بھوتون پریون کے واقعات سننے کے لیے آپ پہلے سے تیار ہو جائین"

ارل گلن گائل - (ہنس کے) اس طوفان خیز زمانے مین تو زندے مُردون سے زیادہ مہیب ہین - وہ تمام خیالی و وہمی شکلین جو پُرانے خاموش ایوانون اور سنسان ویرانون مین نظر آیا کرتی ہین اُن سب سے زیادہ خوفناک اب تو ہٹے کٹے دار و غہ قید خانہ کی صورت اور جلاد کے جانگزا ہاتھ ہین - اڈنبرا کی ان آخر الذکر روح فرسا شکلون کا سامنا کرنے کے عوض مجھے قصر النڈیل کے اول الذکر خطرون مین پڑنے کی ذرا بھی پروا نہ ہوگی"

مارکوس النڈیل "لیکن آپ کے ساتھ تو نوجوان لارڈ مِلکم شرمیلی اور کمزور طبیعت والی لیڈی ادی لینا اور آپ کا متبنی فرزند ماسٹر کنتھ ہین اُن کے لیے تو اندیشہ ہی ؟ کیا آپ سمجھتے ہین کہ وہ بھی آپ ہی کی ایسی ہمت سے کام لین گے اور ایک ایسے ہولناک قصر مین رہنے کو گوارا کرلین گے جو بے بنیاد شہرتون کی وجہ سے بدنام ہو چکا ہی ؟"

ارل گلن گائل " وہ لوگ بھی اِن لغو کہانیون کو ویسا ہی حقیر و بے بنیاد جانین گے جیسی کہ وہ اصل مین ہین - آپ تو جانتے ہین کہ کنتھ مین غیر معمولی ذہانت و دانائی ہے مین نہین سمجھتا کہ وہ اِن فضول شکوک و اوہام مین پڑے گا - لارڈ ملکم مین شیر کی سی بہادری ہی - بلکہ اس کا مزاج تو ایسا سخت اور جوشیلا واقع ہوا ہے کہ بجلی طبیعت اگر وہان جانے سے روکے گی بھی تو ادبدا کے اُسے ان وہمی خطرون کا سامنا کرنے پر مجبور کرے گا - رہی ادی لینا جو خوبصورتی اور شرافت مین ہُو بہُو اپنی

مرحوم ماں کے مثل ہے۔ اُسکی نسبت بھی میرا خیال ہے کہ کم سے کم اتنی سمجھ تو اُس مین ضرور ہوگی کہ اِن بے بنیاد خطرون سے خائف نہ ہو“

مارکوئس النڈیل ”مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ اِن معاملات مین خود اپنے بارے مین اور نیز اُن لوگون کی نسبت آپ کو اتنا وثوق ہے۔ مگر آپ یہ ہرگز نہ خیال کرین کہ مین جو اتنے دنون سے اپنے ہائی لینڈ کے قصر مین نہین گیا تو یہ اُن بیہودہ شہرتون کی وجہ سے ہے جو خود محل کے لوگون مین اور اُس کے اطراف وجوانب مین مشہور ہو رہی ہین“

ارل گلن گائل ”نہین نہین۔ تو بہ مین بخوبی سمجھتا ہون کہ آپ کے خاندان مین ایک اتنے بڑے سانحہ اور ایسی جگر پاش پاش کرنے والی موت کے بعد اس بلاخیز گھر کا منظر آپ کی نظر کو کیسا بُرا معلوم ہونے لگا ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ قصر النڈیل کی طرف سے آپ کے دل مین نفرت پیدا ہو جانے کی وجہ معلوم کر کے خیال کو کہین زیادہ تگ و دو کرنے کی ضرورت نہین ہے اسی دردناک صورت سے اگر مجھ پر ایسا ہی سانحہ گزرتا تو مین اُس جگہ کو سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتا“

مارکوئس النڈیل ”بس میری بالکل یہی حالت ہے۔ لیکن خیر اُس خطہ کے متعلق مین آپ سے یہ بھی کہنا چاہتا ہون کہ وہان آپ کو شکار مین مصروف رہنے کا بہت کافی موقع ملے گا۔ کیونکہ وہان کے جنگلون مین جنگلی سورون اور ہرنون کی بہت کثرت ہے“

ارل گلن گائل ”(مسکرا کے) کیا ڈاکوؤن کی بھی وہان ویسی ہی کثرت ہے؟“

مارکوئس النڈیل ”ہان۔ وہ ضلع اِن بدمعاشون سے بھی پاک نہین ہے۔ لیکن میرا بڈھا داروغہ اینگس اکثر شکاری کتون کو اُن کے تعاقب مین چھوڑا رہتا ہے۔ تاہم اگر آپ بغیر ہمراہیون کو ساتھ لیے سوار نہ ہون اور لیڈی اودی لینا کے متعلق اس بات کا زیادہ خیال رکھین کہ جنگلون مین اکیلی پھرنے پائے تو پھر اُن بدمعاش ڈاکوؤن کا کچھ اندیشہ نہین ہے“

اب مارکوئس کے چہرہ پر ایک قسم کا رنگ پیدا ہوا جس نے باوجودیکہ اُس کی

عمر پچاس برس کی ہوچکی تھی اُس کے خط و خال مین ایک خوبصورتی پیدا کردی اس حالت مین اُس نے کہا: علاوہ برین یہ لوٹ مار کرنے والے بدمعاش نہ تو اب اس قدر زیادہ ہی ہین اور نہ ایسے مضبوط ہین جیسے کہ اُس زمانہ مین تھے جب ——"

ارل گلن گائل نے یہ دیکھ کے کہ اب اس کے بین رسیدہ دوست مارکوئس کی پیشانی پر تیرگی پیدا ہوتی جاتی ہی بات کاٹ کے کہا: بس۔بس۔ مجھے اس بات کا افسوس ہی کہ مین نے اِن ڈاکوؤن کا ذکر چھیڑ کے آپ کو وہ افسوس ناک سانحے یاد دلا دیے جو ایسی حسرت ناک موت تک منجر ہوئے۔ لیکن (یکایک دروازہ کھلا اور ادی لینا ملکم اور کنتھ کمرے مین داخل ہوے) لیجیے ادی لینا۔ ملکم اور کنتھ خود ہی آ گئے۔ اب یہ خود ہی آپ کو اطمینان دلائین گے کہ چند روز قصر النڈیل مین جا کے رہنا نہ اُن کے لیے باعث تشویش ہوسکتا ہی اور نہ موجب تردد۔"

مگر اب اس موقع پر مناسب ہوگا کہ چند لحون کے لیے سلسلۂ واقعات روک کے ہم اپنے ناظرین کو اُن لوگون کے حالات اور اُن کی ذاتی خصوصیتون سے آگاہ کر دین جن کے نام اس باب مین آ چکے ہین۔

مارکوئس النڈیل کی عمر جیسا ابھی بیان ہوچکا پچاس سال کے قریب تھی۔ بڑے بھائی اڈگر کے انتقال پر اُنھین یہ خاندانی ریاست اور امارت کا لقب ملا تھا اِن کے بڑے بھائی اور بھاوج دونون ایک ہی ساتھ اس دنیاے فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ اور اِن کی موت کے واقعات نہایت ہی دردناک اور دہلا دینے والے تھے۔ جن کا ذکر تو کسی آیندہ موقع پر آئے گا سردست صرف اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ جس سانحے نے چھوٹے بھائی مسمی کریڈک کو یہ ریاست دلا کے مارکوئس آف النڈیل بنایا اُس کو بیس برس گزر چکے ہین اِن پچھلے مارکوئس آف النڈیل نے شادی نہین کی تھی اور اپنا وقت زیادہ تر لندن کے انگریزی دربار مین بسر کیا تھا۔ اور جب اڈنبرا مین آئے (اس لیے کہ یہان بھی اُن کا ایک عالیشان قصر تھا) تو یہان کی ہر صحبت مین شہرت تھی کہ جنوبی سلطنت (انگلستان) کے دربار مین اُنھون نے نہایت فضول خرچی اور عیاشی کی زندگی بسر کی ہی۔ مگر اڈنبرا مین اُنھون نے یہ آخری پانچ چھ برس البتہ بڑے استقلال

کے ساتھ خاموشی مین بسر کیے تھے اور اب مشہور ہو گیا تھا کہ کسی اپنی پسند کی شریف خاتون سے شادی کرنے کے شوق مین وہ اپنے چال چلن کی اصلاح کر رہے ہین - ظاہری شکل صورت مین وہ ایک جوان رعنا تھے - لباس سے نہایت ہی اعلی درجہ کی وضعداری نمایان ہوتی - اور کپڑون کو بڑی نفاست و سجاوٹ کے ساتھ پہنتے اور پسندیدہ اخلاق کے علاوہ اُن کی قوت بیانیہ مین بھی ایک دلکشی تھی - اُن کے ہم صحبت ارل گلن گائل عمر مین اُن سے چند سال بڑے تھے - اُن کی بیوی جو بڑی ہی خوش مذاق خوبصورت اور ہر دل عزیز خاتون تھین دوسرے بچہ کے پیدا ہوتے وقت زچگی ہی مین دنیا سے چل بسی تھین - ارل کو بی بی کی ابدی مفارقت کا بڑا صدمہ ہوا دوسری شادی محض اس خیال سے نہین کی کہ اپنے دونون بے مان کے بچون ملکم اور اوی لینا کی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت مین پوری طرح مصروف رہ سکین - اب وہ دونون چونکہ بڑے ہو گئے تھے اور زیادہ نگرانی و خبرگیری کی ضرورت نہین باقی رہی تھی اس لیے اُنھون نے سیاسی معاملات مین حصہ لینا شروع کر دیا تھا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نائب السلطنت اُن سے ناراض ہو گئے - جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین - اب ان کی عمر اگرچہ پچاس سال سے متجاوز تھی مگر کاٹھی ایسی اچھی تھی اور شکل صورت ایسی پاکیزہ پائی تھی کہ سن و سال اس سے بہت کم معلوم ہوتا تھا - قد لمبا تڑنگا اور تیر کے مانند سیدھا تھا - اعضا مین چستی و چالاکی تھی - آنکھون مین بجلی کی سی چمک تھی - اور نگاہین غائر اور تیز تھین - مزاج سے اگرچہ خودداری و نخوت ظاہر ہوتی تھی مگر اس کے ساتھ بہت سی خوبیان بھی تھین اور سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اپنے بچون کو بہت چاہتے تھے - بس عیب تھا تو یہ کہ اپنے مرتبہ اپنی دولت و عزت اور اپنی خاندانی ریاست و شرافت پر بڑا ناز تھا بس یہی ایک اخلاقی کمزوری تھی جو اُنھین اکثر اپنے سے کم درجہ والون کے سامنے رُکا تھا - کم گو - پنبہ دہان - بلکہ ایک حد تک بدمزاج ثابت کر دیتی تھی - اُن کے بیٹے اور وارث جائداد لارڈ ملکم کو اب اکیسوان سال تھا - وہ کشیدہ قامت خوش رو - شجاع اور ذہین و طباع تھے - باپ کی بہت سی عمدہ خصلتین ان مین بھی موجود تھین علی ہذا القیاس باپ کے عیوب کی بھی جھلک انکے حرکات و سکنات سے نمایان تھی - اس خاندان کے مردون کو غرور گویا ریاست و لقب کی طرح ورثے مین

ملا کرتا تھا۔ مگر ملکم کا غرور اکثر اوقات خود ارل کی نخوت سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہو جاتا تھا۔ ارل کا غرور تو اُن کے رتبہ اور وقار کی وجہ سے بھ بھی جاتا۔ اگر ملکم کے غرور سے اکثر قابل مضحکہ اور اذیت رسان واقعات پیش آجاتے لیکن یہ نوجوان لارڈ فیاض بھی تھے۔ کسی کی عاجزانہ درخواست کو کبھی رد نہ کرتے۔ لیکن کہین اظہار عجز و نیاز یا اُن کے آداب کے رکھ رکھاؤ مین ذرا بھی کمی ہو جاتی تو غریب سے غریب سائل کی درخواست کو بھی قطعاً نامنظور کر دیتے۔

ملکم کی بہن ادی لینا کی طبیعت بھائی کے بالکل برعکس تھی۔ وہ شریف اور دل کی نرم تھی۔ اداؤن سے شرم و حیا ظاہر ہوتی۔ مزاج مین محبت ملنساری اور صفائی و سادگی تھی۔ اس کی نسبت یہ کہنا کہ فروتنی کرتی ہے اس بات کو مان لینا ہے وہ اپنے اعلی درجہ اور مرتبہ سے خوب واقف تھی۔ حالانکہ اُس کی کسی بات سے یہ کبھی ظاہر ہی نہ ہوتا کہ وہ اپنے مرتبہ کا کچھ بھی پاس و لحاظ کرتی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کے اِس مین یہ صفت تھی کہ ہمیشہ اِس بات کا لحاظ رکھتی کہ کسی پر اپنی فوقیت نہ ظاہر ہونے پائے۔

اس کا حسن و جمال بھی اُس کے دل کی طرح بے داغ تھا۔ اب اُسے انیسوان سال شروع ہوا تھا۔ اور عنفوان شباب کے گلستان آرزو کی ایک تر و تازہ کلی تھی۔ اس کی رنگت مین نازک ہلکے گلاب اور لالۂ حمری دونون نے اپنے رنگون کو شامل کر دیا تھا۔ آنکھون کے آسمانی رنگ مین چمک دمک تھی۔ اور اُس پر بھوری بھوری پلکون کا جال پڑا رہتا۔ اور بھوؤن کے ہلال معلوم ہوتا کہ کسی نہایت ہی نازک قلم مصور نے اپنے ہاتھ سے آسمان پر بنا دیے ہین۔ اور اُن کی نوکین دونون جانب پیاری پیاری سیم گون کنپٹیون پر قائم کر دی ہین۔ بھورے رنگ کی گھنی زلفون کے باریک اور نرم بالون مین مخمل کا سا گدگداپن تھا تو کندن کی سی دمک۔ اس کے بھولے معصومانہ چہرے پر دوشیزگی کی ایسی دلکش ادا نمایان تھی کہ مشتاق آنکھون کو اُدھر نظر لے جاتے بھی ڈر معلوم ہوتا۔ سڈول جسم کی بناوٹ مین کچھ ایسے ناز و انداز تھے کہ سارا جسم سانچہ مین ڈھلا ہوا نظر آتا۔ ناک بالکل سیدھی تھی۔ لب لعلین گویا خالص شنگرف

کے تھے - دانت موتیون کی طرح سفید اور آبدار تھے - اور اس کے ساتھ ایسے یکسان تھے کہ ایسے ایک ہی سانچے کے ڈھلے ہوے موتی کسی سلک گہرین : دیکھے گئے ہون گے - پنڈے کے کندنی رنگ پر آستینون کی پھنسی ہوئی جالیلوٹ کی کرتی سارے جسم کے تناسب یعنی شانون کے خوبصورت ڈھلاؤ سینہ کے گدگدے پن اور اُبھار اور نازک کمر کی باریکی کو بخوبی آشکارا کر رہی تھی - بنایہ اگرچہ لمبا اور پاؤن تک کو چھپائے ہوئے تھا مگر اتنا چوڑا اور ڈھیلا نہ تھا کہ جسم اسفل کی موزونیت نظر سے پوشیدہ رہ جاتی ہو -

مذکورہ اشخاص مین سے ایک کا ذکر ابھی باقی ہے - وہ کنتھ ہے جسے مارکوئس النڈیل نے گلن گائل کا متبنے بتایا ہی اگرچہ اس نوجوان شخص کو دوستانہ عنوان سے یاد دلانے کے لیے کوئی اس سے زیادہ مناسب لفظ نہین مل سکتا - لیکن سچ یہ ہی کہ اس کی کوئی اصلیت نہ تھی - کنتھ کو گو کہ ارل نے اپنی اولاد ہی کی طرح لاڈ پیار سے پالا تھا - مگر وہ ارل کا نہ بیٹا تھا نہ متبنے - ابتدا ئً اس خاندان مین اُس کی پرورش خیرات کے طور پر ہوئی تھی - اور ملنے جلنے والون کا خیال تھا کہ وہ کوئی بہت ہی ادنے درجہ کا شخص ہی - یہان تک کہ ارل کا غرور و ناز اس بات کو بھی گوارا نہ کرتا کہ اُسے اپنا متبنے بتائے مگر فیاضی و سخاوت کے خیال سے اس کے ساتھ کسی اپنے خاندان ہی کے لڑکے کا سا برتاؤ ہوتا تھا - لارڈ ملکم سے وہ دو تین برس بڑا تھا - اور اسکے مردانہ حسن - خوش مزاجی غیر معمولی ذکاوت - اور اُس زمانہ کے فوجی کرتبون اور کمالون نے اُسے گلن گایل کے تمام دوستون اور بہی خواہون کی نظر مین ممتازاور ہر دلعزیز بنا دیا تھا -

ہم کہہ آئے ہین لارڈ ملکم خوبصورت تھا - مگر کنتھ کا مردانہ حسن اُس سے بھی بڑھا چڑھا تھا - دونون کشیدہ قامت چھریرے اور متناسب الاعضا تھے - مگر ملکم کی ہر حرکت سے غرور ظاہر ہوتا تھا جس نے اُسکے حسن کو ماند کر دیا تھا - بخلاف اس کے کنتھ کی چال ڈھال مین کسی قسم کا تصنع نہ ہوتا جس کی بدولت اس مین یونانی دیوتا اپولو کی سی عظمت و دلفریبی کی

شان پیدا ہو گئی تھی۔ ملکم کی آنکھوں سے تکبر اور نخوت کا اظہار ہوتا تھا مگر کنتھ کی نظروں سے اُس کے ناتجربہ کار دل کی فیاضی پاکبازی۔ صفائی و سادگی۔ اور شجاعت کی سچائی تابان تھی۔ ملکم کی پیشانی پر ہمیشہ غرور کا تاج زرین قائم رہتا۔ مگر کنتھ کی اونچی اور کشادہ پیشانی سے پاکیزہ خیالات کے ہیرون کی شعاعین نکلتی رہتین۔

ملکم کے بال ہلکے بھورے اور آنکھین نیلی تھین۔ کنتھ کے بالون کا رنگ اس کے بالون سے ذرا گہرا اور آنکھون کا رنگ اُس کی آنکھون کی نیلگونی سے ہلکا تھا۔ ملکم ہمیشہ قیمتی زرق برق کپڑے پہنے رہتا۔ مخملی ٹوپی مین ایک بیش قیمت الماس چمکا کرتا جس پر سرخ کلغی سایہ کیے رہتی۔ اسی طرح خنجر کے دستہ مین بے شمار قیمتی جواہرات جڑے ہوے تھے۔ مگر کنتھ ہمیشہ سادے اور صاف ستھرے کپڑے پہنتا۔ اور فقط ایک مرغابی کے پر کی کلغی اُسکی ہائی لینڈ والون کی وضع کی ٹوپی کا زیور تھی ملکم مخمل کا کوٹ پہنتا اور مخمل ہی کا چوغہ جس پر نہایت نفیس کارچوبی کام بنا ہوتا اکثر ایک خاص شان سے اُس کے ہاتھین کندھے پر پڑا رہتا۔ اور پاؤن پر ریشمی جرابین چڑھی اور کھنچی رہتین۔ بخلاف اِس کے کنتھ ایک سادی وضع کا اُونی کوٹ پہنتا اور ایک معمولی قسم کا رومال نہایت بے پروائی کی وضع سے کندھے پر ڈال لیا کرتا۔ اس کی جرابین بھی کسی معمولی سادے کپڑے کی ہوتین۔ وہ چاہتا تو قیمتی پرتکلف کپڑے پہن سکتا تھا کیونکہ ارل ہمیشہ اس کو بہت کافی مقدار مین روپیہ دیتا رہتا تھا۔ مگر شان و شوکت دکھانے کو وہ ناپسند کرتا تھا۔ اور اپنی اُس حیثیت کو ہر وقت پیش نظر رکھتا جو اس گھر مین اُسے حاصل تھی۔

لارڈ ملکم کی نسبت انصاف یہ ہے کہ باوجود کبر و نخوت کے صرف کنتھ ہی ایک ایسا شخص تھا جس کے مقابلہ مین اِس نے کبھی بالارادہ اور جان بوجھ کے تبختر نہین کیا۔ دونون ساتھ ہی کھیل کے بڑے ہوے تھے بچپن سے آخر تک باہم ایک دوسرے کے انیس و جلیس رہے تھے۔ ایک ہی اُستاد سے دونون نے تعلیم پائی تھی اور ایک دوسرے کو ہمیشہ بھائی سمجھتے رہے تھے۔

قطع نظر اِس کے خود ملکم مین بھی اتنی خوبصورتی۔ ذہانت و دانائی اور دلاوری موجود تھی کہ وہ آپ کو کسی بات مین کنتھ سے کم نہین جانتا تھا۔ اور پھر ذاتی خودداری۔ و عالی خاندانی اور اُس پر ادنٰی لوگون کی خوشامدون نے اُسے پورا یقین دلادیا تھا کہ مین کنتھ سے اعلی و افضل ہون۔ غرض کنتھ سے اُسے کسی بات مین حسد نہ تھا اور اُسے دل سے چاہتا تھا۔ اور کبھی اپنے اِس بچپن کے رفیق کے متعلق جو اب عہد شباب مین بھی اُس کا مونس و غمگسار تھا۔ کسی قسم کا بُرا خیال اُس کے دل مین نہین گزرا تھا۔

ناظرین کو قصہ کے خاص خاص لوگون کے اس قدر حالات بتا دینے کے بعد اب ہم پھر واقعات کا وہ سلسلہ شروع کرتے ہین جسے ہم نے جس کمرے مین ارل گلن گائل اور مارکوس النڈیل بیٹھے باتین کر رہے تھے اُسمین لارڈ ملکم لیڈی اوی لینا اور کنتھ کے داخل ہوتے وقت چھوڑ دیا تھا۔

ارل گلن گائل "تم تینون اسوقت خوب آ گئے۔ میرے اِن شریف دوست کا شکریہ ادا کرو جنھون نے قصر النڈیل ہمین رہنے کو دیدیا ہے۔ جو ہائی لینڈ کے ایک نہایت ہی غیر آباد جنگل مین واقع ——"

لارڈ ملکم نے اپنی طرہ دار ٹوپی ایک کرسی پر رکھ دی اور ایک مصنوعی بے پروائی سے آپ کو دوسری کرسی پر ڈال کے کہا "جنگلے وحشیانہ مناظر مجھے بالکل ناپسند ہین"

ارل گلن گائل "مگر ملکم اس کی فضا کو تم پسند کرو یا نہ پسند کرو مگر تمھین مارکوس النڈیل کا شکریہ تو ضرور ادا کرنا چاہیے کہ اس مصیبت کے وقت ہمین اپنا گھر رہنے کو دیدیا"

کنتھ "(مارکوس النڈیل سے) مین آپ کا نہایت شکرگزار ہون لیکن اڈنبرا کے اس کرو فر اور یہان کی دلچسپیون کو چھوڑ کے ہائی لینڈ کے ایک خاموش قصر مین دفن ہو جانا ایک نہایت ہی دردناک مصیبت ہے۔ کنتھ اس بارے مین تمھارا کیا خیال ہے؟"

کنتھ نے چھوٹتے ہی سادگی و بے تکلفی سے جواب دیا "میرا ذاتی خیال تو یہ ہے کہ لارڈ مارکوس کے قصر مین جانے اور اُن کی مہمان نوازی پر مین اُن کا بہت ممنون ہون گا۔ اور موقع ملا تو وہان پہونچتے ہی جو پہلا ہرن شکار کرون گا اُسے ہائی لینڈ سے لارڈ صاحب ممدوح کی خدمت مین بھیجونگا" مارکوس لنڈل "اور مین بھی تمھارے تحفہ کو نہایت ہی مسرت کے ساتھ قبول کرون گا۔ مگر میرے اُس پرانے محل مین جا کے رہنے کے بارے مین لیڈی اوی لینا کا کیا خیال ہے؟"

اِسکے جواب مین اوی لینا اپنی شیرین آواز مین بولی "مین تو خوش ہون کہ ابا جان کو آپ کی مہربانی و عنایت نے اُس پریشانی سے نجات دلا دی جس مین اعلیٰ حکام کے سخت اور قطعی حکم نے اُنھین مبتلا کر دیا تھا" پھر وہ اپنے باپ کے قریب آئی اُن کے ناتوان ہاتھ کو پکڑ کے اپنے مونھہ کے پاس لے گئی۔ اُن کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا۔ اور اپنی کانپتی ہوئی شیرین آواز مین کہا۔ "ابا جان! مجھے امید ہے کہ یہ جلا وطنی کا حکم بہت جلد منسوخ ہوجائے گا" ارل نے جوش محبت سے جھک کے اپنی خوبصورت بیٹی کی پاک اور چمکتی ہوئی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا "بیٹی! جب تک تو میرے ساتھ ہے مین ہر جگہ خوش رہون گا"

باپ کے پیار کرتے وقت اوی لینا کی دونون آنکھون مین آنسوؤن کا ایک ایک قطرہ جو شبنم کے قطرے کی طرح چمکتا تھا نمودار ہوا۔ اور اپنے اِن جذبات غم کے چھپانے کے لیے اُس نے دوسری طرف مونھہ پھیر لیا۔ جس سے اُس کی نظر مارکوس پر جا پڑی جو ٹکٹکی باندھے اِسکی تمام حرکتون کو دیکھ رہا تھا۔ مارکوس کی نظر دن مین اسوقت کوئی ایسی عجیب و غریب بات تھی کہ وہ نوخیز لڑکی بھی اُسے سمجھ کے اپنے آپ کو اُس کی نظر سے بچانے کی کوشش کرنے لگی اور اسی گھبراہٹ مین اُٹھ کے ایک کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ اور اُس کے لیے اُس پُر فضا باغ کی طرف جو اُس کے محل کے پچھواڑے تھا دیکھنے لگی۔

اوی لینا وہین خاموش کھڑی تھی کہ ارل گلن گایل نے کہا "لارڈ لنڈل نے بڑی صفائی کے ساتھ مجھے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اُن کے ہائی لینڈ کے قصر کے

متعلق طرح طرح کی خوفناک روایتین مشہور ہین جن مین مہیب وہمی شکلون اور بہوتون کا ذکر بھی ـــ "

لارڈ ملکم (حقارت سے بات کاٹ کے) "بہادر کسی چیز سے نہین ڈرتے"

اِس پر کنتھ نے آہستہ سے مگر پُر اثر لہجہ مین کہا "خصوصًا جن کے دل گناہون سے پاک و صاف ہین"

اگر ہم پہلے نہ بیان کر چکے ہوتے تو اِن دونون نوجوانون کے یہ دونون جواب ہی ہمارے ناظرین کو اُن کے خصائص ذاتی سے آگاہ کر دینے کے لیے کافی تھے۔ ملکم کے جواب سے ناسمجھی کی بہادری ظاہر ہوتی تھی مگر کنتھ کے جواب مین وہ اطمینان اور بھروسہ مضمر تھا جسے خداوند جل وعلا اپنے فضل و کرم اور عدل و انصاف سے سچی بہادری کے معاوضہ مین انسان کو عنایت فرماتا ہے یہ وہ زمانہ تھا جب بہت کم لوگ تھے جو اِن خلاف قیاس باتون کے قائل نہ ہون ملکم نے اپنی شیخی کی بہادری مین اِن کی کچھ پروانہ کی مگر کنتھ کے الفاظ صاف بتا رہے ہین کہ دل کی صفائی اور پاک نفسی سے زیادہ بہتر اور قطعی علاج اُن خطرون سے محفوظ رہنے کا کوئی نہین ہے۔

اب مختلف معاملات کے متعلق باتین ہوتی رہین۔ اور تھوڑی دیر بعد ملکم۔ اڈی لینا۔ اور کنتھ۔ کمرے سے چلے گئے اور مارکوس اور ارل پھر اکیلے تھے۔ مارکوس نے کسی قدر جھجک اور پس و پیش کے ساتھ کہا "قبل اِس کے کہ مین آپ سے رخصت ہون ایک اور خاص معاملہ کا تذکرہ کرنے کی بھی مجھے اجازت دیجیے جسکو مین تھوڑی دیر سے سوچ رہا ہون۔ اور سچ یہ ہے کہ اِسی پر میری مسرت کا دارومدار ہے۔ آپ جانتے ہین کہ انڈیل کا لقب اتنا ہی پرانا ہے جتنا گلن گایل۔ یہ دونون خاندان شرافت و عزت مین بھی ایک دوسرے کے مماثل و ہم رتبہ ہین۔ ہم دونون کے آباو اجداد اپنے بڑے بڑے کارنامون کے اعتبار سے برابر ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے رہے ہین۔ یہ بھی خیال رہے کہ میرا علاقہ بہت بڑا ہے۔ میرے پاس دولت بے شمار و لازوال ہے۔ اور میرا خاندان بہت وسیع اور طاقتور ہے۔ لہذا امید ہے کہ آپ اِس کو میری گستاخی

سمجھیں گے اگر میں لیڈی ادی لینا کے لیے اپنی طرف سے آپ کو پیام دوں"
ان الفاظ کو ارل گلن گائل نے بہت غور سے سُنا اور چہرے سے کوئی ناگواری و ناراضی نہین ظاہر ہوئی - پھر جواب دیا "آپ کی یہ تحریک جو ایسی شوکت الفاظ کے ساتھ پیش کیگئی ہے غیر ممکن ہے کہ مین اُسکا خیال نہ کرون مگر اس پریشانی کے وقت اُس معاملہ مین ذرا بھی غور نہین کیا جا سکتا - یہ صحیح ہے کہ میری بیٹی اِس سن و سال کو پہونچ چکی ہے جب ہر باپ کا لازمی فرض ہوتا ہے کہ اُسکے واسطے کوئی مناسب دولھا تلاش کرے - اور اِسکا بھی مجھے یقین ہے کہ مین جو انتظام تجویز کرون گا اُسے وہ نہایت ہی سعادت مندی و فرمان برداری سے قبول کرے گی - اسلیے آپ کی اِس تجویز پر مین غور کرون گا اور جلد سے جلد جب موقع ملے گا اُسکے سامنے تذکرہ چھیڑ دون گا"
مارکوس النڈیل "مجھے آپ کے الفاظ اور انداز بیان سے ہر قسم کی امیدین ہین - خدا آپ کے اس سفر کو مبارک کرے اور خدا کرے کہ بہت ہی جلد آپ خوبصورت شہر ڈن اڈن ع (مین کامیاب و کامران اور شادان و فرحان واپس تشریف لائین"

اب مارکوس ارل گلن گائل - سے رخصت ہوا اور اس کے جاتے ہی ارل اپنے اس جبری سفر کی تیاریون مین مصروف ہوگیا -

دوسرا باب

قصر النڈیل

قصر النڈیل اڈنبرا سے تقریبًا سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے - یہ ایک بڑی وسیع و کشادہ عمارت ہے جو ایک ٹیکرے پر قائم ہے - اور گرد وہ طرح طرح کی خوبصورت اور عجیب و غریب مناظر ہین جو ہائی لینڈ ہی کے ساتھ مخصوص ہین - اس ملک مین جنگل کے خوبصورت خوبصورت مناظر ہین اور اُن کے

ع شہر اڈنبرا کو وہان کے باشندے ڈن اڈن کہتے ہین -

پاس اور بھی بہت سی شاندار چیزین واقع ہین - مثلاً ایک نہایت خوبصورت مرغزار سے ملا ہوا ایک بہت پرانا ویران ریگزار ہے - ادھر پانی کا ایک صاف و شفاف چشمہ آہستہ آہستہ اپنا نغمۂ شوق سُناتا ہوا بہ رہا ہے - تھوڑے فاصلے پر ایک نہر ہے جو ایسی تیزی سے بہتی ہے کہ اپنے زور و شور سے طوفان کا سمان باندھ رکھا ہے - ایک اور چھوٹی نہر پتھریلی زمین پر اپنا راگ الاپتی ہوئی بہتی چلی جاتی ہے - اور ایک آبشار کی چادر پر سے پانی اِس زور سے گر کے نشیب و فراز مین ٹکرین کھاتا ہوا ایک بڑی گہری خندق مین جا پڑتا ہے کہ سننے والون کے کان بہرے ہوے جاتے ہین

اُس مقام پر برف سے ڈھکی ہوئی دو چوٹیون کے درمیان مین ایک ایسی جان فزا وادی واقع ہے کہ معلوم ہوتا ہے گویا ایک کمسن نازنین نہایت ہی نزاکت کے ساتھ دو قوی ہیکل اور بوڑھے سفید دیوون کے آغوش مین لیٹی ہوئی ہے - دیو اُس پر قہر و غضب کی نگاہین ڈالتے ہین اور وہ اپنے حسن کی گرمی سے اُن کی سرد مہری کو مٹا کے آپ ہی آپ مسکرا رہی ہے -

بعض بلندیان ایسی ہین کہ اُن پر کوئی نہین چڑھ سکتا اور اُنھین کے کنارون پر درختون کے جھنڈ پیدا ہو گئے ہین اور بعینہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی شخص نے درختون کی ٹہنیان توڑ توڑ کے ایک بنجر زمین پر ڈال دی ہین - صاف و شفاف جھیلون کے پانی کی سطح پر اُن پہاڑون کے عکس نمودار ہین جو اُنھین اپنی گود مین لیے ہوئے ہین - اور اونچی اونچی چٹانون کی چوٹیون پر عقاب کے گھونسلون کی طرح معزز سردارون کے چھوٹے چھوٹے قلعے نظر آ رہے ہین -

اس کوہستانی سلسلہ کے بعض حصے ایسے ہین کہ اُن کے نیچے نیچے گھنی جھاڑیان ہین - اور اُن جھاڑیون سے طرح طرح کی عجیب و غریب شکلین پیدا ہو گئی ہین - دور سے دیکھیے تو آنکھون کے سامنے اُن سے عظیم الشان شہر کے گنبدون - مینارون - کنگرون اور بُرجون کی خیالی تصویرین قائم ہو جاتی ہین - اور کہین ایسی بدمزگی ہے کہ خاص موسم بہار مین بھی جنگلی درختون سے

سوکھے ٹھونٹھون اور ویران میدانون کے سوا کچھ نہین نظر آتا۔ اُس سے قریب ہی دوسری طرف سرسبز پہاڑیون اور وادیون کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جن کے آبشارون اور نہرون سے کچھ اور ہی شان ہویدا ہے۔

اس کوہستانی سرزمین سے بڑے بڑے طیور اپنے زبردست پرون کی آواز سے کبھی کبھی یہان کے دہشت ناک منظر کے سکوت کو توڑ دیتے ہین وحشی بکریان ایسی ایسی چٹانون پر دوڑتی دکھائی دیتی ہین جن پر کہین اُنکے لیے پاؤن ٹیکنے کی جگہ نہین نظر آتی۔ جنگلی سور جھاڑیون مین گشت لگا رہے ہین اور طیور کا بادشاہ عقاب اپنے بڑے بڑے بازؤن کو برجون کی طرح پھیلائے گویا آفتاب کی طرف چلا جاتا ہے اور جاتے جاتے ناگہان کسی شکار پر جھپٹنے کے لیے بجلی کی طرح پلٹ پڑتا ہے۔ اور چشم زدن مین نیچے آپہونچتا ہے۔ یہ غیر ممکن ہے کہ اِن تمام مختلف مناظر کو انسان دیکھے اور متحیر و مرعوب نہ ہو۔ لیکن یہی خیالات بڑھتے بڑھتے اُسوقت دل مین کیسا جوش پیدا کردیتے ہین جب دیکھنے والے کو یہ یاد آتا ہے کہ یہان کی ہر پہاڑی اور ہر وادی مین اور ہر سنگستانی برج کے اوپر اور ہر سایہ دار درخت کے نیچے ایسی ایسی بہادریون کے واقعات ایسے ایسے کارنامے گزر چکے ہین جو ایک عالی مرتبہ قوم کی اولوالعزمی کو ہمیشہ نمایان کرتے رہین گے۔

آہ! اسکاٹ لینڈ نے اگر اُس شاندار ولیس کے علاوہ اور کوئی بہادر نہ پیدا کیا ہوتا یا اُسکی ناموری کے میدان جنگ مین نائٹ الڈرسلی کے علاوہ کوئی اور وطن پرست نہ ہوتا تب بھی کیلی ڈونیا (اسکاٹلینڈ کا قدیم نام) نے بہادری کی عمدہ سے عمدہ تعریف معمول سے زیادہ حاصل کرلی ہوتی۔

پھر جب یہ خیال آتا ہے کہ ڈوگلاس۔ بروس۔ اور مانٹروس کے ایسے پرعظمت نام بھی اسی اسکاٹ لینڈ کی نسل کی تاریخ سے وابستہ ہین تو ہمین ماننا پڑتا ہے کہ اگرچہ ہمین اُن سے ہمدردی نہین اِس لیے کہ وہ جس غرض کے لیے لڑے وہ حق کے خلاف تھی مگر کم سے کم اتنا تو ہمین ضرور قبول کرنا پڑے گا کہ وہ ایسے بہادر تھے کہ اُن کے کارنامون پر ایک قوم کو

اگر فخر ہے تو کچھ بیجا نہین ہی۔ خاصتہً اُن مین سے اُس شخص کی نسبت بھی اگر ہم یہی راے قائم کرین جسکا نام رابرٹ بروس ہے تو کوئی بے اصل بات نہ ہوگی۔ کیونکہ اُسکی یادگار ایک اعلی درجہ کے ممتاز محسن قوم کی یادگار ہوگی۔ اور جو کوئی فاتح بینک برن کی یاد تازہ کرے گا کیلی ڈونیا کے تمام باشندون کے دل مین نہایت عزیز رہے گا۔

اب پھر ہم اپنے قصہ کے سلسلہ کو شروع کرکے یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ **قصر النڈیل** اسکاٹلینڈ کے اُن خود سر قلعون مین ہی جو غنیم کے حملون کے روکنے کے لحاظ سے نہایت ہی مضبوط تصور کیے جاتے ہین۔ وہ کچھ ایسی وضع پر واقع ہوا ہے کہ کوئی کیساہی اچانک حملہ کرے اور سیڑھی لگا کے چڑھنے کی ہزار کوشش کرے ہرگز کامیاب نہ ہوسکے گا۔ وہ ایک بلند پہاڑی پر تعمیر کیا گیا ہی اور اُسکے عقب مین ایک ایسی ڈھالو اور عمیق چٹان ہے کہ اُس طرف سے حریف کا داخل ہونا بالکل غیر ممکن ہے پھر اس ناہموار چٹان کے اوپر ایک اور بہت بلند مضبوط دیوار بھی قائم کردی گئی ہے۔ محل کے سامنے ایک سرسبز مرغزار ہے جو برابر ایک میل تک نیچا ہوتا چلا گیا ہے۔ اس کے بعد ایک جنگل شروع ہوگیا ہی جسکی زمین پھر بلند ہوگئی ہے۔ آمد و رفت کا بڑا پھاٹک قلعہ کے محاذی ہی اور اُس مین سے ایک نہایت عمدہ کشادہ سڑک نکل کے باہر چلی گئی ہی۔ محل کے ایک پہلو مین ایک اور چھوٹا چور دروازہ ہی جسکا تنگ اور ناہموار راستہ نیچے اُترتے اُترتے بہت سے چکرون اور پھیرون کے بعد پشت کی چٹان کے مین نیچے ایک نالہ مین نکلا ہی۔

اس محل یا قلعہ کے بیرونی رخ پر ایک چوکور عمارت کا سلسلہ ہے جس نے محل کو چارون طرف سے گھیر لیا ہے اور یہی عمارت اس قلعہ کی فصیل کا کام دیتی ہے۔ بڑے پھاٹک کے اوپر ایک بڑا مربع برج ہی اور اُس کے اندر کشادہ صحن کے وسط مین ایک بہت ہی مضبوط اور مستحکم عمارت اس خیال سے بنائی گئی ہے کہ اگر کبھی فصیل پر غنیم کا قبضہ ہوجائے تو اہل قلعہ اُسکی پناہ مین رہین۔ اور اُسمین سے بیٹھ کے ایک اور مقابلہ کرسکین

اصلی نفیس و شاندار عمارتین اور آرام دہ کمرے اسی عالیشان اور اونچی عمارت مین واقع ہوے ہین۔ کھانے کا کمرہ نیچے کے درجہ مین ہی مگر اس کی چھت دو منزلے کے برابر اونچی کر دی گئی ہے۔ پہلی منزل کے اندرونی رخ کے برآمدے مین جو کھانے کے کمرے کے چارون طرف نصف بلندی پر قائم ہے اُس کئے متعدد کمرون کے دروازہ نکالے گئے ہین۔ اور ہر شخص جو اُن برآمدون یا پتھر کے چھوٹے چھوٹے دالانون مین بیٹھے کھانے کے کمرے مین جو کچھ واقعات پیش آئین ان کو بخوبی دیکھ سکتا ہی۔ اور مہمانون مین جو جو باتین ہون اُن کو وہان سے سُن سکتا ہے۔

اس بڑے کمرے کی چھت پر اور بالکل اُتنا ہی وسیع ایک اور کمرہ ہی جو عبادت خانہ بنا لیا گیا ہے اور نیچے والے کمرے کی طرح اُسکی نصف بلندی پر بھی برآمدہ کا ایک زبردست حلقہ چلا گیا ہی۔ اور اُس کے برآمدے مین بھی اُسی طرح گرد کے کمرون کے دروازے نکلے ہوے ہین۔

قصر کا فرنیچر بھدا تھا۔ جس زمانے مین وہ سجا گیا ہی اُن دنون غالبًا بہت نفیس اور خوشنما ہوگا۔ مگر باوجودیکہ ملازمین قصر نے اُس کی حفاظت کی کوشش مین کوئی بات اٹھا نہین رکھی اب جھالرون کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ بعض کمرون کے پردے گرد آلود ہو کے پھٹ گئے تھے۔ اور جن کمرون مین باقی بھی تھے تو اُن کا اصلی رنگ نہین باقی رہا تھا۔ مگر ارل گلن گایل کے لوگ اس بات کو پہلے ہی سے سمجھ گئے تھے۔ اور ان ضرورتون کے لیے بہت سا قیمتی کپڑا اور بہت سی آرام و آسایش کی چیزین اپنے ساتھ لیتے آئے تھے چنانچہ اُن کے آنے کے چند ہی روز بعد قصر الندٹیل کے تمام مخصوص کمرون کی رونق پھر عود کر آئی اور اُن سے ایک نئی شان و شوکت ظاہر ہونے لگی۔

دارو غہ جس کا مارکوس الندٹیل نے ذکر کیا تھا ایک سن رسیدہ شخص تھا۔ لیکن اُس نے صورت کچھ ایسی پائی تھی کہ کوئی دیکھ کے اسکی نسبت اچھی راے نہین قائم کر سکتا تھا۔ شکل و شمائل سے کچھ ایسی بدنصیبی و فلاکت زدگی ظاہر

ہوتی تھی کہ جس سے چار آنکھیں ہوجاتیں اس مصرع کا مصداق بن جاتا ع
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را - لیکن جب راہ و رسم پیدا ہوتا اور تعلقات
بڑھتے تو تھوڑے ہی زمانے میں انگس ونٹن کے عمدہ اخلاق اسکی خوبیاں
اور خوش سلیقگی۔ اور ملنساری کا نہایت ہی دلکش اثر انسان کو اسکا گرویدہ بنا دیتا۔
قصر میں پہونچنے کے بعد ہفتہ دو ہفتہ تک۔ ارل اور اُس کے ہمراہیوں
میں سے ہر ایک اِس نئے مکان کے انتظام اور گرد و پیش کی چیزوں کی
دیکھ بھال اور اُن کے سُدھارنے میں اسقدر مصروف رہا کہ کسی کو قصر
کے متعلق جو بیہودہ افواہیں مشہور تھیں اُن پر غور کرنے کا بالکل موقع نہ ملا۔
خود ارل زیادہ تر اُن دوستوں کے نام خطوط لکھنے میں مشغول رہا۔ جو
اُس کے یکبیک روانہ ہوجانے کے وقت اڈنبرا میں موجود نہ تھے اور نہ
اُسکے چلے جانے کی وجہ جانتے تھے۔ لارڈ ملکم اور کنتھ صبح سے شام تک اِرد
گرد کے مناظر دیکھنے میں بسر کرتے۔ اور لیڈی اوی لینا اور اس کی بوڑھی خادمہ
اُرسولا اُن انتظاموں کی نگرانی میں مصروف تھیں جو محل کے پُرتکلف اور آرام دہ بنانے
کے لیے عمل میں آرہے تھے۔

قصر الندیل میں آنے کے تقریباً پندرہ روز بعد ارل۔ ملکم۔ اور کنتھ شام
کے کھانے کے بعد معمول سے زیادہ میز پر بیٹھے رہے۔ اوی لینا اپنے کمرے میں چلی گئی
تھی۔ اور رگلن گائل نے چونکہ آج چند گھنٹہ زیادہ بیٹھ کے جتنے خطوط لکھنا تھے لکھ
ڈالے تھے۔ لہذا اب اُسے مناسب معلوم ہوا کہ اُس محنت کی کلفت مٹانے کے لیے
اس وقت شراب کا ایک جام زیادہ پی لے اور کچھ دیر بیٹھ کے مزے مزے
کی باتیں کرے۔ اکتوبر کا مہینا شروع ہوچکا تھا اور موسم سرد ہو چلا تھا۔ جس
کمرے میں ارل۔ ملکم۔ اور کنتھ بیٹھے تھے اُس کے بڑے وسیع آتشدان میں لکڑیاں
چٹخ چٹخ کے جلتی اور لطف پیدا کر رہی تھیں۔

ارل نے اپنی کرسی آگ کے قریب کھینچ کے پوچھا "ان پہاڑیوں میں آج
تم نے کن کن چیزوں کا شکار کیا؟"

ملکم۔ "کنتھ نے تو اپنی بندوق سے ایک جنگلی بکرا مارا اور مجھے خوش قسمتی سے نالے

مین ایک ہرن بل گیا تھا"

ارل " تو مین سمجھتا ہون کہ تمھارے شکار نے قصر کے نعمت خانے مین آج اضافہ کر دیا ہوگا"

کنیتھ " نہین جناب۔ ملکم تو اپنا شکار ظہر تک لے آئے لیکن مجھے اپنا بکرا وہین پہاڑی پر چھوڑ دینا پڑا۔ اور در اصل یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ ہمین دن بھر پہاڑون اور چٹانون مین مارے مارے پھرنے کے صلہ سے خواہ مخواہ دست بردار ہونا پڑا"

ارل " این! تو تمھین کوئی واقعہ پیش ہی آگیا۔ کنیتھ۔ بتاؤ تو سہی کہ آخر ہوا کیا؟"

کنیتھ " جناب جو شکار نظر آتے تھے اُن پر ملکم اور مین باری باری نشانہ بازی کرتے تھے۔ یہان تک کہ ایک بکرا جو پہاڑون پر چڑھ رہا تھا میری گولی سے گرا اور ہم اُس کے لینے کے لیے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ جس چٹان پر بکرا تھا ہنوز وہان تک ہم نہین پہونچے تھے کہ یکایک ایک اور چٹان پر جو ایک موڑ کے قریب نکلی ہوئی تھی ایک عجیب و غریب شکل کی عورت نکلی اور ہم چونک پڑے اس کے لمبے لمبے بھورے اور پریشان بال ہوا مین اُڑ رہے تھے۔ آنکھین ایسی عجیب و غریب تھین کہ دیکھ کے خوف معلوم ہوتا تھا۔ پھٹے پُرانے چیتھڑے اسکے لمبے لاغر سڈول جسم مین لپٹے ہوے تھے۔ چند لمحون تک وہ ہمین چپ چاپ کھڑی گھورتی رہی اور مین بھی اُسی پر نظر جمائے رہا کیونکہ مین نے کبھی کوئی ایسی شکل نہین دیکھی تھی جو ایسی ہو کہ اُسے ہم چڑیل کے لفظ سے یاد کر سکین"

ملکم " ابا جان! مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین بھی اِس عورت کی عجیب و غریب وحشت ناک صورت اور اِسکی غیر معمولی نگاہون کو دیکھتے ہی سہم گیا تھا۔ ہان کنیتھ آگے بیان کرو۔ تم قصہ کو نہایت خوبی سے کہہ رہے ہو"

کنیتھ " (ہنس کے) مین تو بہر حال ایک واقعہ بیان کر رہا ہون۔ اچھا تو جناب تقریباً ایک منٹ تک ہماری طرف گھورنے کے بعد وہ عورت یکایک تیز اور کرخت آواز مین بولی: تم اُنھین لوگون مین ہو جو فی الحال اس محل مین ٹھہرے ہین؟، اور یہ

کہتے ہی اُس نے اپنے ننگے دُبلے اور طلسمی ہاتھ سے قصر النڈیل کی طرف اشارہ کیا۔ ہم دونوں نے اسکا جواب دیا کہ "ہاں" تب وہ عورت بولی "اچھا تو قبل اسکے کہ تمھیں اسکی دیواروں کے اندر رہتے زیادہ دن گزریں نوجوان لوگو تم عجیب عجیب شکلیں دیکھو گے۔ اور مہیب آوازیں سنو گے۔ اور اگر کرسمس تک تمھارا ٹھہرنا ہوا تو دعوت کے ختم ہونے سے پہلے تم دیکھو گے کہ دو خالی کرسیوں پر نہایت ہی خوفناک طریقہ سے کسی نے قبضہ کر لیا۔"
یہ کہہ کے وہ اپنے لمبے اور دُبلے ہاتھ عجیب وحشتناک طریقہ سے اِدھر اُدھر پھینکنے لگی۔ اور ایک ایسی آواز میں چلائی جو گو کہ بہت بلند نہ تھی مگر صاف معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی دُکھے ہوئے دل سے ملول اور کانپتی ہوئی نکل رہی ہے"

ملکم "اور مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ آواز کسی قبر کے اندر سے آرہی ہے۔ مگر اب یہ خیال کر کے مجھے ہنسی آتی ہے کہ اُسوقت مجھ پر کیسا بیہودہ خوف طاری ہو گیا تھا"

کنتھ "(نہایت ہی متانت سے) مگر مجھے تو ہنسنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ وہ عورت یا تو سڑن ہے یا کوئی بہت ہی خوفناک بات اس کے دل میں جم گئی ہے اور اِن دونوں صورتوں میں وہ قابل رحم ہے"

ادل کو اِس قصہ سے نہایت دلچسپی معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ اِس کے سنتے ہی اُسے یک بیک وہ تمام بیہودہ افواہیں یاد آگئیں جن کو مارگوس النڈیل نے برسبیل تذکرہ بیان کیا تھا۔ چنانچہ اِن واقعات سے متاثر ہو کے اُس نے پوچھا "پھر کیا ہوا؟"

کنتھ "ہم نے اُس عورت سے کہا کہ اپنے اِن اشاروں کا مطلب صاف صاف بیان کر۔ خصوصاً یہ بتا کہ کرسمس کی دعوت اور دو خالی کرسیوں پر قبضہ کیے جانے سے تیرا کیا مطلب ہے؟ مگر اُس نے ہمارے سوالات کی کچھ پروا نہ کی۔ اُس کی آنکھیں وحشیانہ طریقہ سے اِدھر اُدھر ناچتی رہیں ہاتھ بھی اُسی طرح برابر چلتے رہے اور ٹوٹے ٹوٹے بے معنی الفاظ زبان پر جاری

تھے - پھر یکایک اُس نے اس بکرے کی طرف اشارہ کیا اور چلائی ۔ تم لوگ ضرور مالدار ہو - اور ایسی سادی غذا کی تمھین کوئی خاص ضرورت نہین ہو سکتی - مگر میرے لیے یہ ایک نعمت ہی ! ۔ یہ سُن کے ہم نے کہا ۔ اچھا اِس جانور کو تم ہی لے لو ۔ اس پر بغیر کسی شکریہ کے لفظ کے اُس نے ایک حاکمانہ انداز سے اپنا ہاتھ ہلایا جس کا یہ مطلب تھا کہ ۔ جاؤ رخصت ۔ اسکے بعد ہمین یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہان ٹھہر کے اُس ناشاد عورت کو غصہ یا اشتعال دلائین - اور چٹانون سے اُترنے لگے - آتے وقت ہم نے بار بار پلٹ کے دیکھا اور یہی دیکھا کہ وہ جہان تھی وہین کھڑی ہے - یہان تک کہ ایک اوپر نکلی ہوئی چٹان نے اُسے ہماری نظر سے غائب کر دیا "

ارل " اس واقعہ کو تم نے پہلے کیون نہ بیان کیا ؟ "

کنتھ " اس لیے کہ یہان آکے پہونچے تو لیڈی اودی لینا کو آپ کے پاس پایا - اور ہم نے آپس مین ٹھہرائی تھی کہ اِس واقعہ کو اِس کی موجودگی مین نہ بیان کرین گے - کیونکہ شاید وہ ڈر جائے "

ارل گلن گایل " تم نے بڑی عقلمندی کی - مگر ان دو خالی کرسیون پر قبضہ ہونے سے اِس بوڑھی چڑیل کا کیا مطلب ہے ؟ مجھے یاد رہا تو کل انگس داروغہ قصر سے اِس کو دریافت کرون گا "

لارڈ ملکم " اس مین تو کوئی شک نہین کہ یہ کوئی سڑن بڑھیا ہے - لہذا اِسکی باتین اِس قابل نہین کہ اُنکا دوبارہ تذکرہ کیا جائے "

ارل " خیر مین اپنی حسرت دفع کرنے ہی کے لیے سہی داروغہ سے پوچھونگا - بس اب آؤ اپنے اپنے کمرون مین جا کے سو رہین - گو کہ اِس طلسمی عورت کے الفاظ بہت پُر اسرار تھے مگر امید ہی کہ ہم نہایت خاموشی اور آرام کی نیند سوئین گے "

تیسرا باب

بھوتون کا سامنا

لیکن اسی وقت سے اُن شہرتون اور حیرت انگیز واقعات کے ظاہر ہونے کا سلسلہ جاری

ہو گیا۔ قصر النڈیل کا جو کمرہ ارل گلن گائل کی خواب گاہ تھا بہت بڑا اور بلند مگر تاریک تھا او ری لینا اور اُرسولا نے اسکے خوشنما بنانے اور اُسکی تاریکی دور کرنے کی جس قدر کوششین کین سب بیکار گئین۔ پرانی گرد آلو جھالرین دیوارون سے اُتار ڈالی گئین۔ مسہری کا کپڑا بھی بدل دیا گیا نئی جھالرین اور نئے اجلے پردے اُنکی جگہ لگائے گئے۔ ہاتھ مونہہ دھونے کی میز بھی از سر نو آراستہ کر دی گئی۔ اور محض اس خیال سے کہ اس میز پر جو اس بڑے کمرے مین بے قرینہ معلوم ہوتی تھی کسی کی نظر نہ پڑ جائے اس پر برف کا سا سفید اُجلا کپڑا ڈال دیا گیا۔ اور موسم بہار کے پھولون کے چھوٹے چھوٹے کونڈے اس پر چن دیے گئے۔

اس کوشش سے کمرے کی تاریکی کسی قدر کم تو ضرور ہو گئی مگر زائل نہین ہوئی۔ چھت نہایت ہی بھدے سیاہ رنگ کی لکڑی کے شہتیرون پر قائم تھی یا یون کہنا چاہیے کہ آڑے ترچھے ٹھون پر رکھ دی گئی تھی۔ فرش بھی بعینہ ویسی ہی لکڑی کا تھا۔ ایک طرف کونے مین اُسی لکڑی کی ایک بڑی الماری جگہ روکے ہوے تھی۔ مسہری بھی اسی لکڑی کی تھی اور بہت بھدی بنی تھی۔ دو دروازے جو اس کمرے مین تھے وہ بھی اُسی سیاہ لکڑی کے تھے۔ اور چونکہ دیوار کا آثار بہت چوڑا تھا لہذا اندر کی طرف بہت ہٹا کے دیوار مین پیوست کر دیے گئے تھے۔

غرض ایسی سیاہ لکڑی کی اتنی ایک چیزون کی وجہ سے کمرے کی تاریکی کسی طرح دُور نہین ہو سکتی تھی۔ پھر اس کے ساتھ یہ باتین بھی تھین کہ اس کمرے کا آتشدان اتنا بڑا تھا کہ اُسکے اندر چار آدمی فراغت سے بیٹھ سکتے۔ آتشدان پر اُسی سیاہ لکڑی کی ایک بڑی بھاری الماری اور خانے بنے ہوے تھے کمرے کے دوسری طرف ایک چھوٹی کھڑکی تھی جو کم سے کم پانچ یا چھہ فیٹ موٹی دیوار کے اندر نصب کر دی گئی تھی۔ جن باتون کا مجموعی اثر یہ تھا کہ اس عظیم الشان کمرے مین ایک بھیانک پن پیدا ہو گیا تھا۔

یہ ہم بتا چکے ہین کہ اس کمرے مین دو دروازے تھے ایک باہر کی جانب

پتھر کے برآمدے مین نکلا تھا اور یہی کمرے کا راستہ تھا جن دروازون کی نسبت ہم بتا چکے ہین کہ کھانے کے کمرے کے اوپر چارون طرف لگے تھے اُن مین سے ایک یہ بھی تھا۔ دوسرا دروازہ ایک چھ فیٹ کی مربع کوٹھری مین نکلا تھا جسکی نسبت مشہور تھا کہ اِس قصر کے سابق مالک کا توشہ خانہ تھی۔ اب اس چھوٹی کوٹھری مین سوا ایک فولادی زرہ کے جوڑ کے جو زنگ آلود ہو رہا تھا اور چند پرانے اسلحہ اور شکار کے ہتھیارون کے کچھ نہ تھا۔ زرہ دیوار پر ٹنگی ہوئی تھی۔ اور اسلحہ اور ہتھیار ایک کونے مین بے ترتیب پڑے تھے جن کو زنگ کھائے جاتا تھا اور اُن پر مکڑیون نے جابجا جالا لگا لیا تھا۔

جب ارل گلن کال۔ ملکم اور کنیتھ سے رخصت ہو کے اپنے اُس مذکورہ کمرے مین آیا تو یکایک اُس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جسقدر اندھیرا اُس نے یہان دیکھا تھا اُس سے بہت زیادہ ہے لیمپ جسے وہ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے گیا تھا اس پر غیر معمولی دھندھلاپن طاری تھا۔ جہان جہان سایہ تھا یعنی جہان لیمپ کی شعاعین نہین پہونچ سکتی تھین وہان آج اِس درجہ تاریکی پھیلی معلوم ہوتی تھی کہ اِس سے پہلے کسی شب کو نہین نظر آئی تھی۔ سیاہ لکڑی کے دروازے کپڑے رکھنے کی الماری۔ بھدی کالی چھت جسپر بہت اونچا بھی ہوا اور پتھر کا سا سخت فرش زمین۔ بھاڑ سا کھلا ہوا آتشدان۔ اُس کے اُوپر والی غیر موزون الماری اور دیوار کے اندر دھنسی ہوئی کھڑکی یہ سب چیزین ارل کو آج معمول سے زیادہ کالی اور بھیانک نظر آئین۔ اور اُن کی وجہ سے سارے کمرے پر ایک مہیب دُھندھلکا چھایا ہوا تھا۔

ساتھ ہی ارل کو خیال آیا کہ ایک لمحہ ہی کے لیے سہی مگر مین ان بیہودہ توہمات مین کیون مبتلا ہوا ؟ اپنی اس کمزوری پر بہت جھنجھلایا۔ اور چونکہ اسکاٹ لینڈ کی سچی بہادری اس کے رگ و پے مین سرایت کیے ہوے تھی اس لیے لیمپ کو موہنہ دھونے کی میز پر رکھ کے کپڑے اُتارنے لگا۔ اس اثنا مین دونون نوجوانون نے پہاڑون کی جو عجیب و غریب سرگزشت بیان کی تھی اُسے یاد آگئی اور دل پر ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جسے خوف کے سوا اور کسی لفظ سے نہین تعبیر

کر سکتے۔ مگر جوش دلاوری مین اس نے کوشش کی کہ خیالات کو دوسری باتون مین لگائے۔ اور اُن واقعات کو دل سے بھلا دے۔ مگر اب بھی وہ حیرت زدہ تھا کہ باوجود ہر طرح کی کوششون کے خیال کمرے کی بھیانک تاریکی ہی مین پھنسا ہوا ہے۔ اب وہ اس بات پر نادم ہے کہ وفور وحشت سے میرے حواس منتشر ہوتے جاتے ہین۔ چنانچہ ارادہ کیا کہ لیٹنے سے پہلے کمرے کو اچھی طرح دیکھ بھال لے۔

بڑھ کے الماری کھولی اور کپڑے جو اُتارے تھے اُن کو اُس مین کھونٹیون پر لٹکا دیا۔ طرح طرح کے اوہام مین اسقدر مبتلا تھا کہ محض دیکھ لینے پر کفایت نہین کی بلکہ سب کپڑون مین ہاتھ ڈال ڈال کے بھی دیکھ لیا کہ اِن کے اندر کوئی چھپ تو نہین رہا ہے۔ پھر بڑے وسیع آتشدان کے قریب جا کے اُسے دیکھا۔ لکڑیان اور چیٹھیان اس مین جمع تھین کہ شاید آگ روشن کرنے کی ضرورت پیش آئے دیوارون مین جتنے پردے لٹک رہے تھے یکے بعد دیگرے اُٹھا اُٹھا کے سب دیکھے۔ مسہری کے نیچے اور پیچھے بھی دیکھ لیا۔ دروازون کے پردے بھی اِدھر اُدھر ہٹا کے دیکھے۔ کھڑکی والے موکھے مین بھی ہاتھ ڈال کے دیکھا جسکے پاس ہی مونہہ دھونے کی میز رکھی تھی۔ سب کے بعد توشہ خانے والے چھوٹے کمرے مین داخل ہوا۔ وہان زرہ کا پتلا یعنی سر سے پاؤن تک سارے جسم کا فولادی لباس ٹنگا تھا۔ ارل نے اُسے ہلایا اور اُسکی کڑیون اور جوڑون کی قفلیون کے باہم لڑنے اور دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے ایک عجیب قسم کی کرخت اور مہیب آواز نکلی اور اُوپر کی سیاہ کلغی سے جسکے اصلی رنگ کا اب پتہ نہ چلتا تھا بہت سی خاک جھڑ کے نیچے گر پڑی۔

اس کوٹھری سے نکل کے ارل نے اُس کا دروازہ بند کر دیا اور ہر طرح سے اِس بات کا اطمینان کر لیا کہ کوئی انسان کسی گوشہ یا کونے مین نہین چھپا ہے اب مسہری پر لیٹنے کو تھا کہ ارادہ کیا کہ حسب معمول چراغ کو خاموش کر دے۔ مگر اُنھین بیہودہ اور پُر اسرار اوہام کا خوف پھر اسقدر طاری ہوا کہ دل مین کہا "آج چراغ کو جلتا ہی چھوڑ دینا چاہیے" یکایک پھر اُسے اپنی اِس وحشت زدگی پر

نہایت شرم معلوم ہوئی۔ ایک طیش کے ساتھ چراغ بجھا دیا۔ اور اپنی اس بزدلی پر کہ بیکار کو سارے کمرے کی تلاشی لی اپنے اوپر افسوس اور لعنت ملامت کرتا ہوا مسہری پر لیٹ گیا۔

لیکن اب نیند غالب تھی۔ ایک قسم کی بے چینی تھی۔ ایک خفیف سی نا امیدی اور اُس کے ساتھ ایسا بیہودہ خوف دل مین سما گیا تھا کہ کسی طرح دور ہی نہ ہو سکتا تھا۔ یہ بات بھی اُس کے دل مین گزری کہ چونکہ مین نے کوئی گناہ نہین کیا ہے اس لیے مجھے ڈرنے کی کوئی وجہ نہین ہے۔ لیکن اس خیالی منطق سے بھی وہ خوف کو اپنے دل سے دور نہ کر سکا۔ مسہری کے پردے پوری طرح بند تھے اور وہ کھڑکی کی طرف دیکھ سکتا تھا جو بہت دھندلی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ رات اندھیری تھی۔ ناگہان اُسے معلوم ہوا کہ جیسے ایک سایہ سا اُڑتا ہوا چلا گیا اور اُس نے گھبرا کے آنکھین بند کر لین۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ جیسے کمرے مین روشنی خوب پھیل گئی ہے اور کوئی شخص مسہری کے پاس کھڑا پردے کی درز سے اُس کی طرف جھانک رہا ہے۔ گھبرا کے آنکھین کھول دین۔ اور معلوم ہوا کہ بیشتر ہی کی طرح اندھیرا گھپ ہے مگر ان کھڑکی مین سے ایک دھندلی روشنی کی شعاعین نکل رہی ہین جنھین دیکھ کے پھر اُس نے گھبرا کے آنکھین بند کر لین۔

لیکن نیند کا اب بھی پتہ نہ تھا۔ اب اُس نے دوسری طرف کروٹ لے لی اور دل مین تہیہ کر لیا کہ جس طرح بنے سو جاؤن۔ ساتھ ہی خیال آیا کہ میری پیٹھ الماری کیطرف ہے اور اتفاقاً یہ وہم دل مین جما ہوا تھا کہ اگر کوئی چیز ظاہر ہوگی تو اسی الماری مین سے نکلے گی۔ یہ سوچ کے پھر الماری کی طرف مُنہ کر لیا۔ مگر اب یہ یاد آیا کہ کوٹھری کا دروازہ پیچھے کی طرف ہے اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ زرہ بکتر کے پُتلے مین جان پڑ جائے گی اور وہی نکل پڑے گا یہ سوچ کے اُلٹا چت لیٹ گیا۔ اسی حالت مین لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی۔ اور ایک بے لطفی کی نیند مین غافل ہو گیا۔

اب اُسے خبر نہین کہ مین کتنی دیر تک غافل رہا یا ایک بیہودگی اور غنودگی کے عالم مین پڑا رہا۔ نہ وہ یہی بتا سکتا تھا کہ کیسے کیسے پریشان خواب دیکھے

نہ یہ کہہ سکتا تھا کہ مین کن پریشانیون مین ہون۔ آخر یکبارگی چونک پڑا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے اُس نے ایک بھیانک آواز سُنی جو نہایت بھدی اور کراہنے کی سی تھی۔ اس خیال کے ساتھ ہی اُسے ٹھنڈے پسینہ کے ڈوبے آنے لگے۔ اور چیت پڑا ہوا سر سے پاؤن تک کانپ رہا تھا۔ دل اتنے زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ دھڑکنے کی آواز کان مین آتی تھی۔ گویا ایک بڑی پہاڑی پر دوڑ دوڑ کے چڑھتے چڑھتے تھکن سے بے دم ہو کے گر پڑا ہے۔ اور زمین پر پڑا ہوا ہانپ رہا ہے۔

کئی منٹ کے بعد ہوش و حواس درست ہوئے۔ یا یہ کہیے کہ جس دھڑکے سے ابھی وہ جاگا تھا یا جو وحشتناک خواب دیکھتے دیکھتے سہما ہوا چونکا تھا اُس کے مہیب اثر کو اب اپنے اُوپر سے زائل کر سکا ہے۔ پھر اُسے یاد آیا کہ اس وقت مین سیدھا چت لیٹ کے سو گیا تھا اور یقین ہو گیا کہ یہ وحشت ایک بھیانک خواب کے سوا اور کچھ نہین ہے جس کی وجہ سے مین ایسے عجیب و غریب خوف مین مبتلا ہو گیا تھا۔ اس بات پر اُسے کچھ کچھ اطمینان ہو چلا تھا اور دل کی دھڑکن بھی کم ہونے لگی تھی کہ پھر کراہنے کی ایک صاف آواز کمرے مین سُنائی دی جس مین ذرا بھی شک و شبہہ نہ تھا۔

ارل گلن گائل بڑا جیالا آدمی تھا اور کئی مرتبہ سخت سے سخت لڑائیون مین اس سے بڑی شجاعت ظاہر ہو چکی تھی۔ مگر یہان ایک لمحہ بھر مین اُس کی ساری بہادری تشریف لے گئی۔ ٹھنڈے پسینہ کے بوند پیشانی پر سے ٹپ ٹپ ٹپکنے لگے۔ اور دل پھر اس طرح دھڑکنے لگا کہ گویا کوئی اس کی پسلیون مین ہتوڑے پان مار رہا ہے۔ جھُرجھُری پر جھُرجھُری آتی تھی۔ اور وحشت کی سردی سے جسم اکڑ گیا تھا۔ بالکل خاموش خوف کی شدت سے سہما ہوا بچھونے پر پڑا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اُس کی آنکھون کے دیدے وحشیانہ طریقہ سے گھور گھور کے کسی مہیب چیز کو ڈھونڈھ رہے ہین اور کسی ہولناک شیطانی شکل کے منتظر ہین جو سامنے آنے والی ہے۔

اب پھر بالکل سناٹا تھا۔ اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ لیکن پھر وہی کراہنے

کی آواز! کیا اب بھی صرف میرا خیال تھا؟ اگر اس وقت روز روشن ہوتا اور بلڈ کی سے آفتاب چمکتا ہوا نظر آتا ہوتا تو بے شک یہی کہتا کہ "ہاں" مگر اس لمبے منف اندھیرے مین اور آدھی رات کے وقت اُس سے یہ جواب دیتے نہین بنتی تھی۔ بلکہ جب وہ اِس آواز کو اپنے انتشار طبع کی جانب منسوب کرنا چاہتا اور اپنی پوری امکانی کوشش اِس بات کے اپنے ذہن نشین کرنے مین صرف کرتا کہ یہ فقط میرے خیالات کا بھٹکنا ہے تو ساتھ ہی یہ خوف دلانے والا یقین بھی دل مین موجود ہوتا کہ یہ صرف میرے دماغ کے فرضی اوہام نہین ہین۔ تقریبًا دس منٹ اسی حالت مین گزرے۔ کیسے دس منٹ؟ جو ایسے خوفناک خیالات سے لبریز تھے کہ اُس کا دل پاش پاش ہوا جاتا تھا۔ اب ارل نے آہستہ آہستہ درگاہ الٰہی مین دعا مانگنا شروع کی کہ "مجھے اِس مصیبت سے نجات دے جس کا میری روح پر صدمہ ہے" مگر اِس دعا سے اُس کے دل کو بہزار دشواری کچھ قرار آنا شروع ہوا تھا کہ پھر وہی کراہنے کی آواز آئی۔ ابکی وہ آواز زیادہ بھاری تھی۔ دیر تک قائم رہی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی قبر کے اندر سے آرہی ہے!

اب پھر ارل گلن گائل پر خوف و اضطراب طاری ہوا اور معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سر سے پاؤن تک ہر ہر عضو سے جان نکل رہی ہے نزع کا عالم ہے۔ اور سارا جسم سخت ناامیدی کی اذیت و عذاب مین مبتلا ہے اور کانپ رہا ہے۔ دل اِس طرح دھڑک رہا تھا کہ گویا پسلیان توڑ کے نکل جائیگا۔ اب پھر کمرے مین سناٹا تھا۔ کیسا سناٹا؟ گویا موت کا سناٹا سارے مکان مین پھیل گیا تھا۔

آہ! اگر اِس وقت کسی شخص کی آواز یا کسی کے پاؤن کی چاپ باہر کے برآمدے مین سنائی دیتی تو ارل اُسے انعام مین کیا کچھ نہ دے دیتا! یا اگر اِس وقت دن ہو جاتا اور آفتاب اپنی سنہری کرنون کی روشنی کا سیلاب نور اِس اندھیرے کمرے مین پہونچا دیتا تو ارل اس کے لیے کتنی بڑی ہمت نہ کر جاتا! خاموشی جس کی اس وقت حکومت تھی کیسی خوفناک تھی! اور

اندھیرا جس کے آغوش میں وہ لیٹا ہوا تھا کسقدر تاریک اور مہیب تھا! وہ تین دفعہ کراہنے کی آواز سُن چکا تھا۔ پہلی مرتبہ خیال کیا کہ یہ محض میرے ایک ڈراؤنے خواب کا نتیجہ ہے جس کا اثر بیدار ہونے کے بعد بھی میرے دل پر موجود رہا اور چند لمحوں تک جب تک کہ ہوش و حواس بجا نہ ہوئے مین وہی آواز سنتا رہا۔ دوسری مرتبہ خوف و اضطراب کے شک و شبہ مین پڑ گیا۔ لیکن اب تیسری مرتبہ! اس دفعہ وہ یہ رائے قائم کرنے کی بھی جرأت نہین کر سکتا کہ میرے ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ تو پھر اس آواز سے کیا مطلب ہے؟ یہ کیا چیز ہے؟ کیا کوئی شخص جانکنی کی حالت مین کراہ رہا ہے؟ مگر یہ تو غیر ممکن ہے۔ آس پاس کے کمرون مین کوئی بھی تو نہ تھا اور اگر اُن مین کوئی ہوتا بھی تو چاہے جتنی زور سے چلاتا ان دیوارون کا آثار اس قدر چوڑا ہے کہ باہر کی آواز اندر آ ہی نہین سکتی۔ تو پھر کیا یہ آواز کسی دوسری دنیا سے آرہی ہے؟ اور کوئی بےچین روح اپنی تکلیف کو اس خوفناک طریقہ سے ظاہر کر رہی ہے؟

ارل کی اسوقت یہ حالت تھی کہ نہایت ہی مہیب اور روح فرسا خوف کی لہرین سی آتی تھین جن سے دماغ چکر کھانے لگا تھا۔ مگر بستر پر اُسی طرح پڑا تھا۔ اور یہ یقیناً بھی اس وقت اُس کے حق مین ایک ناقابل برداشت اذیت تھی بعینہ پگمیلین[ع] کی بنائی ہوئی مورت کی سی حالت تھی جب کہ اُس مین جان پڑنا شروع ہوئی اور ہنوز اتنا جسم سنگ مرمر کا باقی تھا کہ وہ حرکت تو نہین کر سکتی تھی مگر خوف کے محسوس کرنے اور کانپنے کی قوت پیدا ہو گئی تھی۔

[ع] پگمیلین ایک یونانی سنگ تراش تھا جس کی نسبت پرانی روایتون مین مشہور ہے کہ اُس نے سنگ مرمر کی ایک خوبصورت عورت کی مورت تراشی اور اُسی پر عاشق ہوگیا اور دعا کی کہ اُس مین جان پڑ جائے خدا نے اُس کی دعا قبول کی اور سنگ مرمر کے بجائے اُس کا جسم انسانی گوشت و پوست اور استخوان کا بن گیا اور جان بھی پڑ گئی۔ مترجم

جو خطرے اور دھڑکے ارل گلن گائل کے دل کو بیتاب و بیقرار کیے ہوئے تھے اُن کی زنجیروں مین بندھا اور بچھونے مین جکڑا ہوا پڑا تھا کہ ناگہان کمرے مین ایک دُھندلی سی روشنی نمودار ہوئی جو کسی خاص مقام سے نہین آتی تھی بلکہ یہ معلوم ہوتا کہ سارے کمرے کے اندھیرے ہی کے اندر سے پیدا ہو رہی ہے۔ خوف و وحشت کی سخت تکلیف جس مین وہ اب تک مبتلا رہا تھا آہستہ آہستہ رفع ہوئی اور گویا خوف حد سے تجاوز کرکے ایک ہیبت ناک استعجاب مین مبدل ہوگیا۔ اور اُسے پہلے ہی سے یقین ہوگیا کہ عنقریب کوئی نہایت عجیب واقعہ پیش آنے والا ہے۔

یہ روشنی تیز ہوتی گئی۔ پھر کوٹھری کا دروازہ آہستہ آہستہ کھلا۔ اور ایک شخص جو سپاہیون کے ایسے کپڑے پہنے تھا تمام اسلحہ سے آراستہ اور اوچھی بنا ہوا تھا ایک خوبصورت عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے جو سفید کپڑے پہنے تھی ظاہر ہوا۔ اُس شخص کا چہرہ خود مین چھپا ہوا اور بند تھا مگر عورت کی صورت صاف نظر آرہی تھی جس مین اگرچہ غیر معمولی حُسن تھا مگر زردی اور خون کی عدم موجودگی سے اُس کا چہرہ کسی مُردے کا چہرہ معلوم ہوتا تھا۔

پہلی نظر مین ارل نے دیکھ لیا کہ اِس شخص کی زرہ بالکل اُسی وضع کی ہے جیسی کہ کمرے مین کھونٹی پہ لٹک رہی تھی مگر بجائے زنگ آلود ہونے کے زرق برق اور خوب صاف تھی اور چمک رہی تھی کلغی جو اُس کے خود مین لگی ہوئی تھی نہایت روشن اور سرخ رنگ کی تھی۔ اِن خیالات کی جھلک جیسے ہی ارل کے دل مین پیدا ہوئی اُسے نظر آیا کہ وہ آہن پوش پیکر انسانی اور اُس کے ساتھ والی عورت دونون اگرچہ اُس کی مسہری ہی کی طرف بڑھتے چلے آتے ہین مگر اُن کے چلنے سے پیرون کی چاپ نہین آتی۔ ساتھ ہی اُسے یاد آیا کہ کوٹھری کا دروازہ بھی اسوقت بغیر کسی آواز کے کھل گیا حالانکہ ابھی ابھی لیٹنے سے پہلے جب مین نے تلاشی کے لیے کھولا تھا تو اُسکی زنگ آلود چولون سے نہایت ہی کرخت آواز نکلی تھی۔

یہ سب واقعات اُس کے دماغ مین برق کی سی سرعت سے یکے بعد

دیگرے آتے رہے کیونکہ خوف نے اس کے دل کو ہر طرح کے خیالات سے خالی کرکے بالکل صاف کر دیا تھا۔ اُسے پورا پورا یقین تھا کہ جن چیزون کو مین دیکھ رہا ہون اور جو ساعت بساعت مجھسے زیادہ قریب ہوتی جاتی ہین جاندار شکلین نہین ہین۔

اُس کے تمام اعضا کو گویا فالج نے بے حرکت کر دیا تھا۔ مگر دماغی قوت اور فوری احساس مین کسی قسم کا فرق نہین آیا تھا۔ مجال نہ تھی کہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی حرکت کر سکے۔ نہ پکارنے کا یارا تھا اور نہ کوئی لفظ زبان سے نکل سکتا تھا کہ اِن بھوتون سے کوئی سوال کرے یا اپنی مدد کے لیے کسی کو پکارے۔

اب وہ دونون شکلین بغیر کسی قسم کی آواز کے چپ چاپ اور بغیر قدم اُٹھائے گویا زمین پر خود بخود سرکتی اور پھسلتی ہوئی اُس کے پاؤن کے پاس ہو پہنچ گئین۔ تب اُس عورت نے اپنی پتھرائی ہوئی نیلی آنکھون سے ارل کی طرف دیکھا اور اُس کے مسلح ساتھی نے ذرا پس وپیش کے بعد خود کے اگلے حصہ کو اُٹھاکے اپنا چہرہ کھولا جس کے خط و خال سے صاف نمایان تھا کہ اُس شخص مین کبھی پورا مردانہ حسن موجود ہوگا مگر اب سکڑا سمٹا ٹھٹھرا ہوا تھا کسی بیجان لاش کے چہرے کی طرح زرد تھا۔

اب دونون بھوتون نے آہستہ آہستہ اپنے داہنے ہاتھ اُٹھاکے کوٹھری کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ارل کی آنکھین قدرتی طور پر اُدھر پھر گئین اور اُس نے سہمی ہوئی نظرون سے دیکھا کہ دروازہ اب تک کھلا ہوا ہے۔ اس کے بعد دونون شکلین اُس کی مسہری کی طرف سے پلٹین۔ اور جون جون وہ اپنی بے صدا رفتار سے کھلے دروازے کی طرف واپس ہوتی جاتی تھین روشنی بھی کم ہوتی جاتی تھی۔ یہانتک کہ جب وہ کوٹھری کی چوکھٹ پر پہونچین تو یہ غیر ارضی نورانیت جو دھیمی ہوتے ہوتے اب موہوم سی رہ گئی تھی بالکل غائب ہوگئی۔ اور کمرے مین پھر اندھیرا گھپ تھا بجز اس کے کہ کھڑکی سے کسی قدر دھندلی روشنی آرہی تھی جو اُس ماند اور بے نور سفیدی کی سی تھی جو پتھرائی ہوئی آنکھون سے نمایان ہو۔

یہ دونون بھوت جیسے ہی نظر سے غائب ہوے کمرے مین ایک نہایت سخت جھنکا کی آواز آئی - جسکو سنتے ہی ارل اپنی مسہری پر اُچھل پڑا - مگر ساتھ ہی خیال مین آیا کہ کوٹھری مین جو زرہ لٹکی ہوئی تھی وہ معلوم ہوتا ہے کھونٹی پر سے گر پڑی -

اب اُس کی ساری قوت پوری طرح عود کر آئی تھی - اور معلوم ہوتا تھا گویا ایک بہت بڑا بار اُس کے دل پر سے ہٹ گیا - اپنی مسہری پر سے کود کے نیچے اُترا اور لیمپ روشن کیا - روشنی ہوتے ہی اُس نے کوٹھری کی طرف دکھا تو دروازہ بند تھا! اب پھر چند لمحون تک وہ اس خیال مین غرق رہا کہ شاید مین خواب دیکھ رہا تھا - کیونکہ وہ خلاف عقل اور بیہودہ خوف جو اُس پر طاری تھا اب بہت کم ہو گیا تھا - اور اُس کی فطری بہادری اُسی قدر عود کر آئی تھی - آخر کسی قدر پس و پیش کے بعد وہ کوٹھری کی طرف چلا -

دروازہ اُسی کرخت آواز سے کھلا جس طرح کہ پہلے کھلا تھا - حالانکہ جب وہ دونون شکلین آئی اور واپس گئی ہین تو اُس کے کھلنے سے کوئی آواز نہین پیدا ہوئی تھی خیال تھا کہ کوٹھری کے اندر وہ دونون شکلین کھڑی ہون گی - مگر جا کے دیکھا تو کوئی نہ تھا - زرہ البتہ کھونٹی سے زمین پر گر پڑی تھی - وہ بھدی کھونٹی جس مین وہ لٹکی ہوئی تھی اُسی طرح مضبوطی سے دیوار مین نصب تھی - بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ زرہ اس پر سے پھسل کے گری ہے - کیونکہ کوئی کُنڈھا یا کڑی ٹوٹی نہ تھی جوشن کے پشت کا کُھلا حصہ شاید کھونٹی مین اٹکا دیا گیا تھا شاید وہی پھسل گیا - ارل نے پوری زرہ اُٹھائی اور پھر اُسی کھونٹی پر لٹکا دی - لیکن ساتھ ہی پوری طرح اطمینان ہو گیا کہ یہ خود سے ہرگز نہین گر سکتی تھی - بجز اس کے کہ کوئی شخص عمداً اور جان بوجھ کے گرادے -

کوٹھری سے نکل کے دروازہ بند کر لیا - لیمپ گل کیا اور مسہری پر لیٹ رہا - لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی - اور تعجب ہے کہ ایسی گہری اور مزے کی نیند آ گئی کہ صبح تک کروٹ نہ لی -

جب صبح کو اُٹھا تو کھڑکی مین آفتاب نظر آرہا تھا - آنکھ کھلتے ہی رات کے تمام واقعات دماغ مین چکر کھانے لگے اور سنجیدگی و متانت سے اِس وقت

اُس پر بخوف ہو کے غور کیا تو سمجھ مین نہ آتا تھا کہ اُن واقعات کی نسبت کیا راے قائم کرون جنھون نے رات کو مجھے خوف و وحشت سے بدحواس کردیا تھا ایسے خلاف عقل کرشمون سے اُسے انکار بھی نہ تھا۔ مگر جہان تک بنتا اُن کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تلاش کر لیا کرتا۔ اُسے یاد تھا کہ جب آنکھ کھلی ہے تو اُس سے پہلے وہ خواب دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ نہین ممکن ہے کہ فوراً ہی پھر آنکھ لگ گئی ہو اور ایک دوسرے خواب پریشان مین مین نے وہ آوازین سنی اور وہ شکلین دیکھی ہون؟ اور کوٹھری مین زرہ کے گرنے کی آواز سنتے ہی اس دوسرے خواب سے چونک پڑا ہون؟ مگر اپنا بچھونے سے اُٹھنا اور زرہ کو کھونٹی پر لٹکانا ایسے واقعات تھے جن کو وہ کسی طرح خواب مین نہین شمار کر سکتا تھا۔ اِن کامون کو اُس نے واقعی طور پر خود اپنے ہاتھون اور پیرون سے کیا تھا۔ آخر وہ اُس نتیجہ کو پہونچا کہ جب مجھ مین اتنی ہمت آگئی کہ یہ سب کام کیے اور وہ خلاف قیاس خوف جو بھوتون کو دیکھ کے پیدا ہو گیا تھا اس قدر جلد رفع ہو گیا کہ مین اِن سب کامون کو کر سکا تو یقیناً یہ تمام واقعات محض خواب و خیال تھے۔ اور اِن مین کوئی خلاف قیاس بات نہ تھی۔

غرض ارل گلن گائل نے یہ منصوبہ گانٹھ کے اپنے دل کو قریب قریب تسلی دے لی۔ سمجھ لیا کہ یہ ایک نہایت خوفناک خواب تھا یا یہ کہنا چاہیے کہ رات کو سوتے مین نہایت عجیب و غریب ہیبت ناک اور پریشان خیالات میرے دماغ مین آتے رہے۔ ہم نے تسلی کے ساتھ "قریب قریب" کے لفظ اس لیے استعمال کیے کہ اِس اطمینان پر بھی ایک نہایت خفیف سا شک دلانے والا خیال اُس کے دل مین موجود تھا۔ گو کہ وہ بالکل کمزور تھا اور گویا فقط اُس کی ایک جھلک ہی سی باقی تھی مگر تھا ضرور۔ دل مین ارادہ کر لیا کہ ناشتہ کے وقت میز پر گذشتہ شب کے واقعات کا تذکرہ نہ ہونا چاہیے لیکن اِس بات پر اَب پہلے سے زیادہ آمادہ تھا کہ دارو غہ اینگس ونٹن سے جیسے ہی ملاقات ہوگی اُن عجیب و غریب روایتون کو ضرور دریافت کرون گا

جو اس قصر الندیل کے متعلق لوگون مین مشہور ہین۔
اب وہ کپڑے پہن کے نیچے اُترا کھانے کے کمرے مین آیا جہان صبح کا ناشتہ میز پر لگا ہوا تھا۔ اور ملکم۔ اوی لینا اور کنتھ اس سے پہلے آکے بیٹھ چکے تھے صاحب سلامت اور مزاج پرسی کے ساتھ ہی وہ دونون نوجوانون اور اپنی خوبصورت بیٹی اوی لینا کے چہرون پر غور کرنے لگا کہ اِن کے چشم و ابرو سے تو گذشتہ رات پریشان ہونے کے آثار نہین پائے جاتے ہین؟ مگر کوئی بات یا کوئی علامت ایسی نہ تھی جس سے اُن کی پریشانی ظاہر ہوتی ہو۔ بلکہ تینون نے صاف الفاظ مین اقرار کیا کہ ہم رات بھر اچھی اور گہری نیند سوتے رہے۔
کھانے کے بعد ملکم اور کنتھ اوی لینا کے ساتھ جنگل کی سیر کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ کیونکہ آج موسم بہت ہی خوشگوار اور سیر کا شوق دلانے والا تھا۔ مگر ارل یہ عذر کر کے گھر ہی مین ٹھہر گیا کہ "مجھے ابھی چند ضروری خط لکھنا باقی ہین" مگر کہ اصل مین وہ بوڑھے داروغہ سے باتین کرنے کا موقع ڈھونڈھ رہا تھا

چوتھا باب

جنگل

جنگل کی سیر مین لارڈ ملکم نے اپنے ساتھ بندوق کے علاوہ دو شکاری کتّے بھی لے لیے تھے۔ مگر کنتھ نے اس خیال سے کہ اوی لینا کی رفاقت اور شکار دونون کام ایک ساتھ نہین ہو سکتے اپنی بندوق گھر ہی پر چھوڑ دی ارل کے دو ملازم تھوڑی دور پر پیچھے پیچھے آرہے تھے جو پوری طرح مسلح تھے اور دو شکاری کتّے اُن کے ساتھ بھی تھے۔ یہ لوگ اس لیے ساتھ رکھے گئے تھے کہ مارکوس الندیل کی تاکید تھی کہ اِس خطرناک جنگل مین بغیر اپنی حفاظت کا پورا بندوبست کیے خبردار کوئی نہ جائے۔
کتّے بہت اچھی نسل کے تھے جیسا کہ اُن کے سرخی مائل بھورے رنگ سے ظاہر ہوتا تھا۔ پیٹھ کی طرف یہ رنگ زیادہ گہرا ہوتا گیا تھا یہان تک کہ پیٹھ پر گہری سیاہی مین چمک پیدا ہو گئی تھی۔ اُن کے مونھ زرد تھے اور

دونون آنکھون پر ایک ایک سیاہ گل تھا۔

لارڈ ملکم کے ان چار شکاری کتون مین جو سب سے چھوٹا تھا۔ ابھی ڈھائی فیٹ بلند تھا۔ سب کے جسم گٹھے ہوے اور خوب مضبوط تھے جن سے اُن کی طاقت کا ثبوت ملتا تھا۔ پیشانیان چوڑی تھین اور تھوتھنیان پتلی تھین نتھنون کے سوراخ کشادہ تھے اور بڑے بڑے کان دونون طرف لٹک رہے تھے اُن کی صورت سے سنجیدگی اور ہوشیاری ظاہر ہوتی تھی۔ بہرحال یہ نہایت عمدہ کُتّے تھے۔

یہ لوگ جاتے جاتے اُس مقام پر پہونچے جہان سڑک جنگل مین داخل ہوئی ہے لارڈ ملکم نے گو کہ اپنی بہن کو بہت چاہتا تھا اُس کے ساتھ رہنے کی چندان ضرورت نہ سمجھی اور کنتھ کی طرف دیکھ کے کہا "کنتھ تم اودی لینا کے ساتھ رہو اور مین کتون کو لے کے جاتا ہون کہ اُن سایہ دار گھنی جھاڑیون مین شکار تلاش کرون۔ تم اسی سڑک پر رہنا۔ مین ایک چکر لگا کے ابھی تم سے آ ملون گا"

اودی لینا نے یہ سُن کے کہا "جاتے تو ہو مگر دیکھو ہوشیار رہنا" مگر لارڈ ملکم قبل اس کے کہ یہ الفاظ سُنے یا کنتھ کچھ جواب دینے پایا ہو اپنے دونون کتون کو لے کے ایک پیچیدہ راستہ کی طرف مُڑ گیا اور دم بھر مین نظر سے غائب تھا۔

اودی لینا "افسوس ملکم نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ کہین کسی خطرے مین نہ پڑجائین؟" پھر ذرا ٹھہر کے بولی "مگر یہ تو قریب قریب غیر ممکن ہے کہ بدمعاش اور ڈاکو دن دہاڑے اور خاص قصر کے سامنے کوئی بیہودہ اور مجرمانہ حرکت کر سکین؟"

کنتھ "جب تک اُنھین اس بات کا پورا پورا یقین نہ ہوگا کہ جی بھر کے دولت ہاتھ آئیگی کچھ نہ کرین گے۔ اور ہان آج صبح کو ملکم نے بالکل سادے کپڑے پہنے ہین اس لیے اُن کے جسم پر بھی کوئی ایسی چیز نہین ہے جس کا لوٹیرون کو لالچ ہو قطع نظر اس کے بوڑھے اینگس نے کل ہی مجھ سے بیان کیا تھا کہ ان اطراف مین ان مہینون سے کسی راہ گیر کو کسی قسم کا صدمہ یا نقصان نہین پہونچا ہے اس لیے

کہ اپنے شکاری کتون کے ذریعہ سے اُس نے نہایت کامیابی کے ساتھ ضلع کو صاف کر لیا ہے"

اس کے بعد تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر اوی لینا نے اپنی خوبصورت نیلی آنکھوں سے اپنے ساتھی شریف نوجوان کنتھ کے چہرے کی طرف دیکھا جس سے ذہانت و دانائی ظاہر ہوتی تھی اور کہا" کنتھ - کیا تھین اُس شکار مین شریک ہونے کا شوق نہین ہے جس کے لیے ملکم گئے ہین ؟"

کنتھ " مین تو بہ نسبت شکار کے تمھارے ساتھ رہنا زیادہ پسند کرتا ہون " اور پھر دبی زبان سے بولا " بشرطیکہ تم بھی مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند کرو "

اوی لینا (بھولے پن کے تعجب سے) " کنتھ تم کیسی باتین کرتے ہو ! اتنے دنون تک ہم تم ساتھ نہین رہے ہین تو کیا الگ رہے ہین ؟ کیا مین تمھین اپنا بھائی نہین سمجھتی ہون ؟ کیا کبھی مین تمھارے بازؤن پر زور دے کے نہین کھڑی ہوئی ہون ؟ اور کیا اس سے پہلے کبھی ہم تم ساتھ نہین پھرے تھے ؟"

کنتھ " نہین - میرا یہ مطلب نہ تھا - اور نہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ رفاقت آخری ہوگی "

کنتھ نے یہ الفاظ کچھ ایسے جوش اور بے صبری کے ساتھ ادا کیے تھے کہ خوبصورت نوخیز لڑکی انھین اب بہت ہی نا سمجھی اور بھولے پن کے استعجاب سے سنتی رہی - اور کنتھ نے آہستہ آہستہ اور دھیمی آواز مین کہا " اور محض اسی وجہ سے کہ ہم دونون ایک ساتھ ساتھ اتنے بڑے ہوے اور بچپن سے اب تک ہزارون مرتبہ ساتھ اُٹھے بیٹھے اور ساتھ پھرا کیے مجھے اندیشہ ہے کہین یہ مزے مزے کے میل جول کا خواب جلدی نہ ختم ہو جائے " اوی لینا ایک لمحہ بھر ان باتون کو سوچتی رہی - پھر ایک دلربا ادا سے بولی " کنتھ - تمھارا مطلب میری سمجھ مین نہین آتا "

کنتھ " بیگم صاحب اب اِن باتون کو جانے دیجیے - مجھے افسوس ہے کہ ایک غیر معلوم وحشت نے میرے خیالات کو بھٹکا کے اِس وقت مجھے اِن باتون کی طرف متوجہ کر دیا اور سب سے زیادہ ندامت اس کی ہے کہ مین نے اِن باتون کا اظہار کر دیا "

اوی لینا - (خفیف سی جھڑکی دے کے) " ین کنتھ - تم میری طرف بیگم صاحب کہ کے

خطاب کرتے ہو! اور بھی کبھی تم نے مجھ سے ایسی غیریت ظاہر کی تھی؟ یا کبھی تم کو مین نے اپنی ایسی تعظیم و تکریم کرتے دیکھا [illegible] بے تکلفی کا برتاؤ چھوڑ کے یہ تم نے پہلی دفعہ مجھے بیگم صاحب کہا ہے!

"آخر تم میری کس بات سے خفا ہو گئے ہو؟ اور اگر سچ مچ خفا ہو تو مین خدا کو گواہ کر کے کہتی ہون کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ تمھارا دل دُکھے"

یہ آخری الفاظ اوی لینا نے کانپتی ہوئی آواز مین کہے اور کنتھ نے دیکھا کہ اُس کی دونون آنکھون سے آنسو جاری ہین۔ یہ دیکھتے ہی اُس کا دل اختیار سے باہر ہو گیا۔ خیالات نے فورًا دوسرا پلٹا کھایا۔ اور پہلے گفتگو مین جیسی درشتی اور بے تعلقی اختیار کی تھی ایک آنًا فانًا مین اب اُسی قدر نرمی اور لگاوٹ اختیار کر کے نہایت نرم آواز اور دلکش لہجہ مین بولا۔

کنتھ "اوی لینا۔ پیاری اوی لینا۔ مین اور تم سے خفا ہون! بھلا مین تم سے خفا ہو سکتا ہون! اور ایک مجھ سا غریب و بے کس شخص جو تمھارے والد کی فیاضی پر زندگی بسر کر رہا ہو اُس کی بھی اتنی مجال ہو سکتی ہے کہ تم سے خفا ہو؟"

مگر یہ الفاظ کہتے کہتے اُس کے لہجہ مین درشتی پیدا ہو گئی جس مین خودداری کی بھی ایک خفیف و غیر محسوس سی جھلک نمایان تھی۔

اس کا جواب دیتے وقت اوی لینا کی آواز کی نزاکت و دلربائی اور رسیلے پن اور شیرین کلامی مین تو کسی قسم کا فرق نہین آنے پایا مگر ذرا سنجیدگی کے لہجے مین بولی "کنتھ یہ آج تمھین ہو کیا گیا ہے؟ مین نے اور کبھی تمھین ایسی باتین کرتے نہین سُنا۔ ٹھہرو سمجھ کے باتین کرو اور مجھے بتاؤ کہ تمھارے دل مین کیا ہے؟ کیا تم مجھے اپنی بہن نہین سمجھتے؟"

فورًا کنتھ نے نہایت جوش کے لہجہ مین جواب دیا "نہین! مگر خدا کرتا کہ تمھین بہن ہی سمجھتا! مگر افسوس اس جواب سے میرا راز افشا ہوا جاتا ہے"

یہ سنتے ہی اس نوعمر دوشیزہ لڑکی کے دل مین ایک عجیب قسم کا

خیال پیدا ہوا جس مین کچھ مسرت تھی اور کچھ خوف تھا - ایک نئے جذبے کے جوش مین دل [illegible] نازک ہلکا گلابی پن جو صبح کی خوشگوار ہوا کے اثر سے گورے گالون پر پیدا ہوگیا تھا غائب ہوگیا -

کنتھ - (اِدھر اُدھر دیکھ کے اور اِس بات کا اطمینان کر کے کہ دونون خادم جو ہمراہ تھے بہت دور ہین اور کوئی اس کی باتین نہین سُن سکتا) "تو اب پھر مجھے سرے سے اپنا حال سنانے دو - ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے دل مین یہ بات گزری تھی کہ یہ لطف و عیش کے ایام رخصت ہونے کو ہین آکثر مجھے خیال آتا ہے کہ اب ہم بڑے ہو گئے - تم ایک معزز و عالی مرتبہ خاتون یعنی ایک بڑے ارل کی بیٹی ہو - اور مین غریب آدمی ہون - اب بھی مجھے تم کو اُسی بے تکلفی سے پکارنا جس طرح کہ بچپن مین ہم ایک دوسرے کو پکارا کرتے تھے اور کھیل کود مین جیسے بے تکلف پہلے رہتے تھے ویسا ہی اب بھی رہنا سخت غلطی ہے - تم ہمیشہ گھر مین بیٹھی نہ رہو گی - غالباً دنیاوی معاملات عنقریب تمھاری قسمت کا ایک نیا دور شروع کرین گے - اور جس دن ادی لینا تم اپنے باپ کو چھوڑ کے شوہر کی حفاظت مین آجاؤ گی میرے دل و جان پر ایک سخت آفت نازل ہو جائے گی اس لیے ادی لینا اگر مین تمھین بیگم صاحب کہہ کے پکارون تو مجھے معاف کر دو - کیونکہ جن خیالات کو مین نے ابھی تمھارے سامنے ظاہر کیا ہے کسی طرح نہین دبا سکتا ہون - ماسوا اس کے یہ ہے کہ یہ تمام خیالات جو ایک بخار کی طرح میرے دل مین بھرے ہوئے تھے اُنھین تمھین نے میری زبان سے ظاہر کرایا ہے - اور مین نے جوش مین آ کے کہہ ڈالا"

اتنا کہہ کے کنتھ ٹھہر گیا - ادی لینا نے کچھ جواب نہین دیا - مگر اُس کا ہاتھ کانپ رہا تھا جس کا کنتھ کو اس وجہ سے پتہ لگ گیا کہ وہ اُس کے شانے پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی - اُس کی آنکھین نیچی تھین - اور چہرہ جسقدر نظر آتا تھا نہایت ہی سرخ ہو رہا تھا -

کنتھ نے پھر ایک ایسی دھیمی - غم آلود - دل مین اُتر جانے - اور لبھانے

والی آواز مین جو ایک دوشیزہ لڑکی کے دل پر بغیر اثر کیے نہ رہ سکتی تھی خاص کر جب اُسکا
ادا کرنے والا ایسا شخص ہو جس، مین [redacted] یونان کے
اُپالو دیوتا کا سا تناسب اعضا ہو یہ کہنا شروع کیا" چند روز سے یہ خیالات جو مین نے
ابھی تم کو بتائے مجھے بہت پریشان کر رہے ہین۔ پریشان ہی نہین کرتے ہین
بلکہ میرے دل پر اُن کی وجہ سے بے انتہا صدمے کا بار ہے۔ مگر اب تک مین نے
اپنے اس دلی اضطراب کو اپنے چشم و ابرو سے نہین ظاہر ہونے دیا تھا گو کہ
مجھے اُن کے چھپانے مین نہایت سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی۔ خیر تو اے
معزز خاتون اوی لینا! اصل حقیقت یہ ہے کہ اب مجھے یہ تابعداری کی زندگی
بسر کرتے شرم آتی ہے۔ اب میری عمر تیئس سال کی ہے اور آج سے پیشتر ہی کب کا
مین اپنی روٹی کمانے لگتا۔ مگر نہین معلوم کس نے جادو کر دیا ہے کہ جب مین
ارل سے اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہون میری زبان بند ہو جاتی ہے۔ میری
تمنا ہے کہ عزت و جفاکشی سے اپنے ملک کی خدمت کا جب موقع ملے فوراً قبول
کر کے ملازمت اختیار کر لون اگرچہ جانتا ہون کہ سوا اس تلوار کے جو میری
کمر مین ہے میرے پاس اور کوئی ذریعہ اس تمنا کے برآنے یا کسی ممتاز خدمت
کے حاصل کرنے کا نہین ہے۔ مگر باوجود اس ندامت اور شرم کے جس نے
ہمیشہ میرے منہ پر مہر لگا دی مین نے قطعی ارادہ کر لیا تھا کہ ارل کی خدمت
مین اپنا یہ ارادہ ظاہر کر دونگا کہ دفعۃً محکمہ نیابت سے یہ بے ضابطہ اور
قطعی حکم جاری ہوا جس کی وجہ سے ہمارے ارل صاحب کو اڈنبرا چھوڑنا
پڑا۔ افسوس اب اس مصیبت کے وقت آپ کے شریف اور نیک نفس والد کو
مین کسی طرح نہین چھوڑ سکتا جو میرے مربی اور بہت بڑے محسن ہین۔ لیکن
حالت یہ ہے کہ مجھے آپ کے والد ارل کی فیاضی پر جس قدر زیادہ دل گرفتی
جاتی ہین اُسی قدر میرا نفس مجھ کو اور زیادہ ملامت کرتا جاتا ہے"

اوی لینا نے اپنا شرمایا ہوا چہرہ اوپر اُٹھایا ڈبڈبائی ہوئی آنکھون سے
کنتھ کے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھا جس مین اِس وقت جوش کی وجہ سے ایک
چمک پیدا ہو گئی تھی اور زور سے کہا۔ افسوس! اباجان کی نسبت تمھارا یہ

خیال جو تمھین اپنا متبنے بیٹا سمجھتے ہین! یہ انصاف نہین ہے!"
کنتھ (متانت سے) "نہین ہرگز نہین - مین ارل کا متبنے بیٹا نہین ہون اگر کوئی میری اصلیت دریافت کرے تو سوا اس کے مین کچھ نہین کہہ سکتا کہ ایک لاوارث لڑکا ہون جسے ایک معزز امیر گھرانے نے محض خیرات کے طور پر پال لیا۔ بہت ممکن ہے کہ کسی فقیر کا لڑکا ہون اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی معزز شہزادے کا فرزند ہون"

اس سچائی کا **اوی لینا** کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا کیونکہ یہ باتین سننے کے بعد اُسے اپنے ساتھی کی عالی ظرفی بلند حوصلگی اور نیک نفسی مین شک نہین باقی رہا - اُس نے اس سے پہلے کبھی اس معاملے مین غور نہین کیا تھا - مگر اس وقت فوراً سمجھ مین آگیا کہ ان صفات کے غیور آدمی کے لیے تابعداری کی زندگی کس قدر تکلیف دہ اور اُس کی یہ بے اطمینانی کی حالت کس درجہ تک ناقابل برداشت ہوگی ؟ لہذا پہلے کی طرح پھر اُس نے کانپتی ہوئی شیرین آواز مین جواب دیا -
"مگر کنتھ! دل مین سوچو - جب اس مصیبت اور ذلت کے آنے مین تم نے ابا جان کا ساتھ نہین چھوڑا تو کیا تم سمجھتے ہو کہ اُس وقت جب اُنھین پھر خوشحالی اور کامیابی نصیب ہوگی تو وہ تمھین کہین چلا جانے دین گے ؟"
کنتھ "بیگم صاحب! اور اوی لینا! مین اُن کی نیک نفسی اور عالی ظرفی کو خوب جانتا ہون - اور اپنی شکرگذاری کا سب سے بہترین طریقہ جو میرے اختیار مین ہے یہی ہے کہ ارل نے میرے ساتھ جیسا نیک سلوک کیا ہے اپنے آپ کو اُس کے قابل ثابت کردون - لہذا جیسے ہی خوش قسمتی کا آفتاب طلوع کرے گا مین تم سب سے رخصت ہو کے چلا جاؤن گا - اور کوئی ایسا طریقہ اختیار کرون گا کہ یا تو ناموری کے اعلیٰ شہ نشین تک پہونچ جاؤن اور یہ نہ نصیب ہو تو اسی کوشش مین اپنی جان دیدون ——"

اب **اوی لینا** اپنے دلی جذبات کو نہ دبا سکی آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے - اور صرف یہ الفاظ اُس کی زبان سے نکلے "آہ! کنتھ ایسی باتین نہ کرو" اور خاموش ہو گئی -

کنتھ کے دل پر بھی بھولی لڑکی کی سادگی اور سچی محبت کا بیحد اثر ہوا۔ اسے روتے دیکھ کے کہا "اوی لینا! پیاری! اوی لینا! خدا کے لیے رو نہیں! اچھا بتا تو مین کیا کرون؟ تم کیا چاہتی ہو؟ مین ہر حال مین تمھارے ہی کہنے پر عمل کرونگا" یہ سنتے ہی اوی لینا نے جلدی جلدی آنسو پونچھ ڈالے۔ ایک تبسم ناز کے ساتھ عجب دلفریبی لگاوٹ اور خوشامد کی نگاہ سے دیکھا۔ اور بولی "اچھا تو ایک خاندان جو تم سے ایسی محبت کرتا اور تمھاری قدر کرتا ہو اُس کو چھوڑ کے چلے جانے کا خیال اپنے دل سے نکال ڈالو"

کنتھ "تو کیا تم مجھے یہان ٹھہرنے کا حکم دیتی ہو؟"

اوی لینا۔ (نہایت تیزی سے) "ہان مین حکم دیتی ہون" اور ساتھ ہی اس کے دل مین بجلی کی طرح ایک خیال چمک گیا۔ اور سمجھی کہ میرے ان لفظون کے کیا معنی ہین۔ اور اِن سے کیا سمجھا جا سکتا ہی۔

یہ گویا ایک الہام تھا جو خدا نے اُس کے دل مین ڈال دیا کہ کنتھ میرے ساتھ بھائی بہن کی سی نہین بلکہ کسی اور قسم کی محبت کرتا ہے۔ یہ خیال کرتے ہی یہ بات بھی ذہن مین آئی کہ "مین بھی کنتھ کو بھائی کی طرح نہین چاہتی۔ کیونکہ اگر مجھے بہن کی سی محبت ہوتی تو ملکم نے جس وقت کنتھ سے یہ کہا ہی کہ مین تنہا شکار کو جا رہا ہون تو مین فوراً کنتھ کو بھائی کی مدد کے لیے جانے کی اجازت دیدیتی۔ مگر نہین۔ کنتھ نے جیسے ہی جانے کا نام لیا میرے دل مین آئی کہ اس کے چلے جانے سے مجھے تکلیف ہو گی۔ اب وہ اس نتیجہ کو پہونچ گئی کہ کنتھ کے ساتھ مجھے محبت ہے اور ملکم سے صرف ایک برادرانہ الفت ہی۔ اور اِن دونون کششون مین بہت بڑا فرق ہے۔ اگرچہ وہ سادہ دل پاکدامن اور بھولی بھالی لڑکی تھی مگر سمجھ مین آگیا کہ یہ اختلاف کیون ہی اور آپ ہی آپ معلوم ہوگیا کہ چند روز سے میرے دل کی جو ایک خاص حالت ہوگئی تھی وہ کیا تھی۔ اور وہی آج الفاظ مین ادا ہوئی ہے۔

درحقیقت اُس کے جسم کی نزاکت اور خوبصورتی مین اب شرم اور اِسوقت کی زندہ دلی مین ایک خاص ادا پیدا ہوگئی تھی گویا وہ اُس مسرت و حیا کا مجموعہ بنی ہوئی تھی جو عشق کے دیوتا سے پہلا سابقہ پڑنے کے ابتدائی لمحون مین نمایان ہوا کرتا

ہین - آخر سوچتے سوچتے وہ ایک ندامت کی ادا سے کانپتی اور تھرتھراتی ہوئی کنتھ کے بازو سے لپٹ گئی - اور اسی حالت مین جب وہ ایک ناز کے ساتھ آگے قدم ڈالتی چلی جاتی تھی کنتھ کو محسوس ہو رہا تھا کہ میرے بازو پر بوجھ زیادہ ہوتا جاتا ہے - اور اُس پُراسرار لگاؤ نے جو دل کو دل سے ہو جاتا ہی خصوصاً جب کہ یہ پُرشوق تعلق ایک دوسرے پر ظاہر بھی ہو جائے کنتھ کے کان مین گویا کہہ دیا کہ "واقعی اوی لینا مجھے چاہتی ہے!"

اسی لطف اور مزے مین وہ کئی منٹ تک بغیر اس کے کہ کسی کی زبان سے کوئی لفظ نکلے باہم لپٹے ہوے قدم اُٹھاتے رہے - گویا اس خاموشی مین بھی ایک آرام مل رہا تھا جس کا دونون مزہ لے رہے تھے اور غنیمت سمجھتے تھے کنتھ کو اپنی امیدون کے برآنے پر ناقابل بیان خوشی تھی - اوی لینا کو اس بات کی خوشی تھی کہ آج ایک نیا پُرلطف راز آشکارا ہو گیا - اس ابتدائی حالت یعنی عشق و محبت کے ظہور مین نہ کنتھ ہی کو یہ نظر آتا تھا کہ مین نے جو عہد کیا ہے اُسے نباہ بھی سکون گا یا نہین - اور نہ اوی لینا ہی کو بھولے پن نے اُسے اِس بات پر غور کرنے دیا کہ مین نے یہ ناسمجھی کی حرکت کی ہے - اور اس سے میرے باپ بھائی کی شان و شوکت اور عزت و حرمت مین فرق آجائے گا -

بہرتقدیر کئی منٹ دونون چپ چاپ چلے گئے - اور سوا اُن آخری لفظون کے جو ایک نے دوسرے سے کہے تھے کسی کو کچھ یاد نہ تھا - اگر کوئی نہایت سطحی نظر سے دیکھنے والا بھی اس وقت اِس حالت مین اِن دونون کو دیکھ لیتا تو دیکھتے ہی اِن کے راز اور اِن کے دل کی حالت کو سمجھ جاتا - اب یہ راز سچ پوچھیے تو راز ہی نہ تھا - بلکہ وہ اِن کی محبت بھری آنکھون پر لکھا ہوا تھا - اور دونون کی چال ڈھال سے زبان حال بتا رہی تھی - اوی لینا کنتھ کے بازوون پر کچھ اِس انداز سے زور دے کے جھکی ہوئی تھی جس سے صاف نظر آتا تھا کہ وہ اُسے دنیا بھر سے زیادہ عزیز ہی اِسی پر اُسے پورا پورا بھروسہ ہے اُسی کا اعتبار ہے - اور جو کچھ ہے وہی ہے کنتھ اپنی پری جمال معشوقہ کا بوجھ اپنے جسم کو ایک خفیف سا خم دے کے ایسے انداز سے سنبھالے ہوے تھا کہ دیکھنے والا دل ہی دل مین مزہ لیتا کہ اس نازک خم سے

اُس کے بلند چہرے اور سڈول جسم مین کیسی عجیب و غریب ادائے دلربایانہ پیدا کر دی ہے؟

نوکر بہت پیچھے اور اتنی دور تھے کہ اِن چھوٹی چھوٹی باتون کو نہین دیکھ سکتے تھے جو قریب ہی والے پر اپنا راز افشا کر رہی تھین۔ مگر نہین۔ ایک قریب سے دیکھنے والا ابھی یہان موجود تھا۔ اور وہ لارڈ ملکم تھا۔ ملکم چند طیور کو مار کے جنگل کے پیچیدہ راستہ سے بڑی سڑک پر واپس آرہا تھا کہ یکایک درختون کے اندر سے اُس کی نظر اپنی بہن اور کنتھ پر پڑی۔ دیکھتے ہی اُن کے چشم و ابرو اور چال ڈھال سے اُسے شبہہ ہوا اور رُک گیا کہ اُن کی حالت کو غور سے دیکھے۔ کیونکہ پہلی ہی نظر مین اُس کے دل مین ایک بدگمانی پیدا ہوگئی تھی۔

مگر اچھی طرح دیکھنے نہین پایا تھا کہ ایک شکاری کتے نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ جھاڑی سے منہ نکال کے ایک لمبی بھونکنے کی آواز نکالی جسے سنتے ہی دونون عاشق و معشوق گویا جنت کے ایک پُرعیش خواب سے چونک کے دنیا مین آگئے۔ کنتھ کے گالون پر ندامت کی زردی نمودار ہوئی اور اوی لینا گھبرا کے بدحواس ہو گئی۔ آہ! کون ہے جسے ابتدائے عشق مین شرم نہین آتی؟ یہ وہ نازک زمانہ ہے جب اِس کے کسی جگہ موجود ہونے ہی کا راز اتنا نازک ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے کے قابل نہین سمجھا جاتا۔ بلکہ ایک پاکیزہ سے پاکیزہ خیال دل کے حرم کے اندر ہی بند رکھا جاتا ہے اور اُس کی پرورش ہوتی ہے۔

دونون کی گھبراہٹ جو اُن کے چہرون سے صاف ظاہر ہو رہی تھی ملکم بخوبی سمجھ گیا مگر اپنا چہرہ ایسا بنا لیا کہ گویا اُس نے کچھ دیکھا ہی نہ تھا۔ اور دونون کے پاس آکے کہا، "شکار مین مجھے کچھ زیادہ کامیابی نہین ہوئی۔ مگر گھر سے نکلے دو گھنٹون سے زیادہ ہو گئے۔ اور اتنی ہی دیر گھر پہونچتے پہونچتے لگے گی۔ اب بہتر یہ ہوگا کہ پلٹ چلین۔"

کنتھ (بے ساختہ) "دو گھنٹے! مین تو یہ سمجھ رہا تھا کہ ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہ ہوا ہوگا!"

اوی لینا:- ہان مین بھی یہی جانتی تھی!"
مگر جب گھر کی طرف پلٹ کے چلے تو دیکھا کہ قصر بہت دُور ہے جو جنگل کے درمیان بڑی سڑک کی سیدھ پر نظر آ رہا ہے۔
ملکم نے جواب بظاہر نہایت غور سے اپنی بندوق کی نال دیکھ رہا تھا کہا "معلوم ہوتا ہے تھاری اس وقت کی گفتگو معمول سے زیادہ دلچسپ اور دلکش ہو گی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس نئے منظر نے جہان **اڈنبرا** سے نکال کے ہم لوگ پھینک دیے گئے ہین۔ یہ عجیب وغریب جنگل۔ وہ ہر قدم پر وضع بدلنے والی پہاڑیان اور وادیان۔ یہ ٹیلون اور کھوہون کا سلسلہ جو ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ یہ عمیق خندق۔ یہ شور مچانے والا نالا اور وہ اونچی اونچی چوٹیان یہ سب ایسی چیزین ہین کہ تھاری گفتگو کے لیے اُنھون نے ایک کافی ذخیرہ پیدا کر دیا ہو گا۔"
اس بلیغ جملہ مین ایک چُبھنے والا خفیف سا مخفی طنز بھی تھا جسے **اوی لینا** تو نہین سمجھ سکی مگر کنتھ تاڑ گیا۔ جس طریقہ سے ٹھہر ٹھہر کے یہ الفاظ ادا کیے گئے تھے اُس نے دونون کے لیے اس بات کا موقع پیدا کر دیا کہ اپنی گھراہٹ دور کر کے سنبھل جائین۔ مگر **ملکم** کے اچانک آ جانے سے رخنہ پڑ گیا۔ اور ساتھ ہی اُس نوخیز دوشیزہ کے پاک وصاف دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ میرے سینے مین یہ پہلا ہی بھید ہے جسے مین صاف لفظون مین بھائی کے سامنے نہین ظاہر کر سکتی۔ اور اِس خیال سے ایک ایسی کیفیت پیدا ہو گئی جس سے زندگی بھر مین پہلی ہی دفعہ اُسے سابقہ پڑا تھا۔ اور جس نے اس کے دل کو دہلا دیا۔ اِسی قسم کا اپنے اوپر لعنت وملامت کرنے والا خیال کنتھ کے دل مین بھی آیا۔ اور پچھتانے لگا کہ اپنے الفاظ سے مین نے فقط اپنے ہی دلی جذبات نہین ظاہر کر دیے بلکہ میری نسبت **اوی لینا** کے دل کے خیالات بھی آشکارا ہو گئے۔ اُس کا دل محسوس کر رہا تھا کہ مین نے اپنے محسن کی ناشکری کی۔ ایک مجہول الاصل اور غالبًا ادنی درجے کا شخص یعنی جو خیرات کا ٹکڑا کھا بیٹھا ہے اتنی بڑی

جرأت کرے کہ مغرور گلن گائل کی بیٹی کے ساتھ اُسے محبت کا دعوی ہو!

ملکم جس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اپنی طرف سے کوئی غیر معمولی بات **کنتھ** یا **اوی لینا** پہ نہ ظاہر ہونے دے گا اب اُس نے پھر یون سلسلۂ گفتگو شروع کیا "ابھی ابھی جب مین جنگل مین پھر رہا تھا اتفاقاً ایک ایسی جگہ پہونچا جہان خوفناک وحشت ظاہر ہو رہی تھی۔ اُس مقام پر درختون کو کاٹ کے دائرے کی شکل مین ایک گول قطعہ نکال لیا گیا ہے جس کا قطر تقریباً بیس گز کا ہوگا۔ اس کے بیچو بیچ مین سنگ مرمر کی ایک لاٹ قائم ہے جس پر ایک کتبہ ہے۔ اور اُس مین وہ مہیب واقعہ کندہ ہے جو مین اُسی مقام پر پیش آیا تھا"

کنتھ "غالباً آپ کی مراد **مارکوس النڈیل** مرحوم کے قتل سے ہوگی؟"

ملکم "ہان اُس کا قتل اور اُس کی خوبصورت بیوی کا بھی۔ دونون کے دونون اسی اجوار کے قصر **ایگل شام** سے دعوت کھا کے رات کے اندھیرے مین واپس آرہے تھے کہ اُس جگہ پہونچتے ہی ڈاکوؤن نے مار ڈالا ——"

ناگہان درختون کے جھنڈ مین سے ایک عورت نکلی۔ اُس نے دور ہی سے تحکم کے طریقہ سے اِن نوجوانون کو ہاتھ کا اشارہ کیا کہ ٹھہر جاؤ۔ پھر نہایت ہی وحشتناک آواز مین چلائی اور کہا "کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ اُن کی روحین اپنی قبرون مین چین سے سو رہی ہین؟"

اس عورت کو دیکھ کے **اوی لینا** ڈر گئی۔ پناہ لینے کے لیے سہم کے **کنتھ** سے لپٹ گئی۔ پھر ایک خفیف مگر مبہم سی خوف کی آواز بھی اُس کے مونہہ سے نکل گئی۔ اور واقعی اِس عورت کا دفعتہً نکل آنا اور پھر اُس کی بھیانک صورت ایسی باتین تھین کہ ایک نوعمر لڑکی خواہ مخواہ سہم کے رہ جاتی اُس کے کپڑے اگرچہ پھٹے ہوے تھے۔ مگر سارے بنڈے کے گرد اسطرح لپٹے ہوے تھے۔ کہ اُن چیتھڑون سے اُس کے لمبے ترڑنگے قد و قامت مین عجیب و غریب وحشت نمایان ہوتی تھی اور دیکھنے والون کے دلون پہ رعب پڑتا تھا۔ بڑے بڑے لمبے بال جو کبھی سیاہ ہون گے اور اب چاندی کے تارون کی طرح چمک رہے تھے اُن کی اُلجھی ہوئی جٹائین شانون پر

پڑی ہوئی تھین - آنکھون مین گڑھے پڑے ہوے تھے - اور وحشت ناکی کے ساتھ ایسی بیقراری کی چمک اُن سے ظاہر ہو رہی تھی جیسی کہ اگلے زمانہ کی ٹونا نی جادوگرنیون یا انگلستان کے سب سے پہلے وحشی باشندون کی آنکھون مین بتائی جاتی ہے -

کنتھ نے آہستہ سے کہا "اوی لینیا - ڈرو نہین مین اور تمھارے بھائی دونون اس عورت کو پہلے بھی دیکھ چکے ہین "

ملکم - (کنتھ کے کان مین) "کنتھ - یہ وہی ہماری کل والی پُراسرار عورت ہے" اور پھر اس عورت کی طرف قدم بڑھا کے کہا "عورت - کیا تو نے وہ پہاڑیان چھوڑ دین اور اب جنگل مین چلی آئی ہے؟ کیا اب بھی میری اس خرجین سے جس مین شکار کیے ہوئے پرندے ہین کچھ لینا چاہتی ہے؟ اس مین جنگلی کبوتر ---"

عورت - (بات کاٹ کے اور کسی قدر اختصار سے) "نہین - خوبصورت نوجوان مجھے اُن کی ضرورت نہین - میرا مسکن پہاڑون ہی مین ہے اور وہان بہت سا بکری کا گوشت موجود ہے جو کل تمھارے اُن خوبصورت نوجوان ساتھی نے مجھے دیا تھا" پھر فوراً اوی لینیا کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پوچھا - "کیا یہ عورت تمھاری بہن ہے؟"

ملکم "ہان - یہ میری بہن ہے - کیا تم اس کی قسمت کا کچھ حال بتاؤ گی؟ آخر اس سوال سے تمھارا کیا مطلب ہے؟" آخری فقرہ ملکم نے طنز کے طریقہ سے کہا تھا - ملکم کے اِس سوال کی اُس نے کچھ پروا نہ کی بلکہ فوراً کنتھ کی طرف مخاطب ہو کے اور اُس کے چہرے پر اپنی نظر جما کے بولی "مگر یہ تمھاری بہن تو نہین معلوم ہوتی؟"

یہ سنتے ہی کنتھ کے چہرے پر شرم نمودار ہوے اور ساتھ ہی اوی لینیا کا خوبصورت چہرہ بھی شرمندہ تھا -

کنتھ "یہ معزز خاتون اوی لینیا گلن گائل میری بہن نہین ہین"

عورت "تمھاری بہن نہین!" اور پھر اُن کے چہرون پر شرمندگی کے آثار دیکھ کے جن پر ملکم کی بھی نظر پڑ گئی کہا "ہان - اب مین سمجھی - یہ خوبصورت

لڑکی تمہاری بہن نہین ہے تو تم دونون کا ایک بہت ہی اچھا اور نفیس جوڑا ہو گا۔ خدا تم دونون پر اپنی برکت نازل کرے"

اتنا کہا اور وہ عورت پھر جھاڑیون مین گھس گئی۔ اور نظرون سے غائب تھی۔ تھوڑی دیر تک ٹہنیون اور پتون کے کھڑکھڑانے کی آواز آتی رہی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُس گھنے جنگل مین وہ بڑی تیزی سے بھاگی چلی جاتی ہے۔

ملکم نے اُس عورت کی زبان سے اپنی بہن اور **کنتھ** کی شادی کے موزون اور ممکن الوقوع ہونے کا اشارہ جو سُنا تو مارے غصہ کے چہرہ سرخ ہوگیا۔ اُس کے ہونٹ تھرتھرانے لگے۔ اور نہایت بلند آواز مین کہا "بوڑھی چڑیل! اگر پھر کبھی تو مجھے مل گئی تو تجھے وہی سزا دون گا جو جادوگرنیون کو دی جاتی ہے"

مگر **اودی لینا** اور **کنتھ** نے دم نہ مارا۔ کیونکہ اُس عورت کے الفاظ نے اُنھین پھر گھبراہٹ مین ڈال کے افسردہ خاطر کردیا تھا۔ خصوصًا جب انھون نے دیکھا کہ **ملکم** کو سنتے ہی اُس عورت پر بڑا غصہ آگیا۔ غرض اب انھین اپنے راز کے طشت از بام ہونے مین کسی قسم کا شک نہین رہا تھا۔

اب قصر کی طرف واپس آتے وقت سب خاموش تھے۔ ان مین بہت ہی کم باتین ہوئین۔ دونون ملازم اُن سے دور دور پیچھے آرہے تھے۔ **ملکم** نے کئی بار کوشش کی کہ **کنتھ** کے ساتھ اُسی پہلی محبت دلچسپی سے پیش آئے اور بھائیون کا سا برتاؤ کرے۔ مگر اس وقت کے باہمی برتاؤ کی سادگی صاف نمایشی معلوم ہوتی تھی۔ بلکہ دونون دل ہی دل مین محسوس کررہے تھے کہ یک بیک ہم دونون کے درمیان مین ایک قسم کی حد فاصل قائم ہوگئی ہے۔ **اودی لینا** نہایت ہی مضمحل اور رنجیدہ معلوم ہوتی تھی چنانچہ قصر مین پہنچتے ہی اپنے کمرے مین چلی گئی۔ **کنتھ** بھی اپنے کمرے مین گیا تاکہ تنہائی مین بیٹھ کے اور خیالات کو مجتمع کرکے اس نہ بھولنے والی صبح کے واقعات پر غور کرے۔ اور واقعی یہ ایسی صبح تھی جس کے واقعات کی نسبت اُسے کامل یقین تھا کہ میری آیندہ زندگی پر ان کا کوئی فوری اثر پڑے گا۔

مگر لارڈ ملکم نے جھٹ پٹ اپنی بندوق اور خرجین اپنے ایک ملازم کے کندھے پر ڈالی اور سیدھا اپنے باپ ارل گلن گائل کے پاس چلا گیا۔

پانچوان باب

داروغہ کی سرگزشت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ارل قصر مین صرف اِس غرض سے ٹھہر گیا تھا۔ کہ اِس قصر کے داروغہ اینگس ونٹن سے تنہائی مین گفتگو کرنے کا موقع ملے۔ اور حُسن اتفاق سے ملکم۔ اوی لینا اور کنتھ کی روانگی کے بعد پورا گھنٹہ نہ ہوا ہوگا کہ اُسے اِس کا موقع مل گیا۔ اُن دنون معمول تھا کہ بوڑھا داروغہ ہرروز دوپہر سے پیشتر حاضر ہو کے دریافت کیا کرتا تھا کہ آج کن کن امور مین کیا کیا احکام ہین اِسی معمول کے مطابق آج بھی وُہ ارل کے کمرے مین حاضر ہوا۔

ناظرین سُن چکے ہین کہ اینگس ونٹن بہت ہی معمر آدمی تھا۔ اُس نے ایسی بھنگم صورت پائی تھی کہ دیکھ کے اُس سے نفرت ہوتی مگر باتین مزے کی کرتا تھا اور اپنی چرب زبانی اور تہذیب و آداب کا لحاظ رکھنے کی وجہ سے اُس کے بدقوارہ ہونے کی تکلیف ایک حد تک کم ہو جاتی تھی۔ لہذا گو پہلے پہل اُس کا چہرہ دیکھ کے ارل کو گونہ نفرت معلوم ہوتی مگر اِس سے باتین کرنے اور اُس کا طرز گفتگو دیکھنے کے بعد وہ نفرت اُنس سے بدل گئی۔ کیونکہ کوئی ہو وہ اپنی باتون مین ضرور لگا لیتا تھا۔

وہ جیسے ہی کمرے مین داخل ہوا ٹوپی سر سے اُتار لی اور جھک کے نہایت ادب سے سوال کیا "آج کے دن جو حضور کے احکام ہون ارشاد ہون"

ارل۔ "اچھے اینگس کوئی نیا حکم نہین۔ مگر مین تم سے تھوڑی دیر تک باتین کرنا چاہتا ہون تاکہ دو ایک امور جو نہایت ضروری ہین اُن کو تم سے دریافت کرون"

اینگس۔ "مین حضور کا تابعدار ہون۔ اور جو کچھ معلوم ہوگا اُسے بڑی خوشی

عرض کروں گا۔"

ارل یہ نہین چاہتا تھا کہ جو باتین پوچھنا ہین اُن کا تذکرہ فوراً ہی چھیڑ دے اس لیے کہا۔" پہلے تو مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ قصر النڈیل کے گرد و نواح مین یعنی یہان سے تقریبًا بارہ میل کے اندر کون کون امرا اور سردار رہتے ہین؟"

انیگس۔" مین حضور کا مطلب سمجھا۔ اور سب کے نام زبانی گنوائے دیتا ہون۔ کیونکہ اُن کی تعداد کچھ زیادہ نہین ہے۔ سب سے پہلے سر ڈونلڈ کین مور کو لیجیے جن کا قصر یہان شمال جانب دو میل ہے۔"

ارل۔" سر ڈونلڈ کو مین جانتا ہون اور میرا خیال ہے کہ وہ فی الحال اڈنبرا مین ہون گے کیونکہ جب مین وہان سے چلا ہون تو وہ وہین موجود تھے۔"

انیگس۔" مگر حضور ان عالی مرتبہ رئیس کا ہمیشہ سے معمول ہے کہ کرسمس اپنے اسی قصر مین آکے کیا کرتے ہین۔ اسلیے وہ یقینًا اسی ماہ مین یہان آجائین گے۔ سر ڈونلڈ کے قصر سے تھوڑی دور پر مشرق کی طرف سر جیمیس لنڈسے کا قلعہ نما قصر ہے جو ایک چھوٹے طاقتور خاندان کے سردار ہین۔ اُن کی بسر محض اپنی جائداد پر ہوتی ہے۔ اور اُن کے قصر کا دروازہ مہمان نوازی کے لیے ہمیشہ کُھلا رہتا ہے اور وہ قلعہ جو شمال و مغرب کونے مین بہت ہی بلندی پر بنا ہوا ہے بیرن کیلڈرؤڈ کا ہے جو شکار کے شوق مین مشہور ہین۔ اس کے ساتھ نہایت ہی بہادر اور بڑے شوقین ہین اور عیاش کہے جاتے ہین۔ قلعہ کیلڈر ؤڈ سے دو میل جنوب مین ایک پہاڑی پر سر رابرٹ باربور کا چھوٹا قلعہ واقع ہے۔ ان رئیس کو موسیقی کا بڑا شوق ہے۔ اور سارا وقت ارباب نشاط مین صرف کیا کرتے ہین۔ لیکن باوجود اس کے اتنی بات ہے کہ لڑائی مین بہت بہادر اور شکار مین نہایت نڈر ہین۔ قرب و جوار مین جتنے چھوٹے چھوٹے معرکے پیش آئے۔ یا جب کبھی نیزہ بازی کی آزمایش ہوئی وہ سب سے اول ثابت ہوئے۔"

ارل۔" یہ جتنے سردارون کے نام تم نے لیے ان مین سے فقط سر ڈونلڈ کین مور کو مین جانتا ہون۔ اچھا یہان سے تقریبًا تین میل پر یہ جنوب و مشرق کی طرف جو قلعہ مجھے نظر آیا وہ کس کا ہے؟ بظاہر قلعہ سا ہے گو وہ ایک سیاہ رنگ کا بہت چوڑا

ستون سا معلوم ہوتا ہے جو ایک ڈھالو چٹان پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اور چٹان بھی ایسی ہر کہ معلوم ہوتا ہے کسی دیو یا جن نے خاص ایسی عمارت کے لیے عمداً ناہموار اور ڈھالو کر دی ہے"

انگس:۔ حضور وہ عقاب کے گھونسلہ کا سا قلعہ جو عظیم الشان چٹان پر بنا ہوا ہے دو بھائیون کے قبضہ مین ہے جو میک آلپین کہلاتے ہین"

ارل:۔ (تعجب سے) اخاہ! میک آلپین کا قلعہ یہی ہے! مین نے اُن کا نام اکثر سُنا ہے۔ اور مین سمجھتا ہون کہ یہان کے لوگون کو اُن کی ناموری پر بہت حسد آتا ہو گا! کیون ہے نا؟"

انگس:۔ میک الپین بھائیون کی نسبت جن کے نام انڈلف اور ایتھ ہین کچھ اچھی افواہین نہین سنی جاتی ہین۔ لیکن مجھے بذات خود بالکل نہین معلوم کہ جو الزامات اور جرم اُن پر عائد کیے جاتے ہین دراصل سچ بھی ہین یا نہین۔ مگر جو باتین اِن کی جانب منسوب کی جاتی ہین اور جن سے وہ بدنام ہین یہ ہین کہ وہ بڑے بیباک اور نڈر شکاری ہین۔ باوجود منع کر دینے اور عاجزی کے ساتھ سمجھانے کے اپنے پڑوسیون کی زمینون پر سے وہ بے دھڑک اپنے گھوڑون کو لے جاتے ہین۔ اور کبھی کبھی دوسرے سرداروں کے مویشیون کے گلّون کو دھوکے سے اپنا سمجھ لیتے ہین۔ مگر اُن کے نوکر اور اُن کے کاشتکار شاکی نہین ہین۔ اور نہ وہ اُن کی کوئی بُرائی کرتے ہین۔ اُن کی بہادری کی یہ حالت ہے کہ آس پاس کا کوئی نائٹ یا امیر برہمی اور طیش کی حالت مین بھی کبھی اُن سے علانیہ جھگڑا مول لینے کی جرأت نہین کر سکتا۔ اور یہ بھی سچ ہر کہ اب تک کوئی حسین و خوبرو عورت وہ اعلیٰ درجہ کی ہو یا ادنے درجے کی اِن دونون بھائیون انڈلف یا ایتھ مین سے کسی کے دل پر قابو نہین پا سکی ہے۔ لہذا کوئی حسن و جمال کا اثر قلعہ میک آلپین کے کمرۂ دعوت کے پُرشور و شر وحشیانہ عیش و عشرت مین آج تک فرق نہین ڈال سکا ہے"

ارل:۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ افواہون مین اِن لوگون کا چال چلن بہت بڑھا چڑھا کے اور رنگ آمیزی کر کے مشہور کر دیا گیا ہے۔ جب مین اڈنبرا سے

یہان آرہا تھا ایک دوست نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ میک آلپین کے انڈلف اور ایتھ ڈاکوؤن سے کم نہین ہین- جوگرد و نواح کے تمام لوگون سے زبردستی رقمین وصول کرتے ہین- لیکن افواہ اکثر پوری نہین اُترتی- یا کم سے کم اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ ایک ذرا سے واقعہ کو بہت بڑھا کر مہیب اور وحشت ناک شکل مین دکھایا جاتا ہے"؛ اتنی گفتگو کے بعد ارل بڑی ہوشیاری سے اپنے اصلی مطلب کی طرف رجوع ہوا جس کے لیے شروع ہی سے موقع ڈھونڈھ رہا تھا اور کہا- "اسی طرح کے اور بہت سے عجیب عجیب خوفناک قصے تمھارے اِس قصر کے متعلق بھی مین نے اڈنبرا چھوڑنے سے پہلے سُنے تھے- بلکہ مارکوس الندیل نے خود ہی مجھے پہلے سے بتا دیا تھا کہ یہان آکے مین ایسے ایسے واقعات سنون گا جو ———"

اینگس "تو کیا حضور کو کوئی واقعہ ایسا پیش آیا جس سے اُن قصون کی تصدیق ہوتی ہو؟" یہ سوال کرکے داروغہ نے گلن گال کو بہت غور سے دیکھا-

ارل- (متانت سے) ہان کوئی نہ کوئی چونکا دینے اور سمجھ مین نہ آنے والا واقعہ ضرور ہی پیش آیا ہو گا- جب تو مین تمھارے سامنے اس کا اعادہ کرتا ہون- مگر لائق اینگس! یہ تو بتاؤ کہ اس قصر مین رہتے تم کو کتنے برس گذرے؟"

اینگس "جناب بچپن سے مین یہین ہون- اور اِسی جگہ بیٹھے بیٹھے جاڑون کی برف میرے سر پر گر چکی ہے- لڑکے سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہوا اتنا زمانہ مجھے النڈیل امرا کی ملازمت مین اُنھین کا نمک کھاتے اور اُنھین سے تنخواہ لیتے گذرا ہے- بارہا میرے دل مین آئی کہ اِس عظیم الشان قصر کو چھوڑ کے اپنے عزیز دارالسلطنت شہر ڈن اِڈن مین چلا جاؤن اور زندگی کے باقی ایام اُن چند اعزہ و اقارب مین بسر کرون جو ہنوز وہان زندہ موجود ہین- مگر ایک نہایت ہی ناقابل اظہار اثر پاؤن مین زنجیرے ڈالے ہوے ہے جو کسی طرح مجھے ہلنے نہین دیتا"

ارل "نیک دل اینگس! جب تم نے اتنا زمانہ اِس چار دیواری کے

اندر بسر کیا ہے تو تم سے زیادہ عمدگی سے کوئی نہین بتا سکتا کہ جن افواہون کا ابھی ذکر ہوا اُن کی کچھ اصلیت بھی ہے یا نہین"

انیگس "اس معاملہ مین اپنی راے ظاہر کرنے مین مجھے بھی ویسی ہی احتیاط ہی جیسی احتیاط آپ فرماتے ہین" یہ جملہ اُس نے بہت ہی متانت کے لہجہ مین کہا اور ارل نے دیکھا کہ زبان سے ادا کرتے وقت اُس نے ہاتھون سے اپنے سینہ پر صلیب کی شکل بنا لی۔

ارل "شاید تمھارا یہ مطلب ہے کہ خود تم نے کبھی صاف طور پر کوئی ایسی خلاف فطرت صورت نہین دیکھی یا سنی جس مین کسی قسم کا شک وشبہہ نہ کیا جا سکتا ہو اور جس کی بنا پر ان خلاف فطرت اسباب خوف کا دعوی کے ساتھ اعتبار کیا جا سکتا ہو"

اِس کے جواب مین انیگس نے موہنہ سے تو کچھ نہین کہا مگر ذرا خمیدہ ہو کے سر سے ایک خفیف اشارہ کیا گویا وہ "ہان" کر کے اس کے جواب سے بچنا چاہتا ہے۔ ارل نے پھر کہا "اچھا تو ایک ایسی بات ہے جس کی نسبت غالبًا تم کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور رکھتے ہو گے۔ یعنی وہ افواہ جو دو خالی کرسیون کی—"

انیگس "(یکبارگی چونک کے اور پھر فورًا ہی اپنا استعجاب رفع کر کے) "اخاہ۔ جناب نے اِس کا تذکرہ بھی سُن لیا! تو پھر یقینًا میرے آقا لارڈ النڈیل نے آپ کو یہ بھی اطمینان دلا دیا ہو گا کہ دوسری افواہون کی طرح اِس کی بھی کوئی اصلیت نہین ہے" یہ کہہ کے اُس نے ارل کا چہرہ بہت ہی غور سے دیکھا

ارل "کرسمس کی دعوت کے موقع پر یہ دو خالی کرسیون اور دو عجیب وغریب مہمانون کے متعلق جو افواہ مشہور ہے وہ مین نے مارکوس النڈیل کی زبان سے نہین سُنی۔ بلکہ ایک اور ذریعہ سے مجھے یہ خبر ملی تھی—"

انیگس "مگر معلوم ہوتا ہے کہ پورا پورا واقعہ آپ کو نہین معلوم ہوا ہے اس لیے مین اُسے تفصیل سے بیان کرون گا تاکہ جناب خود ہی فیصلہ کر سکین کہ یہ واقعہ کہان تک قرین قیاس۔ ممکن الوقوع اور انسانی تجربون کے مطابق ہی۔ لیکن پہلے مین آپ سے یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہون کہ اس سے قبل

جو مین نے اِن واقعات کے بیان کرنے مین تردد کیا تھا فقط اِسوجہ سے تھا کہ اِن بیہودہ اور بے عقل لوگون کے تصنیف کیے ہوئے قصون کو جو میرے نیک دل اور شریف آقا کے گھر کو بدنام کرنے والے ہین مین شہرت نہین دینا چاہتا- ماسوا اِس کے مین یہ بھی نہین پسند کرتا تھا کہ آپ کی اِن موجودہ مصیبتون کو جن مین ایک بے ضابطہ سرکاری حکم کی وجہ سے آپ آجکل مبتلا ہو رہے ہین یہان کی پریشانیون کا حال بیان کرکے اور زیادہ بڑھا دون۔"

بوڑھے داروغہ نے یہ الفاظ کچھ ایسی شایستگی و شگفتگی سے اور ایسے صاف لہجہ اور طریقے سے ادا کیے کہ ارل نے اِن افواہون کے دبانے ہی پر اُسکی تعریف نہین کی بلکہ نہایت گرمجوشی سے اُس کا شکریہ بھی ادا کیا کہ اپنی نیک نفسی سے اُس نے کوئی ایسا واقعہ نہین بیان کیا جو میرے لیے زیادہ پریشانی کا باعث ہو اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ اِس وحشتناک اور مہیب قصر مین اگر دو چار ہفتہ بھی مین خاموشی سے بسر کر سکا اور کوئی خطرناک واقعہ نہ پیش آیا تو مین اپنی تمام مصیبتون کو بہت کم خیال کرون گا۔

یہ کہہ کے ارل گلن گائل نے داروغہ کو حکم دیا کہ اب حسب وعدہ اپنا قصہ شروع کرو۔

اینگس نے بہت ہی افسوسناک طریقہ سے اور رقت کی آواز مین پوچھا "غالبًا حضور اُس افسوسناک سانحہ کو تفصیلی طور پر سُن چکے ہون گے جو تیئیس سال سے زیادہ زمانہ ہوا اِس جنگل مین پیش آیا تھا؟"

ارل "مین نے کچھ یونہین سا مختصرًا سُنا ہی- لیکن اگر اِن واقعات کو جنھین تم بیان کرنا چاہتے ہو اِس سانحہ سے تعلق ہے تو اُسے بھی تفصیل سے بیان کرجاؤ"

اینگس نے نہایت پست اور سست آواز مین کہنا شروع کیا "حضور اگرچہ اِن واقعات کے دوہرانے مین مجھے بے حد تکلیف ہوتی ہے مگر حضور کا حکم ہے تو عرض کرتا ہون اور غالبًا یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ شریف خاندان جس کا مین اپنے بچپن سے ملازم ہون اِس کے واقعات کو اُسی ابتدائی زمانہ سے شروع کرون- ملاحظہ ہو کہ یہ کمرہ جس مین اِس وقت حضور رونق افروز ہین اِس

مین آج سے چھبیس سال پیشتر لارڈ ڈاڈگر اور لارڈ کریڈک النڈیل اپنے باپ کے بستر مرگ کے برابر جھکے ہوئے کھڑے تھے اور رو رہے تھے۔ چند سال قبل اِن کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا اور اب یہ دونون شریف نوجوان اپنے باپ کا دنیا سے کوچ کرنے کا جگر خراش منظر اپنی آنکھون سے دیکھ رہے تھے۔ دونون نہایت غمگین تھے اِس لیے کہ اپنے باپ کو بہت چاہتے تھے جس نے اِن کی پرورش و پرداخت مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی تھی۔ عین اُس وقت جب کہ باپ کے چہرہ پر مُردنی چھائی ہوئی تھی اور پیشانی پر موت کا ٹھنڈھا اور گاڑھا پسینہ تھا اُس نے اُس حضرت رب العزت کی درگاہ مین نہایت ہی عاجزی سے اپنے بیٹون کی فلاح کی دعا مانگی اور اُنھین سمجھایا کہ رنج والم کو چھوڑ کے میری آخری وصیت سُن لو پھر اُس نے کہا یہ قصر اور تمام جائداد چونکہ قانوناً میرے بڑے بیٹے لارڈ ڈاڈگر کو مل جائے گی لہذا اسی اندیشہ سے مین اپنی زندگی مین چھوٹے بیٹے لارڈ کریڈک کی طرف سے غافل نہین رہا اور اُس کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھا۔ اِسی خیال سے مین نے اپنا اڈنبرا کا محل اور ایک بڑی بھاری مقدار نقد کی جسے مین نے النڈیل کی آمدنی سے بچایا تھا اپنی وصیت مین اسی کو دی ہے۔ وہ نقد رقم ایک اڈنبرا کے مشہور مہاجن کے پاس امانت ہے۔ یہ کہہ کے جان بلب مارکوس نے کریڈک کے ہاتھ مین ایک کاغذ دیا جس کے ذریعہ سے وہ مذکورہ چیزون پر قابض ہو سکے۔ پھر اُس کے بعد ہی لایق باپ نے اپنے دونون بیٹون کے آغوش مین دم توڑ دیا۔ اور جنازہ معمولی شان وشکوہ کے ساتھ قصر کے مغربی و شمالی برج کے نیچے اپنے خاندانی قبرستان مین دفن کر دیا گیا۔ چند ہفتون کے بعد دونون بھائیون نے بہت سے ہمراہیون کے ساتھ اڈنبرا کی راہ لی جہان اُن کے استقبال کے لیے اُن کا خاندانی محل خوب سجایا گیا تھا۔ اُس مہاجن نے لارڈ کریڈک کے طلب کرتے ہی پورا روپیہ جو مرحوم مارکوس کی دستخطی دستاویز مین درج تھا ادا کر دیا اور وہ اتنی کثیر مقدار مین تھا کہ چھوٹے بھائی نے دولت کے اعتبار سے اپنے آپ کو بڑے بھائی کے برابر ہی پایا۔ لیکن اگر اِن کو ورثہ مین برابر دولت نہ ملی ہوتی

تو بھی غالبا لارڈ کریڈک کو اپنے بھائی اڈگر پر کسی قسم کا حسد یا رشک نہ آتا کیونکہ دونون بھائیون مین نہایت ہی سچی محبت تھی اور یگانگت نے دلون کو رشتہ اخوت مین منسلک کر کے ایک دوسرے کا شیدا بنا دیا تھا۔اسی اڈنبرا کے مختصر قیام کے زمانے مین نوجوان مارکوس النڈیل کی لارڈ اسٹرتھ ڈن کی اکلوتی مہ جبین بیٹی لیڈی مارگرٹ سے ملاقات ہو گئی۔اور اپنے مرحوم باپ کے سوگ کا زمانہ ختم ہوتے ہی شریف النفس اڈگر نے اُس کے ساتھ شادی کر لی۔عقد کے بعد کئی مہینے تک وہ اڈنبرا ہی مین مقیم رہے اور اُس مدت تک یہان اِس قصر مین اُن کی استقبال کے لیے بڑی بڑی تیاریان ہوتی رہین۔آخر کار موسم خزان مین وہ یہان آئے۔اُن کے ہمراہ رکاب ایک شاندار جلوس تھا جس مین دولھا۔دولھن لارڈ کریڈک بیشمار خدمت گار۔غلام۔نوجوان خواصین اور دیگر زن و مرد نوکر چاکر غرض سب تھے۔سب کے چہرے مارے خوشی کے بغیر ابر کے آسمان کے مطلع بنے ہوے تھے! لیکن جس وقت کہ یہ جلوس پھاٹک کے اندر سے گزر رہا تھا سب سے پہلے بیہودہ افواہین پیدا کرنے والا واقعہ پیش آیا کہ مارکوس النڈیل کا گھوڑا ٹھوکر کھا کے عین چوکھٹ پر گر پڑا اور ساتھ ہی ایک زرہ جو ڈیوڑھی مین ایک آہنی کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی بڑے زور و شور سے سنگین فرش زمین پر گر پڑی"

داروغہ کی زبان سے یہ سنتے ہی ارل گلن گائل کو گزشتہ رات کے واقعات مین سے یہ بات فورًا یاد آ گئی کہ زرہ کھونٹی پر سے گری تھی۔اور بے ساختہ اُن کی زبان سے نکلا"اخاہ! زرہ گر پڑی!"اور پھر سنبھل کے کہا"مگر اِس قسم کی باتین تو اسکاٹ لینڈ کے معزز اور پرانے خاندانون مین اکثر پیش آیا کرتی ہین مگر تم جانتے ہو گے اور مین بھی واقف ہون کہ بدشگونیون کو لوگ بہت بڑی اہمیت دے دیتے ہین"

انگس"جی ہی حضور۔مین خوب جانتا ہون۔مگر چونکہ ایسا کوئی واقعہ ایک اتفاقی طریقہ سے پیش آ سکتا ہے۔اور اسی طرح ایک خلاف عقل وجہ اس کا

ذریعہ بھی ہو سکتی ہو لہذا اس بات کا فیصلہ کرنا کہ یہ واقعہ کس بات پہ محمول کیا جائے کچھ آسان نہین ہے۔ لیکن بعد کے واقعات اس شک کو صاف کر دیا کرتے ہین۔ اور افسوس! اس معاملہ مین بھی جس کا مین ذکر کر رہا ہون ایسا ہی ہوا۔ الغرض مارکوس نے اِس کا کچھ زیادہ خیال نہین کیا بلکہ اُس کے اطمینان بخش الفاظ اور شوق کی نظرون نے دولھن کے چہرے کے رنگ کو بھی شگفتہ بنا دیا جس پر اس بدشگونی کے واقعہ سے ایک لمحہ کے لیے پژمردگی پیدا ہو گئی تھی مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بوڑھے تجربہ کار مردون اور عورتون نے جو ملازمون کے گروہ مین تھے اور استقبال کے لیے یہان جمع تھے ایک معنی خیز سنجیدگی سے اپنے سر ہلائے اور میرے کمرے مین جہان اُن سب کا مجمع تھا اگرچہ شراب کا دور چل رہا تھا مگر سب آہستہ آہستہ سرگوشیان کر رہے تھے کہ خاندان النڈیل پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ لیکن اِس بیہودہ پیشین گوئی نے قصر کے بڑے کھانے کے کمرے تک اپنا اثر نہین پہونچایا تھا۔ وہان سب پر اعلی درجہ کی مسرت اور پاک دلی کی شادمانی طاری تھی۔ خیر کئی ہفتہ تک قصر النڈیل مین روز دعوتین ہوتی رہین۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا کہ اِس بدشگونی کو جو آنے کے وقت ظاہر ہوئی تھی دونون دولھا دولھن۔ دولھا کے بھائی گریڈیک اور تمام مہمان بالکل بھول گئے تھے۔ اب لوگ رخصت ہونا شروع ہوئے اور لارڈ گریڈیک بھی انگلستان مین سیر کرنے اور لندن کے دربار کا رنگ دیکھنے کے لیے روانہ ہو گئے۔ ایک سال گزر گیا اور اب وہ زمانہ آگیا جب کہ نازنین مارگرٹ اپنے شوہر کو محبت والفت کا پھل دینے والی یعنی حاملہ تھی۔ اور یہ قصر پھر تیاریون اور دھوم دھام کے سامانون کا منظر بن گیا اور دو بڑے سربرآوردہ سرجن (ڈاکٹر) اڈنبرا سے بلا لیے گئے تاکہ یہین رہ کر وضع حمل کی کارروائیون کے لیے آمادہ رہین اور ایک دودھ پلانے والی کا بھی انتظام کر لیا گیا۔ ایک عورت جس کا نام جولیا لاکرلی تھا اور اِسی نواح کی رہنے والی تھی اِس اہم خدمت کے لیے منتخب کی گئی۔ مشہور تھا کہ اِس نے بدقسمتی کا ایک بہت کڑوا جام پیا تھا اس لیے کہ اُس کے

شوہر نے جو اُسے بہت چاہتا تھا زچگی سے ذرا پہلے چھوڑ دیا تھا۔ اُس کی یہ مصیبت کی حالت دیکھ کے مارکوس کی خلیق بیوی اور اُس کے شریف شوہر دونوں کو اس سے ہمدردی ہو گئی۔ اس طریقہ سے جولیا کربی نے اپنا جھوپڑا جس مین وہ رہا کرتی تھی چھوڑ دیا اور اسی محل مین چلی آئی جہان اُس کے ساتھ نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا گیا۔ مارکوس کی بی بی کے لڑکا ہونے سے چند ہی روز قبل اُس کا بچہ پیدا ہوا اور جولیا چونکہ توانا و تندرست تھی اس لیے اُسے اجازت دی گئی کہ دونون بچون کو وہی دودھ پلایا کرے۔ آپ خود سمجھ سکتے ہین کہ مارکوس کو اپنے وارث جائداد کے پیدا ہونے کی بہت خوشی ہوئی اور اس خوشی مین قصر الندڈیل مین بڑی دھوم دھام کی دعوتین ہوئین"

اسقدر کہنے کے بعد بوڑھا داروغہ ٹھہر گیا گویا اپنے قصہ کا سب سے زیادہ دردناک حصہ بیان کرنے کے لیے ہوش و حواس درست کر رہا ہے اور ارل نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے نازک زمانے مین اور ایسے ملک مین جو اپنے ملازمون کی وفاداری مین خاص شہرت رکھتا ہے بہت کم امیرون کے خاندان ہون گے جو انیگس ونٹن کا ایسا وفادار اور جان نثار خادم رکھتے ہون جو خاندان الندڈیل سے وابستہ تھا۔

اب اس نے پھر اپنا قصہ شروع کیا اور کہا "حضور اب مین اپنے قصہ کے اُس مقام پر آگیا ہون جو اُس وقت سے آج تک ایک لمحہ کے لیے بھی مجھے نہین بھولا ہے۔ نہ کسی خوشی و خرمی کے وقت وہ دھیان سے اُترتا ہے اور نہ نیند مین دماغ سے غائب ہوتا ہے۔ وہ پر الم سانحہ گویا خود میرے جسم کے اندر سرایت کر گیا ہے۔ اُس کی حسرت میرے لوح دل پر اس طرح نقش ہے کہ گویا میری طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے خیر اب اس تمہید کو چھوڑ کے مین اصل واقعہ بیان کرتا ہون۔ اولاً یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اُس عورت جولیا لا کربی نے اُس لڑکے کے حال پر پوری توجہ اور اُس کی داشت مین نہایت محنت کر کے اپنے شریف مربیون کی مہربانی کا حق پورا پورا ادا کر دیا۔ وارث جائداد بچہ اور اُس کے ساتھ خود اُس کا لڑکا دونون قدرت کے ایک ہی چشمہ سے سیراب

ہو رہے تھے - اور خوب نشوونما پا رہے تھے - ولادت کے پورے چھ ہفتہ
بعد جبکہ مارکوئس کی بی بی کی صحت بالکل عود کر آئی تھی سر راجر ایگل شام
نے ایک بڑی شاندار دعوت کی اور اُس سردار مین اور النڈیل کے خاندان
مین چونکہ ایک مدت سے نہایت ہی گہرے دوستانہ تعلقات چلے آتے تھے اس لیے
مارکوئس اور اُن کی بی بی دونون تین چار دن کے لیے قصر ایگل شام
مین جانے کے واسطے تیار ہو گئے "
ادرل نے - مین جانتا ہون یہ وہی قصر ہے جو جنگل کے جنوب طرف یہان سے تقریباً
چار میل کی مسافت پر واقع ہے - کیون ہے نا؟ "
انیگلس نے - جی حضور وہی - مگر اب چند سال سے وہ خالی پڑا ہے - کیونکہ سر راجر
ایگل شام اپنی نسل کے آخری شخص تھے اور اُن کے انتقال کے بعد پھر کوئی
شخص اُس کی ملکیت کا دعویدار نہین ہوا - اِس لیے وہ ساری جائداد شاہی ملکیت
مین داخل ہو گئی - اب حضور آگے سنین جو دن دعوت کے لیے مقرر تھا اُس روز
مارکوئس آف النڈیل اور اُن کی بی بی صبح سویرے ہی ایگل شام کی طرف روانہ
ہو گئے - اُن کے ہمراہ چار مرد ملازم اور دو خواصین اُن کی محترم خاتون کو کپڑے
پہنانے کے لیے ہمراہ گئین - سواری بڑے پھاٹک مین سے گذر رہی تھی کہ مارکوئس کے
گھوڑے نے ایک خفیف سی ٹھوکر کھائی اور اُس کے ساتھ ہی ڈیوڑھی مین
زرہ بھی جھنکار کی آواز سے گری - مارکوئس کی بی بی کے منہ پر ہوائیان چھوٹنے لگین
اور بظاہر اُن کے شوہر بھی ایک لمحہ کے لیے پریشان ہو گئے مگر جلد طبیعت مین پھر
زندہ دلی پیدا کی یا شاید یہ ہو کہ اپنی خوبصورت بیوی مارگرٹ کے دل کے اوہام
اور دھڑکے دور کرنے کے لیے دکھانے لیوا سطے شگفتہ ہو گئے ہون - بہرحال
جو کچھ ہو بہ ظاہر اسباب اُنھون نے اِن بدشگونیون کا کچھ زیادہ خیال نہین کیا
مگر اُن کی بی بی کے دل پر بہت گہرا اثر پڑ گیا تھا - اور اِن واقعات کے ذریعہ سے
گویا اگلی بدشگونی کا پھر اعادہ ہوا تھا جو ایک سال قبل اُن کے اِس قصر مین آنے کے
وقت پیش آئی تھی - اور جس سے اتنی مدت گزر جانے کے بعد اب وہ باتین
اُنھین خواہ مخواہ نہایت ہی مہیب طریقہ سے پھر یاد دلائی گئین - مین اس وقت

ڈیوڑھی کے اندر ہی کھڑا تھا اور اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ اگرچہ مین نے گھوڑے کے ٹھوکر کھا کے گرنے اور اُسی وقت زرہ کے گر پڑنے کو ایک اتفاقی واقعہ کے سوا اور کچھ نہین خیال کیا لیکن لیڈی صاحبہ کے ساتھ مین بھی مارکوئس سے خوشامد کرنے لگا کہ آج اپنا ایگل شام کا جانا ملتوی کر دیجئے۔ مگر وہ ہماری اِن پریشانیون کا مضحکہ اُڑانے لگے۔ اور چونکہ میری شریف دل خاتون کا قاعدہ تھا کہ ہر چیز کو اپنے محبوب شوہر ہی کے دل کی عینک سے دیکھا کرتی تھین اس لیے انھون نے بھی جبرًا وقہرًا اپنے آپ کو خوش و خرم بنا لیا۔ اب یہ جلوس قلعہ سے نکل کے چلا اور مین جس وقت پھاٹک بند کرا رہا تھا اُس وقت اُنھین بدشگونیون کی وجہ سے پہلے پہل میرے دل مین طرح طرح کے شبہات پیدا ہوئے اور معلوم ہوا کہ جیسے دل بیٹھا جاتا ہے۔ گویا اس وقت مجھے نظر آ رہا تھا کہ یہ واقعی بدشگونی ہی تھی۔ ہم فقط ایک اتفاقی بات کہہ کے اُسے ٹال نہین سکتے اور نہ اُن اتفاقات کی کوئی وجہ موجہ قرار دی جا سکتی ہے۔ افسوس! کس قدر جلد وہ میرے دل کی افسوسناک پیشین گوئیان اور وہ دردناک بدشگونیان پوری ہوئین! میرے شریف آقا اور اُنکی بی بی کو روانہ ہوئے چند گھنٹے بھی نہین گذرے تھے کہ اُن کے بیٹر بان بچے کو دورے کی بیماری ہو گئی۔ سارے قصر مین تہلکہ پڑ گیا۔ اور فورًا ہی ایک شخص سب سے قریب کے شہر مین ڈاکٹر کے لانے کو دوڑایا گیا۔ کیونکہ وہ دونون مشہور ڈاکٹر جو مارکوئس کی بی بی کے وضع حمل کے وقت موجود تھے چند روز ہوئے اڈنبرا واپس جا چکے تھے۔ ڈاکٹر شام تک آیا مگر اس نے بچہ کو ناقابل علاج بتایا۔ غریب جولیا لارکی کی ناامیدی کی کوئی انتہا نہ تھی اُس کے لیے اِس سے بڑی کوئی دکی رنج کی بات نہین ہو سکتی تھی۔ کیونکہ اِس شریف بچہ کو وہ اپنے بچہ کے برابر ہی چاہتی تھی۔ فورًا ہی ایک ہرکارہ قصر ایگل شام مین بھیجا گیا کہ مارکوئس اور اُن کی بی بی کو اِس ہولناک واقعہ کی اطلاع کرے۔ دونون سنتے ہی سخت خطرناک پریشانی و بیتابی اور بڑے تشویش و پیچ کے ساتھ اپنے گھوڑون پہ سوار ہو کے واپس روانہ ہوئے تاکہ جلد سے جلد گھر پہونچ کے اپنے لاڈلے فرزند کو دیکھین۔ دونون خادمائون کو اُنھون نے وہین چھوڑا اِس لیے کہ خیال تھا صبح کو واپس آ جائین گے

صرف چار مرد اور وہ قاصد جو بلانے کو گیا تھا اپنے شریف مالک اور مالکہ کے ہمراہ رکاب تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جلد سے جلد گھر پہونچنے کے شوق میں وہ اپنے ساتھیوں سے بہت آگے بڑھ آئے اور چونکہ اُن کے گھوڑے ساتھ والوں کے گھوڑوں سے بہت تیز اور چست و چالاک تھے اس لیے ہمراہی بہت پیچھے رہ گئے ناگہاں چیخنے چلانے کی ہولناک آوازیں جنگل میں سنی گئیں۔ سب ہمراہیوں نے شوروں کے گھوڑوں کی باگیں اُٹھا دیں اور بے تحاشا دوڑے۔ قریب پہونچے تو نہایت ہی حسرتناک و جگر خراش چیخوں کی زنانی آوازیں اور بدمعاشوں کی گھڑکیاں جھڑکیاں سنیں۔ گھوڑے اور تیز کیے اور چند لمحوں میں اُس مقام پر پہونچ گئے جہاں ایک نہایت ہی خوفناک سانحہ گزرا تھا! یہاں جنگل کے اندر ایک تھوڑا سا کھلا ہوا میدان تھا۔ اور روشن چاند کی صاف روشنی میں وہ [illegible] ہولناک منظر اُن کی آنکھوں کے سامنے ہو گیا۔ قاتل بھاگ گئے تھے مگر مارکوئس اور اُن کی بی بی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ زخموں سے خون جاری تھا۔ کپڑے پھٹ گئے تھے اور جا بجا سکڑے سمٹے تھے۔ چہرے کاری زخموں اور نزع کی تکلیفوں کی وجہ سے بالکل بدل گئے تھے اور اُسی حالت میں ٹھٹھر کے رہ گئے تھے۔ مارکوئس نے بظاہر جان پر کھیل کے مقابلہ کیا تھا کیونکہ اُن کی ٹوٹی ہوئی تلوار پاس ہی اُن کے برابر زمین پر پڑی تھی اور سارا جسم زخموں سے چور تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُن کی بی بی نے بھی قاتلوں سے مقابلہ کیا تھا یا یہ ہوا ہو کہ خود ہی جوش محبت میں شوہر اور قاتلوں کے بیچ میں جا پڑی ہوں۔ کیونکہ ایک کاری زخم کے علاوہ اُن کے نازک بدن پر بھی بیسیوں زخم تھے۔ اس میں شک نہیں کیا جا سکتا کہ غالباً اسی جنگل کے ڈاکوؤں کی یہ نہایت ہی ذلیل اور پاجی پن کی حرکت تھی کیونکہ مارکوئس کا سارا قیمتی سامان آرایش اور اُن کی بی بی کا زیور اور نفیس جواہرات اُن کے بدن پر سے نوچ لیے گئے تھے۔ اور نوچ کھسوٹ میں جبر و تشدد کرنے کی علامتیں صاف موجود تھیں۔ وہ ہمراہی سپاہی اور قاصد ہمارے ہر دل عزیز مالک اور اُن کی بی بی کی زخم آلود اور رقیمہ کی ہوئی لاشیں لے کر یہاں پہونچے تو ہمارے خوف غصہ جوش اور تکلیف کی کوئی انتہا نہ تھی! آپ خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ دفعتاً کیا سے

کیا ہوگیا۔ اسی اثنا مین وہ لڑکا بھی جاتا رہا جو النڈیل کی جائداد کا وارث تھا! اور چند گھنٹون کے اندر ہی النڈیل کے خاندان کی تاریخ مین کتنا بڑا انقلاب عظیم ہوگیا! مارکوئس اور اُن کی بی بی کے مارے جانے کا واقعہ اِس قدر جان گداز اور حسرتناک تھا کہ اُس کے آگے لوگ بچے کے غم کو بھول گئے۔ افسوس! حضور! اِن واقعات کے فقط دہرانے ہی سے اُس خوفناک رات کا ایسا ہولناک سمان میری آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہے کہ ہوش و حواس بجا نہین رہتے۔ اور بیشک یہ ایسی باتین ہین جن کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ اور جب یاد آئین گی دل پاش پاش ہو جائے گا۔"

بوڑھا داروغہ اتنا کہہ کے پھر ٹھہر گیا۔ چند لمحون کے لیے اپنا مونھ ارل کی طرف سے ہٹا کے دوسری طرف کر لیا۔ دو تین دفعہ اپنا ہاتھ پیشانی پر پھیرا۔ جس سے ارل گلن گائل کو یقین ہوگیا کہ سخت دلی صدمہ کی وجہ سے آنکھون مین جو آنسو بھر آئے ہین اُنھین پونچھ رہا ہے۔

اینگس نے پھر کہنا شروع کیا "میری اس ظاہری کمزوری کو حضور معاف فرمائین۔ مین اپنے مرحوم مالک اور اُن کی عزیز بیوی کو اِس قدر چاہتا تھا کہ اگرچہ اُن کے قتل کو اتنے برس گزر چکے ہین مگر اب تک یہ حال ہے کہ اُس وقت کے جگرخراش صدمے کے تازہ کر دینے کے لیے فقط یاد آجانا کافی ہے۔ بہرحال اب مین اس واقعہ کو زیادہ طول نہ دونگا۔ غرض اڈنبرا مین لارڈ اسٹریتھ ڈن کے پاس اور لندن مین لارڈ کریڈک کے پاس اِس افسوسناک سانحہ کی اطلاع کرنے لیے قاصد روانہ کر دیے گئے۔ جس نے خاندان النڈیل کے بڑے بھائی اور اُس کی اولاد کا ایک آنًا فانًا مین اس طرح خاتمہ کر دیا تھا۔ لارڈ اسٹریتھ ڈن کو اپنی اکلوتی بیٹی کے اس خوفناک طریقے سے مارے جانے کا ایسا صدمہ ہوا کہ بیمار ہوگئے اور چند ہی روز مین دنیا سے رخصت ہوگئے۔ مگر لارڈ کریڈک جو اب مارکوئس النڈیل ہو گئے تھے پوری عجلت کے ساتھ لندن سے چل کے یہان آئے۔ یہ خبر سنتے ہی اُنھون نے قاتلون سے نہایت سخت انتقام لینے کی قسم کھا لی۔ اور اِس سانحۂ عظیم کے تقریبًا ایک مہینہ بعد اس قصر مین پہونچے

کیونکہ فاصلہ بہت تھا اور راستہ دشوار گزار تھا۔ مگر اسی اثنا مین میرا درد ناک فرض تھا کہ تجہیز و تکفین کے مراسم ادا کرون۔ وہ شریف لارڈ گروہ خوبصورت مارگرٹ اور وہ بے زبان وارث النڈیل تینون ایک ہی دن اور ایک ہی وقت اُسی شمالی و مغربی بُرج کے اندر اپنے خاندانی قبرستان مین دفن کر دیے گئے۔ رہی غریب جولیا لاکربی اُسے اپنے ان مہربان مربیون اور اُن کے ساتھ ہی اپنے ناز پرورده بچے کا اتنا صدمہ ہوا کہ رنج سے اُس کے دماغ مین کچھ خلل آگیا۔ اور تجہیز و تکفین کے بعد فورًا ہی مناسب معلوم ہوا کہ اُسے اُسکے عزیزون کے پاس جو ملک کے کسی دور و دراز حصہ مین رہتے تھے پہونچا دیا جائے حضور یقین جانین کہ مین نے جب تک اُس کے بچہ کے بسر اوقات کا انتظام نہین کر دیا اُسے اِس قصر سے نہین جانے دیا کیونکہ مین جانتا تھا کہ نئے مارکوس النڈیل اس جوان غریب عورت کے بارے مین میرے اِس طرز عمل کو پسند کرین گے۔ اور یہی ہوا۔ کیونکہ قصر مین آتے ہی اُنھون نے اِس معاملہ مین میری بڑی تعریف کی اور میری کارروائی پر اظہار خوشنودی کیا۔ مگر افسوس۔ حضور یہ اعزاز جو مرتبہ اور دولت مین لارڈ کریڈک کو اپنے بھائی اور اُن کے بچہ کے بے وقت انتقال سے یکایک نصیب ہوا تھا اُن کے دلی جوش اور رنج کو نہ تو دل سے محو کر سکا اور نہ اُنھین اُس سے کسی قسم کی تسلی ہو سکی کیونکہ اُنھین اپنے مرحوم بھائی کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ بلکہ اُنھین یقین تھا کہ میرے دلی رنج و تکلیف مین اگر کسی قسم کی تسکین ہو سکتی ہے تو صرف ایک خوفناک انتقام سے ہوگی۔ لہذا اُنھون نے سارے جنگل مین شکاری کتے چھوڑ دیے۔ بہت سے ڈاکوؤن کے چھپنے کے مقامات کا پتہ لگا لیا اور جہان پکڑے گیے وہین اُنھین پھانسی دیدی گئی یا اُنھین غارون اور کمین گاہون کے اندر اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گئے۔ مارکوئس نے عین اُس مقام پر جہان یہ سانحہ پیش آیا تھا ایک سنگ مرمر کی یادگار تعمیر کرا دی وہان گھنے جنگل کے بیچ مین وہ اِسوقت تک اُس شرمناک گناہ اور اُس کے ساتھ برادرانہ محبت دونون باتون کو یاد دلا رہی ہے۔"

ارل گلن گال۔ "درحقیقت یہ ایک بہت ہی افسوس ناک قصہ ہے! مین نے اسکے

واقعات ایسی تفصیل سے کبھی نہین سُنے تھے" پھر دفعتہً یہ یاد کر کے کہ اڈنبرا روانہ ہونے سے پہلے لارڈ النڈیل نے لیڈی اوی لینا کے لیے شادی کا پیغام دیا تھا کہا "مگر یہ موجودہ مارکوئس تو بہت اچھے آدمی معلوم ہوتے ہین؟" اینگس "اگر اڈگر کے ایسے آقا کے کھونے کا کسی طرح معاوضہ مِل سکتا تھا تو وہ مجھے اور تمام ملازمین کو کریڈک کے ایسے نامدار آقا اور مالک کے پانے سے ملا۔ مگر اب مین اپنے قصہ کے آخری حصہ تک پہونچ گیا ہون۔ موسم خزان مین یہ سانحہ گزرا تھا اور خزان کے بعد وہ زمانہ آیا جبکہ درختون کے ٹھونٹھ کھڑے تھے اور پتون کا نام نہ تھا۔ کرسمس کے زمانے مین مارکوئس النڈیل تن تنہا اِس بڑے قصر مین کیسے رہ سکتے تھے؟ اس لیے اُنھون نے اپنے مرحوم بھائی کے تمام گھر کے اور بیچے دوستون کو ہمارے نجات دہندہ (حضرت عیسٰی) کے پیدائش کے دن ایک ماتمی جلسہ مین طلب کیا کھانے کے بڑے کمرے مین ہر طرف سیاہ کپڑا لگا دیا گیا اور گانے والون کو حکم دیا گیا کہ بجاے خوشی اور شادمانی کے اِس موقع کے مناسب افسوس اور رنج کو یاد دلانے والے نغمہ گائین گیارہ مہمان بلائے گئے تھے مارکوئس ملا کے کل بارہ آدمیون کے واسطے میز چنی گئی۔ مگر گیارہ مہمانون مین سے صرف نو آئے کیونکہ باقی دو شخص کسی نامعلوم وجہ سے نہین آسکے غرض دس آدمی جنمین مارکوئس بھی شامل تھا اِس وسیع اور کشادہ میز پر بیٹھے اور دو کرسیان خالی رہین گویئے برآمدہ کے ایک دالان جہان سے وہ لوگ کمرے کے اندر بخوبی نظر آتے تھے بٹھائے گئے اور کھانے کے درمیان مین وہ لوگ ٹھہر ٹھہر کے اپنے پُرغم نغمہ سناتے اور حاضرین کو تمام گزشتہ دردناک باتین یاد دلاتے تھے۔ اور اِسی کے ساتھ حضرت عیسٰی کی پیدائش کا تذکرہ کر کے غم مین دلچسپی پیدا کرتے تھے۔ بہ لحاظ داروغہ یا خدمتگار کے اسوقت میرا فرض تھا کہ مارکوس کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو کے دعوت کے متعلق احکام اور ہدایتین حاصل کرتا رہون آخر کھانا ختم ہوا اور میز صاف کر دی گئی۔ اور اُس پر پھل۔ میوے۔ مٹھائیان اور شرابین لگا دی گیئن۔ جام صحت تجویز کرنے کی چھوٹی پیالیان بھی ہر ایک کے سامنے لگی ہوئی تھین۔ یکایک مارکوئس نے ملازمون کو چلے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ

مین نے اس حکم کی تعمیل کی اور اپنے سب ماتحت ملازمون کو لے کے کمرے کے باہر چلا گیا تاکہ مہمان آزادی سے گفتگو کر سکین - مگر مطرب وہین برآمدے مین رہے اُن کے لیے بھی ایسی اچھی سے اچھی پرانی شراب اِس کثرت سے مہیا کر دی گئی یقین کہ گانا بجانا بھول کے وہ سب کھانے پینے مین پڑ گئے - ہم سب ملازم اپنے کمرے مین چلے گئے جہان دہکتی ہوئی آگ کے گرد بیٹھ کے ہم کرسمس کے متعلق مختلف سنجیدہ اور پاک باتین کر رہے تھے - ناگہان دروازہ کھلا اور سارے گانے والے سہمے ہوئے اندر گھس آئے - جنھین دیکھ کے ہم چونک پڑے اُن لوگون کے چہرون سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی خوفناک حادثہ ہو گیا - صورتون سے خوف کی بدحواسی عیان تھی اور اُن کے جلدی جلدی سانس لینے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بڑی بدحواسی اور گھبراہٹ کے ساتھ برآمدے سے چھکڑے زینہ پر ہوتے ہوے نوکرون کے کمرے مین بھاگ آئے ہین اور بے اجازت لیے اندر گھس پڑے جب اُن کے ہوش و حواس بجا ہوے اور اس قابل ہوے کہ کوئی مطلب کی بات زبان سے نکالین تو اُن کے مونھ سے ایک عجیب و غریب قصہ سُنا گیا - اُنھون نے بیان کیا کہ مارکوئس اور اُن کے مہمان جامون مین شراب اُنڈیل رہے تھے - اور انھین کی پیروی مین گویّے بھی اپنے جام بھر رہے تھے کہ ناگہان کھانے کے کمرے کے دروازے آپ ہی آپ بڑی زور و شور کی آواز کے ساتھ کھل گئے اور سب کی نگاہ اُس طرف اُٹھ گئی - ایک شخص جو پوری طرح زرہ بکتر سے آراستہ تھا اور چہرہ خود مین چھپا ہوا تھا ایک خوش رو عورت کو ساتھ لیے ہوے جو بہت ہی پُرتکلف بھاری کپڑے پہنے تھی اور اُس کے چہرہ پر نقاب پڑی تھی کمرے مین داخل ہوا - وہ دونون بہت آہستہ آہستہ متانت سے قدم اُٹھاتے ہوے کھانے کی میز کی طرف بڑھے - مرد کی وضع سے شان و شوکت اور عورت کی اداؤن سے ایک شاہانہ بانکپن ظاہر ہوتا تھا - مارکوئس اور سب مہمان جو میز کے گرد بیٹھے تھے اور مطربون پر جو برآمدہ کی بلندی سے جھانک رہے تھے سب پر عجیب وحشت طاری ہو گئی - ہر شخص کی زبان بند تھی اعضا بے حس و حرکت تھے اور نگاہ اُن دونون صورتون پر جمی ہوئی تھی وہ عالیشان اور زرہ پوش جوان اور وہ نازک ادا خوش لباس نازنین دونون آہستہ آہستہ بڑھتے

ہوئے میز کے قریب پہونچے اور اُن دونون کرسیون پر جو خالی تھین اور سرے ہی پر تھین بیٹھ گئے۔ اسوقت ہر شخص کے دل مین جو اُنھین سہم سہم کے دیکھ رہا تھا یہ وحشت ناک خیال پیدا ہوا کہ یہ دونون انسان نہین اور کسی قسم کے مخلوق ہین اور اُنھین اِس دنیا سے تعلق نہین ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے دل مین یہ خیال سمایا ہوا تھا اور جو بظاہر ٹھیک بھی معلوم ہوتا تھا کہ جس وقت وہ جوان مرد اور عورت کمرے مین داخل ہوے اور آگے بڑھ رہے تھے اُن کے پیرون کی چاپ نہین سنی جاتی تھی اور نہ اُن کے آہنی موزون ہی سے آواز نکلتی تھی حالانکہ پتھر کے فرش پر آہنی موزون سے جھنکار کا نکلنا ضروری تھا"

یہ سنتے ہی ارل گلن گال کو گذشتہ شب کا اپنا ایسا ہی عجیب و غریب واقعہ یاد آگیا۔ دفعتًہ بول اُٹھا "ارے! انیگس یہ تو ہماری داستان مین نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر واقعہ ہے!" ساتھ ہی راز کے افشا ہونے کا خیال آیا اور اِس بات کا یقین دلانے کے لیے کہ میری زبان سے یہ لفظ فقط دار وغہ کے قصہ کے اِن واقعات کو سن کے نکل گئے جو جوش دلانے والے تھے۔ کہا "اچھا آگے بیان کرو۔ پھر کیا ہوا۔ اب مین کوشش کرون گا کہ استعجاب یا ازے زنی سے تمھاری باتون مین نہ دخل دون۔ ہان تم کہتے تھے کہ وہ جوان مرد اور حسین عورت خالی کرسیون پر آکے بیٹھ گئے اور تمام مہمان مطرب اور خود مارکوئس مارے خوف کے بدحواس گونگے اور بے حس و حرکت ہوگئے۔"

انیگس۔ بہت خوب حضور۔ مگر مین تو صرف اُن باتون کو دھرا رہا ہون جو سطربون نے اُس وقت ملازمون کے کمرے مین آکے ہم لوگون سے بیان کین اور اِس بارے مین آیندہ بھی جو کچھ کہون گا اُنھین کے حوالے پر ہوگا خیر جناب وہ جوان مرد اور اُس کی ساتھی عورت کرسیون پر ایسے خاموش بیٹھے تھے کہ معلوم ہوتا تھا گویا اُن مین جان نہین ہے۔ نہ اُن کا کوئی عضو حرکت کرتا تھا۔ اور نہ اُن کے سانس کا پتہ چلتا تھا۔ اِن عجیب لوگون کو اِس طرح بے حس و حرکت بیٹھے دیکھ کے بھی ایک قسم کی وحشت

معلوم ہوتی تھی انکی لاش کی سی صورتون پر نظر ڈالتے بڑا ڈر لگتا تھا۔ اور اس سے
زیادہ دہشت اس خیال سے پیدا ہوتی تھی کہ اس خود اور رنگین نقاب کے اندر
خدا جانے کون اور کیسے چہرے چھپے ہوے ہین! بیان کیا جاتا ہے کہ چند منٹ تک
یہی منظر قائم رہا۔ پھر اسکے بعد اُس جوان مرد نے آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ اپنے
خود کی طرف اُٹھایا اور اُس کے ساتھ ہی اُس عورت کا ہاتھ اُسکے نقاب کی طرف
بڑھا۔ خود اور نقاب دونون نے ایک ساتھ اُٹھا دیے۔ مگر اُن کی یہ حرکت ایک
دردناک شکستگی کے ساتھ عمل مین آئی اور دونون نے اپنے زرد زرد چہرے
ظاہر کر دیے! اُسوقت مارکوئس لنڈیل اور اُن کے سب مہمانون نے خوف زدہ ہو کے
چیخین ماریں۔ اور گھبرا کے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ برآمدہ مین مطرب اگرچہ نیچے کے
منظر سے جہان یہ سب واقعات گزر رہے تھے بلندی پر تھے مگر اُن مین یکایک کچھ
ایسی سمجھ اور پہچاننے کی قوت پیدا ہو گئی کہ سب پہچان گئے کہ ایک چہرہ تو مرحوم مارکوئس
کا ہے اور دوسرا اُن کی مقتول بیوی کا! ادھر لوگون نے اُنھین پہچانا اور ادھر
وہ جوان مرد اور ساتھ والی عورت دونون اپنی کرسیون سے اُٹھ کھڑے ہوے۔ چہرے
خود اور نقاب مین پھر ڈھنک لیے۔ اور جس متانت و آہستگی سے آئے تھے واپس گئے
اور دروازہ اُن کے داخل ہوتے ہی پھر ایک خوفناک گونج کی آواز سے بند ہو گیا!
اُسوقت مطرب بدحواس بھاگے۔ اُن مین اسکی بھی تاب نہ تھی کہ وہان ٹھہر کے سنتے اور
دیکھتے کہ مارکوئس اور اُس کے نوون مہمان کیا کہتے اور کیا کرتے ہین۔ یہ قصہ تھا
جو اُن مطربون نے مجھ سے اور دوسرے خادمون سے نوکرون کے کمرہ مین اُسوقت
بیان کیا جب اُن کی دہشت اور وحشت کچھ کم ہوئی۔ مین یہ نہین کہتا کہ مجھ پر اس کا کچھ
اثر نہین ہوا! اور نہ مین اس کا دعوی کرتا ہون کہ بالکل نہین ڈرا۔ جب کہ سارے
نوکر مرد اور عورتین سب خوف زدہ بیٹھے ہوئے تھے۔ تاہم میرا یہ خیال ضرور تھا
کہ اس مین کچھ نہ کچھ غیر معمولی مبالغہ لازمی طور پر ہوگا خصوصاً اسوجہ سے کہ سارے
مطربون نے اُس لذیذ شراب کی خوب قدر کی تھی جو مین نے اُن کے لیے خوب افراط سے
مہیا کر دی تھی۔ اپنے ہمراہی ملازمون اور مطربون کو اس معاملہ مین رائے زنی
کرتے چھوڑ کے مین لپک کے برآمدہ مین گیا اور کھانے کے کمرے کی طرف دیکھنے لگا۔

مارکولس الندیل اور اس کے سب مہمان میز کے گرد بیٹھے بار بار شراب کے گھونٹ پی رہے تھے۔ یہ دیکھ کے مجھے اطمینان ہوا اور اپنے کمرے مین واپس آ کے جو کچھ دیکھا تھا سب سے بیان کیا۔ مطربون کو کسی طرح اطمینان نہ ہوتا تھا۔ مگر بہت سے پس و پیش کے بعد آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے جھانکتے اور ڈرتے ہوئے اور اپنے دل کو اس بات پر ڈھارس بندھاتے ہوئے کہ میرا بیان صحیح تھا پھر برآمدے مین واپس گئے۔ آخر کار رات کے بارہ بجے دعوت ختم ہوئی۔ اور مہمان رخصت ہوئے تب مجھے اپنے شریف آقا سے بات کرنے کا موقع ملا۔ مطربون نے جو واقعات بیان کئے تھے وہ سب مین نے اُن کے سامنے دُہرائے۔ اور ان کے چہرہ کی قطع سے جس پہ غصہ اور تعجب کے آثار نمایان تھے مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ پورا قصہ جھوٹ اور فقط بناوٹ تھا۔ مطربون کو اُنھون نے اپنے سامنے طلب کیا اور بہت سخت وسست کہہ کے بڑی ذلت کے ساتھ قصر سے نکال دیا۔ مجھے اور میرے ہمراہی ملازمون کو یقین آیا کہ مطربون نے جن کے دماغ شراب کے نشہ سے خراب ہو گئے تھے ہمین دھوکا دیا اور چند ہی روز مین یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ مگر چند دنون کے بعد جب فضول گو بڑھیا عورتون۔ شریر و چالاک لڑکیون۔ اور کم عقل لوگون نے اِس قصر کے متعلق طرح طرح کے خلاف عقل اوہام مشہور کرنا شروع کیے تو وہ دو خالی کرسیون کا قصہ بھی از سرِ نو تازہ ہو گیا۔ اِن اوہام کو اس وجہ سے زیادہ شہرت ہو گئی کہ چند روز بعد مارکولس نے یہ قصر چھوڑ دیا۔ اور یہان کے ملازمون مین بھی بہت تخفیف کر دی جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ پھر اُن کا یہان آ کے رہنے کا ارادہ نہین ہے۔ کیا عجب کہ مارکولس نے اِس مقام کو اِس لیے نفرت کی نظر سے دیکھا ہو کہ یہان کی ہر چیز سے اُنھین اپنے مرحوم بھائی یاد آتے ہون۔ اور بھائی بھی کیسے بھائی جنھین وہ اپنے دل سے چاہتے تھے۔ اسی قصر مین دونون بھائی ایک ساتھ رہے تھے! اسی جنگل مین گشت لگایا کرتے تھے! اِنھین ناہموار بلندیون پر چڑھا کرتے تھے! اسی نالے مین دونون ذوق وشوق سے شکار کھیلا کرتے تھے! کوئی درخت۔ کوئی چٹان۔ کوئی نہر۔ کوئی نالہ نہین ہے جو اُن کے لڑکپن۔ اُنکی جوانی۔ اور اُنکی ابتدائی عمر کی سیر تفریحون اور تفریح گاہون سے وابستہ نہ ہوا! یہ خاموش پہاڑیان۔ یہ لہراتے

ہوئے جنگل اور تیز رو ندی کے آبشار غرض ہر چیز اُنھین اگلی صحبت کو یاد دلاتی تھی اور شریف کریڈک کے فیاض دل کا زخم ہر روز ہرا ہو جاتا تھا۔ جو اقتضائے زمانہ اور یہان سے چلے جانے ہی سے اچھا ہو سکتا تھا۔ اسی خیال سے وہ یہان سے چلے گئے اور ایسے گئے کہ گویا اپنے اُس خاندانی گھر سے جدا رہنے کی قسم کھائی۔"

اتنا کہنے کے بعد داروغہ کے لہجہ مین جو جوش و خروش اور فصاحت و شوکت الفاظ کا زور تھا کم ہو گیا۔ اور اب اُس نے نہایت متانت اور سنجیدگی کے لہجے مین کہا "بس حضور۔ اب اور مجھے کچھ نہین عرض کرنا ہے بجز اس کے کہ جو بیہودہ اور لغو قصے حضور کے گوش گزار ہون اُن کا کچھ لحاظ نہ فرمائین۔"

ارل "۔ لائق اینگس مین تم سے یہ مفصل بیان سُن کے تمھارا شکرگزار ہون اور آیندہ خیال رکھون گا کہ اِن بے اصل افواہون اور خبرون کا کچھ لحاظ نہ کیا جائے۔"

یہ کہہ کے ارل خاموش ہو گیا۔ بوڑھے داروغہ سے وہ چند اور سوالات کرنا چاہتا تھا۔ مگر کسی قدر پس و پیش کے بعد چُپ ہو رہا۔ کیونکہ وہ ایسے سوالات تھے جن سے اُس کی بُزدلی اور ضعیف الاعتقادی ظاہر ہوتی۔ آخر اینگس وفنتن یہ سمجھ کے کہ اب ارل کو کچھ اور نہین دریافت کرنا ہے اُس کے سامنے ادب سے جھکا اور چلا گیا۔

اِسے چند ہی منٹ ہوے ہون گے کہ لارڈ ملکم جو ابھی ابھی اپنی بہن اوی لینا اور کنتھ کے ساتھ جنگل مین چکر لگا کے واپس آیا تھا کسی قدر تیزی سے قدم اُٹھاتا ہوا کمرے مین داخل ہوا۔

چھٹا باب

"سچے عشق کے راستہ مین بشمار کانٹے ہین"

ارل دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ میرے بیٹے کے دل مین کوئی نئی بات ہے

یا وہ کسی اہم معاملہ کی اطلاع کرنا چاہتا ہے۔ اور جب یہ دیکھا کہ وہ اکیلا ہے۔
اور اندر آتے ہی اُس نے دروازے بند کیلیے تو گھبرا کے پوچھا "ادوی لینا کہان ہے؟"
ملکم: "وہ اپنے کمرے مین ہون گی۔ اور کنتھ بھی اپنے کمرے مین چلا گیا" مگر یہ جواب اُس نے کچھ ایسے انداز سے دیا کہ ارل کو جو اندیشہ اپنی بیٹی کے متعلق پیدا ہوا تھا اچھی طرح زائل نہین ہوا۔ اس لیے ایک خلاف معمول تنک مزاجی کے لہجہ مین پوچھا "کیا کوئی بات تمھاری مرضی کے خلاف پیش آئی؟"
ملکم نے طنزیہ لہجہ اور شرارت کے معنی خیز الفاظ مین جواب دیا "جی ہان جیسا جناب کا خیال ہے ویسا ہی ہوا" پھر بولا "صاف صاف تو یہ ہے کہ جناب کنتھ اور ادوی لینا ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے —————"
ارل: "ہان ہان ٹھیک ہے۔ محبت کرتے ہین مگر جیسے بھائی اور بہن مین محبت ہوتی ہے" ارل نے یہ جواب تو دیا مگر جن الفاظ مین اور جس طریقہ سے اُسے اس کی اطلاع دی گئی تھی اُن سے متحیر سا ہو گیا۔
ملکم: "جی نہین۔ بھائی اور بہن کی طرح نہین۔ بلکہ جس طرح ایک خوبصورت نوجوان مرد اور ایک حسین لڑکی ایک دوسرے کے ساتھ محبت رکھتے ہین گو کہ کسی قسم کی قرابت اُن مین نہین ہوتی"
یہ سنتے ہی ارل کا چہرہ سرخ ہو گیا اور طیش کے ساتھ کہا "این! یہ ممکن ہے؟
اس جوش کو روکو اور صاف صاف بیان کرو"
یہ سُن کے ملکم نے نہایت متانت کے انداز سے کہنا شروع کیا "مجھے فقط اس بات کا اندیشہ تھا کہ شاید جناب اس معاملہ کو اُس نظر سے نہ دیکھین جس نظر سے مین نے دیکھا ہے۔ مگر اب جان مین دیکھتا ہون کہ اسکی اطلاع سے آپ کے دل پر بھی وہی اثر پڑا جو تھوڑی دیر ہوئی میرے دل پر پڑا تھا۔ اب مین تیار ہون کہ اُسی بردباری اور تحمل سے اس امر مین گفتگو کرون جو اُس کی اہمیت کے لحاظ سے ضروری ہے۔ بہر حال مجھے پہلے یہ خیال تھا کہ شاید آپ کو پہلے ہی اس کی اطلاع ہو چکی ہو گی اور آپ ہی نے کنتھ کو اجازت دی ہو گی کہ میری بہن کے کان

مین عشق و محبت کے الفاظ کہے! اگر یہ ٹھیک ہوتا تو مین آپ کی پدرانہ مرضی کے آگے سر اطاعت تو ضرور جھکا دیتا۔ مگر دل کو اس خیال سے سخت رنج ہوتا کہ گلن گائل کے ایسے معزز خاندان کی ایک اکلوتی بیٹی کی قسمت مین یہ تھا کہ ایک لاوارث لڑکے کی دولھن بنے! اور وہ لاوارث لڑکا بھی کیسا جو کیا عجب کہ کسی ذلیل فقیر کی نسل سے ہو!"

یہ سنتے ہی ارل گھبرا کے سیدھا کھڑا ہو گیا اور نہایت سخت نکتہ اور رعب دار کے لہجہ مین کہا "لارڈ ملکم تم اپنے باپ کے مزاج سے خوب واقف ہو۔ پھر تمھارا یہ سمجھنا کہ مین اپنی اکلوتی بیٹی کو اس طرح قربان کر دونگا کس قدر نامناسب تھا؟ میری نسبت یہ ذلیل شبہہ کر کے تم نے مجھے بہت رنج پہونچایا۔ خیر اب یہ باتین جانے دو اور صاف صاف بیان کرو کہ تمھین یہ اہم راز کیونکر معلوم ہوا؟"

ملکم نے بہت آسانی سے۔ ابھی ابھی جنگل مین کنتھ اور اوی لینا سے مین الگ ہو گیا اور وہ دونون ساتھ رہے۔ دو گھنٹہ کے بعد ایک چکر کے راستہ سے ہو کے مین اُس بڑی سڑک پر پھر آ گیا جس پر وہ دونون جا رہے تھے۔ قبل اس کے کہ وہ مجھے دیکھین مین جھاڑیون کے اندر ہی اندر اُن کے بالکل قریب پہونچ گیا۔ اور اُنھین دیکھ لیا۔ اور اس حال مین پایا کہ اُن کی نگاہون سے عیاں حال ہے۔ اور اُن کے ہزارون انداز سے وہ علامتین آشکارا تھین جو عاشقون کا راز افشا کر دیا کرتی ہین۔ ایک ہی لمحہ مین مجھ پر اُس کی اصلیت منکشف ہو گئی گویا یہ ایک الہام تھا یا یہ کہنا چاہیے کہ اس بڑے گہرے راز کھولنے کی کنجی کی ایک خفیف سی حرکت تھی۔ قریب تھا کہ مین طیش مین آ کے جھپٹ پڑون اور اس دغاباز بے ایمان۔ اور بزدل کنتھ پر اپنا غصہ نکالون جو ایسی بے حمیتی دکھانے کا مجرم تھا۔ مگر ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ شاید ابا جان آپ ہی نے کنتھ کو اوی لینا کے ساتھ عشق و محبت کی باتین کرنے کی اجازت دیدی ہو۔ میرے اس شبہہ کو معاف کیجیے۔ اور یہ الزام جو مین نے آپ کی خاندانی عزت و وقار پر لگایا ہے اُس سے درگزر کیجیے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ جس وقت اچانک مجھ پر یہ راز ظاہر ہوا ہے مین اپنے آپے مین نہ تھا۔ اور مجھے کسی طرح

یقین دآتا تھا کہ بغیر جناب کی مرضی پائے کنتھ اتنی بڑی گستاخی اور ایسی تعجب خیز دلیری کا مرتکب ہو سکا ہوگا؟

ارل:۔ خیر آگے بیان کرو۔ پھر کیا ہوا؟

ملکہ:۔ مین جان بوجھ کے ایسا انجان بنگیا کہ گویا اُن کی گھبراہٹ کو جو میرے یکایک آجانے سے پیدا ہو گئی تھی مین نے دیکھا ہی نہین۔ مین مناسب سمجھا کہ قبل اِس کے کہ مین اپنی واقفیت ظاہر کرون یہان آگے جناب سے مشورہ کرلون۔ اِسی مصلحت سے مین طرح طرح کی باتین چھیڑتا اور اُنھین بھلاوے مین ڈالنا چاہتا تھا کہ دفعتہً وہی چڑیل جو مجھے اور کنتھ کو اِن پہاڑیون مین کل ملی تھی جنگل سے نکل آئی اور اپنی غلقی بیہودگی سے (جس کی بدولت یہ مکار ڈائنین عجیب و غریب الفاظ سے کام لے کے یہ ظاہر کرتی ہین کہ اُنھین غیب کی باتین معلوم ہین اور عوام کو بہکایا کرتی ہین) اُس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا اودی لینا تمھاری بہن ہے؟ مین نے کہا ہان۔ پھر وہ کنتھ کی طرف مخاطب ہوئی اور پوچھا مگر یہ تمھاری بہن تو نہین معلوم ہوتی ہے؟ کنتھ نے اِس سوال پر نہایت سراسیمہ ہو کے کہا نہین۔ اُسوقت مین نے دیکھا کہ اودی لینا بھی نہایت پریشان اور گھبرائی ہوئی تھی۔ پھر اُس بوڑھی چڑیل نے اُن دونون کی نسبت اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ بہت اچھا جوڑا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے اِس بات کا یقین ہے کہ دونون عاشق و معشوق ہین۔ اور یہ نہ بھی ظاہر ہوتا ہو تو اُس کا یہ خیال ضرور معلوم ہوتا تھا کہ اِن دونون کی شادی بہت ہی موزون ہے۔ اُس کی اِس گستاخی پر مین ایسا بیتاب ہوا کہ صبر کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ وہ تو گھنے جنگل کے سایے مین اندر گھستی چلی جاتی تھی اور مین نے گھڑکیون اور جھڑکیون کا تار باندھ رکھا تھا۔ میری یہ حالت دیکھ کے کنتھ اور اودی لینا کی گھبراہٹ اور بدحواسی کی کچھ انتہا نہ تھی واپسی مین راستہ بھر نہ اُن دونون مین سے کسی نے ایک دوسرے سے کوئی بات کی اور نہ میری ہی طرف مخاطب ہو کے کوئی لفظ زبان سے نکالا۔

ارل نے جواب مارے غصے کے جو کمرے مین اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا کہا "تم سے یہ سُن کے

مجھے بے انتہا رنج ہوا اور میرے غصہ کی کوئی انتہا نہین - رنج اس بات کا ہے کہ افسوس اِس مجہول النسب لاوارث لونڈے نے میرے تمام احسانون کا یہ معاوضہ کیا! اور میری لاڈلی بیٹی کا دل ایک ایسے کم اصل شخص کے جال مین پھنس گیا! اور غصہ اِس بات پر ہے کہ کنتھ اتنی بڑی دلیری پر آمادہ ہوگیا! اور اوی لینا نے اپنے مرتبہ اور عزت کا کچھ پاس و لحاظ نہ کیا اگر ملکم اِس کا کوئی فوری علاج ہونا چاہیے - اسے غنیمت سمجھو کہ ابھی یہ معاملہ ہمارے اختیار مین ہے - لہذا بلا تامل کوئی تدبیر کرنی چاہیے"

ملکم "یہ تو بہت آسانی سے ممکن ہے کہ جناب کنتھ کو اپنے یہان سے نکال دین - مگر یہ بات کسی طرح میری سمجھ مین نہین آتی کہ اوی لینا کو جب کیونکر روکین گے جو دل ہی دل مین اُسکی تصویر کی پرستش کرتی رہے گی"

ارل "ملکم - اڈنبرا سے روانہ ہوتے وقت میرے شریف دوست مارکوئس النڈیل نے اوی لینا کے لیے شادی کا پیام دیا تھا"

ایک غیر معمولی اور بے تصنع استعجاب کے ساتھ ملکم کی زبان سے نکلا

"مارکوئس! مگر وہ تو بہت ہی سن رسیدہ ——"

ارل - (بات کاٹ کے اور سختی کے لہجہ مین) "بیٹا مرتبہ اور حیثیت کے لحاظ سے جب کسی شخص کو اتنی غیر معمولی وقعت حاصل ہوتی ہے تو اُس کے سِن و سال کا خیال نہین کرتے ہین - مارکوئس النڈیل ایک اعلیٰ درجے کا رئیس ہے اُس کے پاس بے شمار دولت ہے! اور اُس کا خاندان بھی ہمارے خاندان کی طرح قدیم سے چلا آ-ا ہے - چند اور واقعات بھی ہین جن سے مجھے اب علم اور یقین ہوگیا ہے کہ وہ نہایت ہی شریف النفس اور خوش مزاج ہے اور اُس کے دل مین ویسی ہی بُردباری اور تواضع پائی جاتی ہے جیسی ایک مرد کے دل مین ہونی چاہیے - خلاصہ یہ کہ آج ہی صبح کو بڑی دیر تک مین انگس وٹن سے باتین کرتا رہا اور اُنہین باتون مین خود بخود مارکوئس النڈیل کے اتنے ایک واقعات اور حالات معلوم ہوگئے جو اُن کے انتخاب کے لیے کافی ہین - اب مین بلا تامل اڈنبرا

مین قاصد بھیج کے خود اُنھین اِس بات کی اطلاع کرو ونگا کہ اُن کا پیام مجھے منظور ہے ساتھ ہی اُنھین یہان بلاؤن گا۔ تاکہ اُن کے آتے ہی اِس مجوزہ شادی کی تکمیل ہوجائے
ملکم۔" مین بذاتِ خود تو بہت ہی خوش ہون کیونکہ اس کی وجہ سے اسکاٹ لینڈ کے دو بہت پُرانے ذی اثر اور ذی عزت خاندانون مین اتحاد ہو جائیگا۔ لیکن اگر میری پیاری بہن کو اس شادی مین کسی قسم کا تردد ——"
ارل۔ (بات کاٹ کے ایک ایسے لہجہ مین جس سے گویا یہ امر طے شدہ معلوم ہوتا تھا) جسطرح بنے اوی لینا کو میرے حکم کی تعمیل کرنا پڑے گی۔ اِس کی بھلائی اور بُرائی کا سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا باپ کے سوا کون ہوسکتا ہے؟ اور جب اُس کے دل سے وہ بے عقلی اور طفلانہ مزاجی کا خیال جو کنتھ کے متعلق پیدا ہوگیا ہے زائل ہو جائیگا تو وہ میرے اس پیش بینی اور دانشمندی کے کام سے بہت خوش ہو گی۔ جس کی بدولت ایک گمنام اور مفلس لاوارث لڑکے کے ساتھ شادی کرنے کی جگہ ایک دولتمند اور صاحب حکومت رئیس مارکوئس آف لنڈیل کی دلھن بنے گی اور اب کنتھ کے متعلق کیا کیا جائے؟"
ملکم۔ (تعجب اور اشتیاق سے) "ہان۔ اباجان کنتھ کے متعلق آپ کیا کرین گے؟ مجھے تو اب اُس سے ویسی ہی نفرت ہوگئی ہے جیسی کہ پہلے محبت تھی"
ارل۔" نفرت برابر والون سے ہوا کرتی ہے یا کوئی ادنیٰ درجہ کا آدمی اعلیٰ درجہ والے سے دل مین نفرت کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا دلی جذبہ ہے جو ایک اعلیٰ شخص کے دل مین ادنے درجہ والے کی نسبت ہو ہی نہین سکتا یا ہو بھی سکتا ہے تو اُسے ہونا نہ چاہیے۔ ملکم۔ کنتھ تمھارے نفرت کے درجہ سے بہت گرا ہوا ہے۔ آیندہ تمھین اُس کے ساتھ سخت ذلت اور نہایت ہی حقارت سے پیش آنا چاہیے اخلاقی حیثیت سے وہ اسقدر ادنے اور کم درجہ کا ہے کہ نفرت کا ایسا اہم خیال اسکی نسبت نہین قائم کیا جا سکتا"
ملکم۔" اچھا تو پھر آپ اُسکی نسبت کیا تجویز کرتے ہین؟"
ارل۔" ملکم اُسے جب وہ بالکل بچہ تھا مین نے پالا ہے۔ اس لیے اسے ذلیل کرکے اپنے پاس سے نہ نکالون گا اور نہ اُسکو جائز رکھون گا کہ دنیا کے وسیع میدان

مین شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اِس طریقہ سے میرے دشمنون کے ہاتھ مین مجھ پر حملہ کرنے کیلیے ایک حربہ آجائے گا۔ اور اُنھین اِس کا موقع مِل جائے گا کہ اِس بے یار و بے خانمان اور غالباً یتیم نوجوان سے کام لے کے مجھے سختی اور بیرحمی کے ساتھ ستائین اور چڑھائین۔ لوگ کہین گے کہ یہ میرا ہی قصور تھا کہ اُسے اس طرح ناز و نعم سے پالا اور خاص اپنی اولاد کی طرح رکھا۔ اور اُن کا یہ کہنا ٹھیک بھی ہو گا۔ اب مجھے یہ نظر آتا ہے کہ مین نے غلطی کی۔ اپنی رحم دلی کی وجہ سے مین بیوقوفی اور بے عقلی کا کام کر گزرا اور کنتھ کی یہ بے ادبی اور گستاخی و دلیری اُسی سلوک کا لازمی نتیجہ ہے۔ افسوس مجھے پہلے ہی اِس کا خیال کرنا چاہیے تھا مگر مین نے اس پر غور نہین کیا۔ چونکہ مین اب تک ایسا بے پروا اور بیوقوف بنا رہا تھا اس لیے آیندہ بھی اُسکے ساتھ زیادہ سختی کا برتاؤ نہ کرون گا۔ کنتھ اپنے معمول کے مطابق اب بھی ہمارے ساتھ ہی رہیگا۔ مگر ہمین چاہیے کہ آہستہ آہستہ رخ بدل کے اُسے اُسی درجہ پر پہونچا دین جو اُس کا ہے۔ یہان تک کہ وہ گر کے ہمارے ادنے ملازمون کے اُوپر والے درجہ مین آجائے۔ یعنی بجائے مصاحب کے ایک خدمتگار بن جائے۔ اِسی خیال سے مین آج ہی حکم دیدون گا کہ فی الحال وہ اپنے ہی کمرے مین کھانا کھایا کرے۔ یونہین بغیر اِسکے کہ اُسے محسوس ہو ہم اُسکو اپنے پاس سے علیحدہ جدا کرنا شروع کرین گے۔ چند روز بعد وہ جب ہمارے ساتھ ملنے جُلنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے بالکل محروم ہو جائے گا تو آپ سے آپ نوکرون چاکرون سے میل جول بڑھائے گا اور اُسکے گھمنڈ کا ایسے مناسب طریقہ سے علاج ہو جائیگا کہ کسی کو ہماری عنایت و مہربانی پر کسی قسم کا شبہ کرنے کا موقع نہ مل سکے گا۔ کیون ملکم۔ یہ تجویز پسند ہے نہ؟"

ملکم "مجھے اِس کے ایک ایک لفظ سے اتفاق ہے۔ مگر مین تو اب کنتھ کی طرف جب خطاب کرون گا ویسے ہی کرون گا جیسے اپنے ادنی ملازمون کی طرف مخاطب ہوتا ہون"

یہ فقرے گویا ارل نے سُنے ہی نہین۔ اور ملکم کی طرف دیکھ کے کہا "لیکن ذرا اپنی بہن کے پاس کہلا بھیجو کہ اِسی وقت مجھ سے آکے مِل جائے۔ مین اُس سے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون" اب لارڈ ملکم چلا گیا اور اُس کو گئے تقریباً دس منٹ ہوئے ہون گے کہ ادی لینا آئی۔

باپ کے کمرے مین تنہا داخل ہوتے وقت وہ اپنی پریشانی کو نہ چھپا سکی۔ کیونکہ ملکم اُسے کمرے کے دروازے تک خود پہونچا گیا تھا اور راستہ مین اُسکے کان مین کہہ دیا تھا کہ "جنگل مین جو کچھ واقعات پیش آئے مجھ سے پوشیدہ نہین ہین لہذا باوجودیکہ اِس مین مجھے تکلیف ہوئی مگر مین نے اپنا فرض خیال کیا کہ اُن باتون کو ابّا جان کے کان تک پہونچا دون"

یہی سبب تھا کہ پری جمال نازنین اوی لینا شرمائے ہوئے گالون۔ پرنم آنکھون اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آئی۔ اور آتے ہی باپ کے آغوش مین نہایت بیقراری کے ساتھ گر کے رونے لگی۔ عنبرین زلفین شانون پر لوٹ رہی تھین۔ اور باپ کے شانے پر اُسکی سنگ مرمر کی سی گوری اور بے داغ پیشانی جھکی ہوئی تھی۔ اُسکے بازو ارل کے گلے مین اس شان سے لپٹے ہوئے تھے کہ اس انداز سے بیٹی ہی باپ سے لپٹ سکتی ہے۔ بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک پاکدامنی اور عفت کی مورت کسی فرضی اور بے بنیاد الزام پر معافی کے لیے التجا کر رہی ہے۔

ارل "پیاری اوی لینا تو اب آنسو پونچھ ڈالو۔ کیونکہ مین تم پر خفا نہ ہون گا مین دیکھتا ہون کہ ملکہ نے تمھین اس معاملہ مین گفتگو کرنے کے لیے پہلے سے تیار کر دیا ہے۔ خیر تو اب ایک مطیع و فرمان بردار بیٹی کی طرح اپنے مشتاق اور محبت والے باپ کے الفاظ غور سے سنو"

یہ سُن کے اوی لینا نے اپنا شرمایا ہوا چہرہ اوپر اُٹھایا باپ کے چہرے کی طرف ایک آبدیدہ نظر دیکھا جس سے حسرت ندامت اور معذرت کے جذبات ظاہر ہوتے تھے اور جس کا یہ جادو تھا کہ ارل نے پدرانہ جوش محبت سے بیتاب ہو کے اُسے اور زیادہ کھینچ کے سینہ سے لپٹا لیا۔ پھر اوی لینا نے جواب دیا اچھے اور پیارے ابا جان یقین جانیے کہ مین آپ کی مطیع و فرمان بردار ثابت ہون گی۔ آپ کے حکم سے ہرگز سرتابی نہ کرون گی۔ اور مین نے کوئی غلطی کی ہو ——"

ارل "اوی لینا۔ تم مین اتنی صفائی اور خوبی ہے کہ تم سے کوئی حقیقی غلطی ہو ہی نہین سکتی۔ مگر آؤ چند منٹ یہان بیٹھ کے اطمینان اور خاموشی سے باتین کرین"

اب اس کو لیجا کے ایک کرسی پر بٹھایا۔ پھر اُس کے برابر دوسری کرسی پر خود بیٹھ گیا اور کہا "بیٹی سچ سچ بتاؤ۔ تم نے جوش مین آکے کنتھ سے کوئی وعدہ یا قول و قرار تو نہین کر لیا؟"

اوی لینا۔ (جوش سے) نہین نہین۔ اُس نے مجھ سے کوئی وعدہ نہین لیا۔ اور نہ اُس نے میری زبان سے کسی بات کا اقرار کرایا۔ مین آج تک یہ جانتی ہی نہ تھی کہ میرے دل مین کنتھ کی نسبت ایسا خیال قائم ہے۔ اور نہ آج تک کبھی اُس نے مجھے ادھر توجہ دلائی کہ یہ اُسی کے خیال کا اثر میرے دل پر ہے۔ (معافی کے لیے ہاتھ جوڑ کے) اچھے ابا جان معاف کیجیے۔ افسوس سارا قصور میرا ہے۔ کیونکہ جب کنتھ نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ آیندہ مین خیرات کی روٹی نہین کھانا چاہتا اور میرا مستقل ارادہ ہے کہ کوئی شریف پیشہ اختیار کر لون تو مین ہی نے اصرار کر کے اُسے یہان ٹھہرنے پر مجبور کیا"

ارل "اچھا اوی لینا بتاؤ کیا تمھین اُس سے محبت ہے؟" یہ دریافت کرتے ہی

ارل نے اپنی خوبصورت بیٹی کے چہرے پر گہری نظریں جما دیں گھُور کے دیکھا گویا آنکھوں ہی آنکھوں میں اِس بات کا اندازہ کرنا چاہتا تھا کہ اس محبت نے اس کے نازک دل پر کہان تک اثر کیا ہے؟ پھر جب بیٹی نے اپنی آنکھیں جھکا لیں اور چغلی کھانے والا سرخ رنگ گالون پہ دوڑ گیا تو بولا،، مگر یہ فقط تمھاری ایک طفلانہ خام خیالی ہے جو اُتنی ہی جلدی زائل بھی ہو جائے گی جتنی جلدی اسوقت نامناسب طریقہ سے اُسکا میلان ہو گیا۔ بہرحال اوی لینا اِس کا تم اقرار کرو گی کہ یہ تمھارے باپ کا حق اور فرض ہے کہ تمھارے افعال کی نگرانی کرتا رہے اور جہان تک اُس کے امکان میں ہے تمھاری خوشی اور بہبود کو ملحوظ رکھ کے تمھاری زندگی کے تمام معاملات کو انجام دیتا رہے؟،،

اس کے جواب میں اوی لینا نے بہت ہی آہستہ سے "ہان،، کہا۔ مگر اس کا دل بالکل بیٹھا جاتا تھا۔ اِس لیے کہ ہر ہر لفظ جسے وہ اسوقت اپنے باپ کے مُنہ سے سنتی تھی اُسکی پہلی اُمید کو خاک میں ملانے والا اور اُس کے تازہ عشق کا خاتمہ کرنیوالا تھا،،

ارل ،، اِس کا اندیشہ نہ کرو کہ میں کنتھ کے ساتھ کوئی سختی کا برتاؤ کرنا چاہتا ہوں،،

یہ سنتے ہی اوی لینا چونک سی پڑی۔ آنکھیں اُٹھا کے باپ کا چہرہ دیکھا اور تعجب سے اُسکی صورت دیکھنے لگی کہ اِس اطمینان دلانے کی کیا ضرورت تھی؟

ارل ،، تم میرے اس کہنے سے پریشان ہو گئیں۔ مگر اصل یہ ہے کہ بلحاظ دنیوی تعلقات کے کنتھ اپنے محسن کی بیٹی کی عزت کا ضروری لحاظ نہ کرنے سے سخت ناشکری کا مرتکب ہوا۔ اور اُس پر نہایت ہی سخت الزام عائد ہوتا ہے،،

اوی لینا۔ (بہت ہی تعجیل سے) اچھے ابّا جان! ملکم نے آپ کو دھوکا دیا ہو گا۔ یا انھیں خود کچھ دھوکا ہو گیا ہو گا۔ کیونکہ کنتھ نے کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کی جو میری عزت و وقار کے خلاف ہو۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آج ہی پہلا دن ہے جبکہ میں اُن سے اِس بات پر خفا ہوئی کہ میرا نام نہیں لیتے۔ اور مجھے خاتون صاحبہ کہتے ہیں،،

ارل کو بیٹی کی یہ سادگی راستی اور بے ریائی دیکھ کے اطمینان ہوا خصوصاً یہ معلوم کر کے وہ بہت ہی خوش ہوا کہ باوجود اِن تمام باتون کے ابھی تک کوئی

نہایت اہم معاملہ صاف طور پر اقرار محبت کرنے یا آپس مین عہد و پیمان ہونے کا نہین پیش آیا ہے۔ چنانچہ اُس نے مسکرا کے کہا دد اب اِس معاملہ مین ہمین بے ضرورت غور و فکر نہ کرنا چاہیے۔ مگر اوی لینا اب تمھین کنیتھ کا خیال اپنے دل سے نکال ڈالنا چاہیے۔ اور نہ کبھی راستہ مین اُس سے باتین کرنے کے لیے ٹھہرنا مناسب ہے۔ آج سے وہ بجائے ہمارے ساتھ کھانے کے اپنے ہی کمرے مین کھایا کرے گا۔ اور اگر وہ ایسا ہی نیک نفس نوجوان ہے جیسا نیک تم اُسے سمجھتی ہو تو پھر کبھی اپنے آپ کو تمھاری نظر کے سامنے نہ پیش کرے گا۔ خیر یہ تو ہو گا۔ مگر اب بیٹا مجھے تم سے ایک اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم معاملہ مین گفتگو کرنی ہے۔ ایک نہایت ہی معزز و محترم شخص نے جس کا مرتبہ ہم سے بھی زیادہ ہے اور جس کے پاس بہت کافی دولت موجود ہے مجھے تمھارے لیے پیغام دیا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ وہ عمر مین تم سے بہت بڑا ہو مگر ———"

اوی لینا۔ "(نہایت تعجب سے باپ کی صورت دیکھ کے) کیا مین حقیقت مین سُن رہی ہون؟ یہ خواب تو نہین ہے؟ اور کیا واقعی اِس کی کچھ اصلیت ہو سکتی ہے؟"

ارل۔ (ذرا درشتی کے لہجہ مین) "ہان۔ ہان۔ اسکی اصلیت ہے۔ اور ایک فرمان بردار بیٹی کی طرح تمھین چند ہی روز مین اپنا ہاتھ مارکوس لنڈیل کے ہاتھ مین دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔"

یہ الفاظ سنتے ہی اوی لینا چونک پڑی اور ساتھ ہی چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور اُس کے جواب مین جو الفاظ زبان سے نکالنا چاہتی تھی مُنہ تک آ کے رہ گئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے سارے جسم کا خون خشک ہو گیا ہے اور دل برف کی طرح کی سردی مین ڈوبا جاتا ہے۔ اور یہ ایسی برف تھی جس سے اُس کے آغاز عشق کی تمام کلیان مرجھا گئین۔ اُس کا دل صاف تھا۔ اور اُس مین پوری پوری حس باقی تھی۔ اگرچہ بظاہر خاموش تھی مگر اس خاموشی مین ناامیدی اور مایوسی کا اضمحلال نمایان تھا۔

اُس کے دلی جذبات کو جو باپ کے اِن الفاظ کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے ارل بالکل نہین سمجھ سکا۔ اور اوی لینا کا ہاتھ پکڑ کے محبت کے ساتھ دبایا اور پوچھا "اوی لینا بتاؤ تم میرے کہنے پر عمل کرو گی؟ بولو! بولو! اور اُس باپ سے جو تمھاری بہبود اور

بھلائی کا آرزومند ہے ایک سعادت مند بیٹی کی طرح پیش آؤ۔"

اوی لینا کی زبان سے فقط "ہان،، کا لفظ تو نکلا۔ پھر اس کے بعد بالکل خاموش تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک بیجان مورت کے ہونٹھون مین ایک مشکوک زندگی نے یہ "ہان،، کا لفظ ادا کرانے کے لیے حرکت پیدا کر دی تھی۔

ہونکاری کے ساتھ ہی ارل نے اپنی بیٹی کو سینہ سے لگالیا اور کہا "میری پیاری اوی لینا مین تمھارا شکرگزار ہون کہ اِس لفظ سے تم نے مجھے اپنی سعادتمندی کا یقین دلادیا۔ اچھا اب اپنے کمرے مین جا کے آرام کرو اور مین نے جو کچھ اس وقت کہا ہے اُس پر اچھی طرح غور کرو۔"

لڑکی آہستہ آہستہ اور گویا کانپ کانپ کے زمین پر قدم رکھتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔ مگر صورت کہے دیتی تھی کہ نوجوانی کی ساری زندہ دلی آناً فاناً مین رخصت ہو گئی ہے۔ اور بناوٹ کی مضمحل حرکتین اور غیرارادی باتین اُس کے حرکات وسکنات پر حاوی ہین۔ غرض ایک جاندار بت کی طرح وہ اپنے کمرے مین گئی۔ مگر کمرے مین داخل ہوکے جیسے ہی دروازہ بند کیا طبیعت کو آزادی حاصل ہوئی۔ اب اُس کے دل مین ناامیدی کی خنکی کے بجائے سریع التسیر جذبات کی گرمی پیدا ہوئی۔ اور اُرسولا کی گود مین پڑ کے اور اُس کے سینہ پر اپنا سر رکھ کے زاروقطار رونے لگی۔

جیسے ہی اوی لینا کمرے سے نکل کے آئی ارل نے کنتھ کے پاس کہلا بھیجا کہ "تم اپنے کمرے ہی مین رہنا۔ میز پر آنے کی ضرورت نہین ہے۔" اور اُسی دم چند خطوط دے کے ایک قاصد اڈنبرا مین مارکوس النڈیل کے پاس بھیجا گیا۔

ساتوان باب

ایک رات کی سرگزشت

کنتھ کے بارے مین جیسا ہم بیان کر چکے ہین جنگل سے واپس آتے ہی اپنے کمرے مین چلا گیا اور اُن واقعات پر جو جنگل مین پیش آئے تھے غور کرنے لگا۔ بعض خیالات نے جو دبائے نہ دبتے تھے اور جذبات نے جو روکے نہ رکتے تھے اُس کی زبان

سے اُس مخفی عشق کا اعتراف کرادیا تھا جسے وہ چند روز سے دل مین لیے ہوے تھا۔ اب اُسے بغیر کسی شک وشبہ کے یہ بھی صاف صاف نظر آگیا تھا کہ اُس کی محبت بے اثر کیے نہین رہی۔ مگر نہ معلوم کیا بات تھی کہ باوجود اس اطمینان کے بھی وہ خوش نہ تھا۔ اُس کے دل مین ایک وحشتناک اور اندیشہ ناک خیال پیدا ہوا کہ گویا اُس نے کوئی گناہ کیا ہے اور اُسی کے اندیشہ سے وہ پریشان ہے دل مین بار بار خیال آتا تھا کہ اوی لینا پر عاشق ہو کے اور اُس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کر کے مین نے اپنے نہایت ہی شریف محسن کی ناشکری کی۔ اور نمک حرامی کا مجرم ہون۔ ایسے رحم دل اور فیاض رئیس ارل گلن گائل کی وہ تمام عنایتین اور مہربانیان جو میرے حال پر مبذول ہوئین اُن کا یہی معاوضہ تھا؟"

کنتھ اس سے بھی واقف تھا کہ اُن عالیمرتبہ لارڈ صاحب کے مزاج مین تبختر اور خودداری بہت ہے۔ اگرچہ اُس کے ساتھ کبھی کوئی ایسا برتاو نہین ہوا تھا مگر وہ جانتا تو تھا کہ میری جس قدر پاسداری کیجاتی ہے اُس کی وجہ سے میرے مقابل مین خودداری نہین ظاہر ہوتی۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ ایک ذلیل لاوارث لڑکے کے ساتھ اپنی عالی نسب بیٹی اوی لینا کی شادی کرنا وہ ہرگز نہ پسند کرین گے۔ اسی بنا پر اُسے خیال ہوا کہ غالبًا ارل کو یہ سُن کے بڑا صدمہ ہوا ہوگا کہ ایک گمنام لاوارث لڑکے نے میری صحیح النسب لاڈلی بیٹی کو عشق ومحبت کی نظر سے دیکھا اور اُس سے اس قسم کی باتین کین!

اب کنتھ کو اِس مین تو بالکل شک نہین رہا تھا کہ "ملکم میرا راز سمجھ گیا ہے۔ اس نوجوان امیر کا وہ معنی خیز لہجہ وہ طعن وتشنیع کے الفاظ۔ اور پھر وہ جوش اور غصہ کے تیور جو اُس بھتنی کی باتین سُن کے ظاہر ہوئے میرے اِس شک کی پوری پوری تائید کر رہے ہین"۔ اِس کے ساتھ کنتھ کو اس کا بھی یقین تھا کہ ملکم یہ راز ارل سے ضرور ہی بیان کر دے گا۔ لہذا یہ باتین سُن کے اگر اُس کے دل مین وحشتناک اور اندیشہ ناک خیالات پیدا ہو گئے ہون تو کوئی تعجب کی بات نہین!

مگر اس کا کیا سبب کہ کنتھ کے ایسے نیک اور ذی ہوش شخص نے اِس قدر عجلت کے

ساتھ اپنی زبان سے ایک ایسی بات نکال دی جس کی نسبت وہ بخوبی جانتا تھا کہ اِس نادان میں میری انتہا درجہ کی ناشکری تصور کیجائے گی؟ اپنے جذبات کو ظاہر کر کے اُس نے ایسا طریقہ کیون اختیار کر لیا کہ اب اپنے کیے پر نہایت نادم ہے اور اپنے اوپر افسوس کرتا ہے۔ افسوس! ناظرین کیا آپ انسان کے دلی راز کو اتنا بھی نہین جانتے جو اِن سوالون کے صاف صاف جواب معلوم کر سکین؟ کیا آپ قانون قدرت اور قوت عشق پر غور کر کے خود ہی کنتھ کے اِس طرز عمل کی وجہ نہین سمجھ سکتے؟ کیا آپ کو نہین معلوم کہ عشق دل کا غلام نہین بلکہ دل عشق کا غلام ہو جاتا ہے؟ اور کیا ہر شخص کی زندگی مین کبھی نہ کبھی چند ایسے لمحے نہین گزرے ہین جب اُس کے تمام خیالات محسوسات اور فرائض اسی آفتاب عشق کی پرآب وتاب روشنی کے آگے غائب ہو گئے ہون؟ اگرچہ بسا اوقات دل اِس قسم کی تمام تحریکون اور ترغیبون پر جو اُسے نا موزون معلوم ہوتی ہون غالب آتا ہے۔ اور ہر طرح کے ناپائدار خیالات کو دبا کے اور روک کے ٹھیک راستہ پر لے آتا ہے۔ مگر اُس پر بھی عشق کا اثر اس بلا کا ہے کہ اُسے اُس کا مطیع و فرمان بردار بن جانا ہی پڑتا ہے۔

اور اس پریشانی مین بھی جبکہ وہ اپنے کمرے مین اکیلا بیٹھا تھا خوبصورت و پاک دل اوی لینا کی صورت اُسکے خیال کی آنکھون کے سامنے پھر رہی تھی۔ اور اُس کے چاند کے ایسے چہرے پر اُس گھڑی کی ادائین نظر آرہی تھین جب جنگل مین اُس کی آرزوئین سُن کے حکم دیا تھا کہ ابھی یہین ٹھہرے رہو اور ساتھ ہی اُس کے گورے گالون پر شرم و حیا کی رنگت پھر گئی تھی۔ جن باتون کو وہ جانتا تھا کہ اُس کے دل سے ہین اور جب اپنی اِس کامیابی پر خوش ہو رہا تھا کہ عشق کا جو راز اُس نازنین کے پاک سینہ مین ایک خزانے کی طرح محفوظ تھا اُسے مین نے معلوم کر لیا۔ اِن باتون کے یاد آتے ہی اُس کا افسوس ایک اندرونی خوشی سے مبدل ہو گیا۔ اور ایک پُرسوز و گداز ناقابل بیان مگر ساتھ ہی خوشگوار اور پُرلطف درد اُس کے دل مین پیدا ہو گیا۔

انھین خیالات مین تقریبًا دو گھنٹہ غرق رہا ہو گا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ارل کا ایک ملازم لڑکا جافرے اندر آیا اور افسوس کے لہجہ مین ٹھہر ٹھہر کے

کہنے لگا:" میان کنتھ افسوس کہ مین آپ کے لیے ایک ناگوار خبر لایا ہون - مگر مجبورًا لارڈ صاحب کے حکم کی تعمیل کرنی ہی پڑتی ہے"
کنتھ:" (جہان تک بنا اپنے جذبات کو دبا کے) "لارڈ صاحب نے کیا حکم فرمایا ہے؟"
جافرے:" ارل نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ جب تک وہ کوئی اور حکم نہ دین آپ اپنے کمرے مین اکیلے ہی کھانا کھا لیا کرین"
یہ سنتے ہی کنتھ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ بے اختیار اُسکے مُنہ سے نکلا:" یہ حکم! کیا لارڈ صاحب میرے ساتھ نوکرون کا سا برتاؤ کرنا چاہتے ہین؟" مگر فورًا ہی اپنے جذبات کو دبایا اور اِس بات پر پچھتا کے کہ ایک غیر شخص کے سامنے یہ الفاظ زبان سے نکل گئے بہت ہی دھیمے اور نرم لہجہ مین کہا" ہان۔ ہان۔ ارل کو حق حاصل ہے کہ مجھے جسکا پورا دار و مدار اُنھین کی ذات پر ہے جس بات کا چاہین حکم دین۔ جافرے اتنی مہربانی کرو کہ لارڈ صاحب کی خدمت مین میری طرف سے جا کے عرض کرو کہ مین اُن کے حکم کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہون"
جافرے:" (جس کی عمر سترہ سال سے زیادہ نہ ہو گی) اچھا تو میان کنتھ آپ مجھ سے تو خفا نہین ہین کہ مین ایسا پیغام لے کے آپ کے پاس آیا؟ یقین جانئے کہ مجھے یہ دیکھ کے بہت رنج ہوا کہ لارڈ صاحب خدا جانے کیون آپ سے ناراض ہو گئے ہین۔ مگر مین بہت ہی وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ میان کنتھ گھر بھر کو آپ کے ساتھ بڑی محبت ہے"
کنتھ:" (اپنی جگہ سے اُٹھ کے اور محبت سے اُس خادم کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے) "الفاظ جو تم نے کہے جن سے تمھاری دلی محبت کا پتہ لگتا ہے اُن پہ میرا دلی شکریہ قبول کرو۔ خیر اب تم لارڈ صاحب کے پاس واپس جاؤ اور اُن کی خدمت مین عرض کرو کہ مین اُن کی خوشی اور مرضی کے مطابق نہایت مسرت و اطاعت کے ساتھ عمل کرون گا"
جافرے ابھی کنتھ کے پاس اور ٹھہرنا چاہتا تھا کہ باتون باتون مین ارل کی ناخوشی کا سبب دریافت کر لے مگر جب اُس نے یہ دیکھا کہ کنتھ اِسوقت تنہائی ہی کو پسند کرتا ہے تو رخصت ہو کے ارل گلن گائل کے پاس اُسکا پیام پہونچانے

کے لیے چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد کنیتھ جب اکیلا ہوا تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ مگر رونے کو اپنے دل کی نامناسب کمزوری خیال کر کے فوراً آنسو پونچھ ڈالے۔ وہ جوش کے ساتھ زور زور سے اپنے کمرے میں ٹہلنے لگا۔ ٹہلتا جاتا تھا اور زبان سے کہتا جاتا تھا "میں اسی ذلت کے قابل تھا۔ اور اس ذلت کو میں نے خود ہی اپنے سر لیا۔"

اسوقت اُسے اپنی تابعداری کی حیثیت سب سے زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوئی اور اس سخت ذلت کے خیال سے دل میں گویا کوئی چیز چبھ رہی تھی۔ اگر وہ ارل کا بیٹا ہوتا اور اُس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہوتا تو عذر خواہی کرتا اور معافی مانگ لیتا۔ اگر وہ خودمختار ہوتا تو اس برتاؤ کے ساتھ ہی اُس کے قصر سے نکل کے چلا جاتا۔ مگر اب اس موجودہ حالت میں کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے اُسکا معافی مانگنا بھی اِسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ خود غرضی سے وہ اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ ارل پھر اُسے اپنے لطف و کرم سے سرفراز کریں۔ اور اگر قصر سے چلا جاؤں تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ مجھے کوئی نقصان پہونچا ہے۔ علاوہ اِس کے ارل کلن گائل نے یہ حکم دے کے کہ میں اب اپنے ہی کمرے میں کھانا کھایا کروں گویا میری اطاعت و فرمان برداری پر ایک قسم کا بھروسہ کیا ہے۔ اور اس رعایت سے انکار کرنا یا قصر سے بھاگ جانا تاکہ اُن کی اطاعت نہ کرنی پڑے ناشکری پر ناشکری ہوگی۔ یہی باتیں کنیتھ سوچتا رہا اور سخت پریشان تھا کہ کیا کروں۔ اور کونسا طریقہ اختیار کروں۔

شام کے قریب جافرے کھانا لے کے پھر آیا اور ایک سینی جس میں رکابیوں میں کھانا تھا۔ شراب کی ایک بوتل تھی سامنے لا کے میز پر رکھی۔ اور میز پر چراغدان رکھ کے بولا "لارڈ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کو اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیجیے۔ اور ہمیشہ بتا دیا کریں فوراً انتظام ہو جایا کرے گا۔"

ارل کی اِس مہربانی کا کنیتھ کے دل پر بہت اثر ہوا اور اپنے دلی جذبات کے چھپانے کی غرض سے اپنا منہ دوسری طرف پھیر کے عجلت کے ساتھ کہا "اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔"

جافرے چند منٹ تک کمرے مین خاموش کھڑا رہا - گویا ابھی واپس جانا نہین چاہتا تھا - چراغ کی بتی درست کرتا رہا - اور جب دیکھا کہ کنتھ بالکل خاموش ہے تو بولا "ارل اور لارڈ ملکم آج اکیلے کھانا کھا رہے ہین"

کنتھ "کیا لیڈی اوی لینا اُن کے ساتھ نہین ہین" یہ الفاظ کہتے ہی کنتھ نے دوسری طرف مونہہ پھیر لیا کیونکہ ڈرتا تھا کہ میری آواز اور میرا چہرہ کہین راز عشق کو طشت از بام اور اُس کے ساتھ ارل اور لارڈ ملکم کی خفگی کی وجہ کو عالم آشکارا نہ کردین -

جافرے "سنتا ہون کہ لیڈی اوی لینا کی طبیعت آج کچھ ناساز ہے اُن کی پیش خدمت اُرسولا کہتی تھی کہ جنگل مین کسی بھیانک صورت والی عورت کے ناگہان نکل آنے سے وہ سہم گئین - مگر میان کنتھ آپ تو اُسوقت اُن کے ساتھ ہی تھے - آپ کو ضرور معلوم ہو گا کہ کیا واقعہ ہے؟"

کنتھ "ہان - جافرے - یہی ہوا تھا -" اور پھر بات بدلنے کی غرض سے پوچھا "تم نے ارل کو میرا پیام پہونچا دیا تھا نہ؟"

جافرے "جی ہان اُسی وقت کہہ دیا تھا - مگر ارل نے اُس کا کچھ جواب نہین دیا - بہت افسردہ خاطر سے معلوم ہوتے تھے - اور لارڈ ملکم بھی صُمٌ بُکمٌ اور خاموش ہین"

کنتھ "جافرے - مین تمھاری اِس خبرگیری اور مہربانی کا شکرگزار ہون - اب رات کو تم پھر آنے کی زحمت نہ کرنا - کیونکہ مجھے اور کسی چیز کی ضرورت نہ ہوگی"

جافرے یہ سُن کے چلا گیا اور کنتھ نے کھانے کو اُسی طرح میز پر چھوڑ کے کمرے مین اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کیا - اُسکے خیالات بھی خود اُس کی طرح منتشر ہو رہے تھے - یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ اوی لینا اپنے کمرے ہی مین ہے - مگر اس کا پتہ نہین چلتا تھا کہ واقعی یہ ناسازی طبع کی وجہ سے ہے یا وہ غریب بھی میری طرح باپ کے حکم سے اپنے کمرے مین بند ہے؟ بہر حال جو وجہ ہو مگر کنتھ کو اِس کا بھی کچھ کم صدمہ نہ تھا - کیونکہ اب اُسے جس قسم کی تکلیف یا پریشانی ہو اُسکا باعث کنتھ خود اپنے آپ کو سمجھتا تھا - افسوس! وہ کسی طرح اُڑ کے اُس کے پاس پہونچ جاتا اور اُسے تسلی دیتا! مگر نہین - اب یہ بالکل غیر ممکن تھا - اور یہ خیال آتے ہی دل شق ہونے لگتا تھا کہ

اب مین اُسے کب اور کیونکر دیکھ سکون گا۔

"اِس کی تو ذرا بھی امید نہین کی جا سکتی کہ ارل اب مجھے اور ادی لینا کو ایک ہی گھر مین رہنے دین گے۔ لیکن ایسا تھا تو اُنھون نے مجھے قصر سے فوراً نکل جانے کا حکم کیون نہ دے دیا؟ تو کیا مین یہین رہون گا اور ادی لینا کہین اور بھیج دیجائے گی؟ یہ بات بھی سمجھ مین نہین آتی کیونکہ میری خاطر سے ارل پدری محبت کو چھوڑ دین غیر ممکن ہے۔ ہم دونون مین سے کوئی شخص اگر یہان سے نکالا جائے گا تو وہ یقیناً مین ہون گا ادی لینا نہین ہو سکتی۔ معلوم ہوتا ہے ارل گلن گائل اس بات کے منتظر ہین کہ مین خود ہی یہان سے چلا جاؤن مگر یہ بات بھی اُن کے حکم کے خلاف ہو گی۔ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ تا حکم ثانی اپنے ہی کمرے مین کھانا کھایا کرون۔ لہذا میری حالت کے لحاظ سے میرا فرض ہے کہ ارل کے اُن احکام کا انتظار کرون جن کا صاف صاف وعدہ کیا گیا ہے۔"

ان متضاد خیالات کی پریشانیون مین اُسے معلوم ہوا کہ خلاف امید وقت بہت جلد گذر رہا ہے کیونکہ حسب معمول قصر مین وہ گھنٹی بجی جس کے ذریعہ سے ادنےٰ ملازمون اور خادمون کو لیٹنے کی اجازت ملا کرتی تھی۔ اِس کے دوسرے الفاظ مین یہ معنی ہوئے کہ دس بج گئے۔ جافرے کو کھانا لائے جواب تک یونہی طرح میز پر رکھا ہے کئی گھنٹہ گزر چکے اور اب بھوک کی شدت سے اُسے کمزوری محسوس ہونے لگی ہر دل پر جبر کرکے میز پر بیٹھ گیا۔ روٹی کے دو چار نوالے زبردستی ٹھیل ٹھیل کے حلق سے اُتارے۔ اور اوپر سے شراب کا ایک جام چڑھا گیا۔

جب ہاتھ پاؤن مین ذرا قوت آئی اور ایک خفیف سی تر و تازگی محسوس ہوئی تو ایک بڑی آرام کرسی پر لیٹ گیا اور چونکہ دماغ اور جسم دونون تھکے ہوے تھے لیٹتے ہی غنودگی طاری ہونے لگی۔ اور اُس نے اُس کے دور کرنے کی کوشش بھی نہ کی۔ رفتہ رفتہ دل کے جذبات اُبھرنے اور خیالات منتشر ہونے لگے۔ معلوم ہوا کہ جیسے چراغ دھندلا ہو گیا ہے۔ اور نیند کے غلبہ مین ہوش و حواس پر پردہ پڑا جاتا ہے۔

ہنوز پوری طرح غافل نہین ہونے پایا تھا کہ معلوم ہوا چراغ بہت دُھندلا

ہے۔ اور ایک قسم کی خواب کی سی غفلت دل و دماغ پر طاری ہے۔ ایسی گہری نیند نہین ہے کہ اُس کے تمام خیالات محو ہو گئے ہون۔ مگر ہان جاگ بھی نہین رہا ہے۔ اگرچہ اپنے خیالات پر پورا قابو نہین باقی رہا تھا آخر رفتہ رفتہ اُسے معلوم ہوا کہ کمرے کا دروازہ آہستہ آہستہ بغیر کسی آواز کے کھل رہا ہے۔

یہ دیکھ کے وہ دفعتہً چونک نہین پڑا اور نہ اُسے خوف معلوم ہوا۔ کیونکہ اس بات کو سمجھ رہا تھا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون۔ مگر ایک ازخود رفتگی کے عالم مین دروازے کو بہت ہی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اب ایک کشیدہ قامت شخص سایہ کی طرح مٹا مٹا آہستہ آہستہ کمرے مین داخل ہوا۔ مگر اب بھی کنتھ کے دل مین ذرا بھی خوف نہین پیدا ہوا۔ وہ شکل اُس کے قریب آ گئی۔ اُس کے کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہے اور نہ دل کو اتنی مہلت ملی تھی کہ اِس شکل کے متعلق کوئی خاص راے قائم کرے۔ اِس آنے والے کی ہیئت اُڑتے ہوئے دھوین کی شکل کے بہ نسبت زیادہ قائم معلوم ہوتی تھی۔ مگر اس مادی صورت مین چہرہ اور خط و خال صاف نہین نظر آتے تھے۔ کیونکہ وہ بالکل سایہ سا تھا۔ اب کنتھ کو معلوم ہوا کہ اُس پیکر نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور اشارہ کیا کہ میرے ساتھ آؤ۔ اشارہ پاتے ہی بغیر کسی قسم کے خوف و خطر کے وہ ساتھ ہو لیا۔

اب وہ شکل آہستہ آہستہ دروازے کی طرف واپس چلی پھر اُس سے نکل کے برآمدے مین آئی اور کنتھ دس بارہ قدم اِس کے پیچھے پیچھے تھا۔ اُس نے ازخود رفتگی کے عالم مین کمرے سے چراغ بھی نہین لیا تھا مگر جب چراغ کی روشنی کے حلقہ سے باہر ہوا تو معلوم ہوا کہ ایک قسم کی دھیمی روشنی ہر جگہ موجود ہے۔

اب وہ اُسی برآمدہ پر تھا جو کھانے کے کمرے کے اوپر واقع ہے جس مین سے ہو کے ارل اور لارڈ ملکم کے کمرون کو راستہ جاتا تھا۔ اوی لینا کا کمرہ بھی اِسی برآمدہ پر مگر اُس کے مقابل دوسری جانب تھا۔ جس روشنی کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ کسی خاص جگہ سے آتی نہین معلوم ہوتی تھی مگر جس مقام کو دیکھیے اُسکے اثر سے روشن تھا۔ کھانے کا کمرہ اور اُس کے پاس کا برآمدہ سب روشن تھے۔ اور کنتھ یہ بھی سمجھ رہا تھا کہ یہ کوئی معمولی روشنی نہین ہے اور وہ شکل جو آگے آگے

جا رہی تھی یہ بھی کسی انسان کی نہین بلکہ صاف آشکارا تھا کہ انسان کی صورت مین کوئی مافوق العادت چیز ہے۔

کنتھ کی اسوقت یہ حالت تھی کہ گویا خواب مین تھا اور ایک خیالی شکل کے پیچھے پیچھے بے خوف و خطر چلا جاتا تھا۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی ایک خوف دلانے والا سناٹا تھا جس مین خود اُس کے جوتون کی آواز پتھر کے فرش پر چلنے سے نکل رہی تھی۔ رہی وہ شکل جو آگے جا رہی تھی اُس کے قدمون سے کسی قسم کی دباب کی آواز نہین سنی جاتی تھی اور نہ اُس کے برف کے ایسے سفید براق کپڑون ہی سے کوئی سرسراہٹ پیدا ہوتی تھی۔

کنتھ اور اُس کا سایہ نما رہبر دونون اسی شان سے برآمدے سے گزر کے پتھر کے زینہ پر گئے جس سے اُوپر کی منزل کو راستہ گیا تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہان عبادت خانہ اور اُس کے گرد ایک اور برآمدہ تھا۔ یہان کنتھ ایک دالان سے گذر رہا تھا کہ معلوم ہوا وہ پُراسرار روشنی دھیمی ہوگئی گویا اب وہ اسکے حلقۂ اثر سے باہر تھا۔ مگر ایک خفیف سی روشنی اب بھی موجود تھی جسکی وجہ سے وہ گرد و پیش کی چیزون کو دیکھ رہا تھا۔ اور وہ سایہ نما رہبر اُس کے آگے تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا۔

دفعتہً اُس کی نظر عبادت خانے کی طرف گئی اور دیکھا کہ قربان گاہ کے دونون جانب دو شمعین روشن ہین۔ اور یہ بات اِس کی سمجھ مین اب آئی کہ یہان جو خفیف سی روشنی موجود ہے وہ اُنھین شمعون سے آرہی ہے۔ پھر اُس نے اپنے رہبر کی طرف دیکھا جس کی سایہ نما شکل ہاتھ سے قربان گاہ کی طرف نیچے اشارہ کر رہی تھی اب جو کنتھ نے غور سے دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہان کوئی شخص ہے جسے اُس نے پہلے نہین دیکھا تھا۔ وہ قربان گاہ کے آگے جھکا ہوا ہے اور اپنا سر ایک زینہ پر ٹیکے ہوئے ہے۔ اُس کا مُنہ چونکہ نیچے جھکا ہوا تھا اس لیے کنتھ صورت نہ دیکھ سکا۔ روشنی بھی اتنی دھیمی تھی کہ کنتھ جو چھ سات گز کے فاصلہ پر تھا اپنی جگہ سے اُس شخص کی وضع قطع اور لباس کو صاف نہین دیکھ سکتا تھا۔ یہ شخص قربان گاہ کے سامنے بالکل بے حس و حرکت سجدے مین پڑا تھا۔ اور یہ حالت تھی کہ اگر اُس کے مُنہ سے آہستہ آہستہ بہت ہی

سخت اندوہ وغم کی آہین نہ نکل رہی ہوتین تو غالبًا ایک جاندار انسان کے بجاے وہ ایک مورت سمجھی جاتی۔ لیکن اب اُس نے زینہ پر سے سر اُٹھایا اور زور زور سے سینہ کوبی کرنے لگا۔ آواز سے معلوم ہوتا کہ وہ اپنے سینہ پر گھونسے مار رہا ہے۔ اس شخص کو دیکھ کے کنتھ کے دل مین فورًا یہ خیال گزرا کہ یہ شخص چاہے کوئی ہو کسی سخت ترین گناہ کا مجرم ہے جسے وہ اِس طرح راتون کو عبادت وریاضت کرکے اپنے دل سے محو کرنا چاہتا ہے۔

یہ منظر کئی منٹ تک قائم رہا۔ اس کے بعد وہ شخص قربان گاہ کے سامنے کے زینہ پر سے اُٹھا اور سیدھا کھڑا ہوگیا۔ دونون شمعین گل کر دین اور ایک کونے سے ایک روشن چراغ اُٹھا لیا جس پر اب تک کنتھ کی نظر نہین پڑی تھی۔ چراغ لے کے وہ شخص آہستہ آہستہ عبادت خانے کے دروازے کی طرف چلا جو قربان گاہ کے مقابل واقع تھا۔ اب بھی کنتھ اُس کی شکل نہ دیکھ سکا کیونکہ دروازے تک آنے مین ایک دفعہ بھی اِس نے اپنا سر اُوپر نہین اُٹھایا۔ گھبرائی ہوئی اور خوفزدہ نگاہون سے چارون طرف دیکھ رہا تھا گویا ناامیدی اور خوف اُس کے دل پر چھائے ہوئے تھے۔ اور وہ بار بار ڈر جاتا تھا کہ کہین کوئی بھوت پریت عبادت خانے کے بھدے اور موٹے ستونون کے پیچھے سے نکل آئے۔ یا کوئی دیو اُس کے پیچھے تو نہین لگا ہوا ہے؟

آخر وہ مصیبت زدہ شخص عبادت خانے سے نکلا اور اُس کا دروازہ بند کر دیا۔ اب وہ شخص چونکہ چراغ کو اُٹھا لے گیا تھا اِس لیے کنتھ پھر اُسی پہلی غیر معمولی روشنی مین آگیا جو چند ساعت پہلے چراغ کی روشنی مین غائب ہوگئی تھی۔ اب جو اُس نے اپنے رہبر کی طرف نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ وہ غیرارضی شکل برآمدے مین اپنی پہلی رفتار سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ کنتھ پھر اُس کے پیچھے ہولیا۔ اور دومرے تھوڑے زینہ سے اُتر کے نیچے کے برآمدے مین آیا۔ وہ شکل نہ کہین ٹھہری نہ کنتھ کے کمرے کی طرف گئی بلکہ جلدی جلدی اُس زینہ پر آئی جو کھانے کے کمرے کے باہر صحن کی طرف تھا۔

زینے کے بیرونی دروازہ کا ایک پٹ خودبخود کُھل گیا۔ اور وہ سایہ نما شخص باہر

نکل کے صحن مین آیا۔ کنتھ بھی اُس کے پیچھے باہر نکلا مگر اب چاندنی مین آتے ہی وہ غیر معمولی روشنی دفعتہً زائل ہو گئی۔ اور اس کے نکلتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اب جونکہ کنتھ اُس کے قریب تھا اس لیے اُسے معلوم ہوا کہ دروازہ کچھ ایسی خاموشی سے کُھلا اور بند ہوا کہ گویا وہ بھی ہوا کا بنا ہوا ہے۔ اس وقت خود اُسکی حالت عجیب و غریب تھی۔ گویا ایک جن سر پر سوار تھا۔ اور یہ سب باتین اُس سے گویا بلا ارادہ اضطراراً ہو رہی تھین۔ کسی قسم کی وحشت نہ تھی نہ اُس سایہ نما رہبر کے ساتھ جانے مین کسی قسم کی پس پیش کرنے کا خیال بھی آتا تھا۔ اور نہ اُس کے خیالات پر کسی قسم کی وحشت نمایان ہوتی تھی یہی باتین جو پیش آ رہی تھین اُس کے دماغ مین چکر لگا رہی تھین۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اُسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے یہ سب باتین خواب مین ہو رہی ہین۔ اور خواب بھی کون؟ جس مین تمام خیالات مجتمع ہو کے ایک ایسے محدود دائرے مین آ گئے ہون کہ معلوم ہو یہ تمام واقعات آپ ہی آپ پیش آ رہے ہین۔ اور خود اُسے اِن مین کسی قسم کا دخل نہین ہے۔ واقعات بھی غیر معمولی ہی نہین بلکہ نہایت ہی تعجب خیز۔ باوجود اس کے نہ کسی قسم کا خوف تھا نہ ہراس اور کل باتین اُس کے سامنے سے گزرتی چلی جاتی تھین۔

غرض وہ سایہ نما شکل جو ابھی تک اُس کے سمجھ مین نہین آئی تھی اور جس کی نسبت وہ کچھ بھی نہ بتا سکتا تھا آگے آگے چلی جاتی تھی۔ جاتے جاتے دونون صحن سے گئے۔ اور بڑے پھاٹک کی چوڑی محراب کے نیچے پہونچے۔ بھدے آہنی پھاٹک کا ایک پٹ بغیر کسی قسم کی آواز کے خود بخود کھل گیا۔ اور اِس سے بھی زیادہ تعجب کی یہ بات کہ اُس مین جو موٹی زنجیرین لگی ہوئی تھین اُن سے بھی کوئی آواز نہ نکلی۔ کھلتے وقت وہ آہنی پٹ پتھر کے فرش پر رگڑتا ہوا گیا مگر اُس سے بھی آواز نہ پیدا ہوئی۔ اب وہ صورت پھاٹک کے باہر نکلی اور کنتھ حسب دستور پیچھے پیچھے تھا۔ دونون کے باہر نکلتے ہی پھاٹک خود بخود بند ہو گیا۔ اب دونون پھاٹک کے سامنے کی ڈھالو سڑک پر چلے جاتے تھے۔ چاندنی مین ہر چیز صاف نظر آتی تھی۔ چند لمحون کے بعد کنتھ نے دیکھا کہ اُس سایہ نما رہبر کے آگے آگے ایک اور شخص بھی جنگل کی طرف جا رہا ہے۔ خود بخود اس کے دل مین یہ خیال گزرا کہ یہ وہی شخص ہے جو اپنے دل پر سے گناہون کا بار ہٹانے

کے لیے عبادت خانے کے اندر قربان گاہ کے سامنے پڑا ہوا تھا۔

اب یہ سب لوگ جنگل کے کنارے پہونچے اور اگلا شخص ایک تنگ راستہ مین داخل ہوا۔ یہان پہونچ کے وہ سایہ نما شخص ٹھہر گیا۔ اپنا ہاتھ اُٹھا کے اُس طرف اشارہ کیا جدھر وہ اگلا شخص گیا تھا اور اشارہ کرتے ہی خود دفعۃً اس طرح غائب ہو گیا کہ گویا گرد و پیش کی ہوا مین مل گیا یعنی اُس کی دُھندلی دُھندلی شکل جو پہلے متاثر نظر آتی تھی اب پھیل کے چاندنی کا ایک جزو بن گئی۔ کنتھ اُس اشارے کو سمجھ گیا جو اُس نے رخصت ہوتے وقت کیا تھا اس لیے اب وہ اُس اگلے شخص کے پیچھے ہو لیا۔ راستہ بہت تنگ تھا اور کوئی پگڈنڈی سی اور اندھیرا دونون سے بھرا ہوا اثر اُسے اِس بات پر مجبور کر رہا تھا کہ اپنے اور اُس اگلے شخص کے درمیان مین اُتنا ہی فاصلہ ہر وقت قائم رکھے جتنا کہ پہلے تھا ورنہ دیکھ نہ جا سکے۔

جنگل گھنا ہوتا گیا۔ چاندنی بھی درختون مین چھن چھن کے آتی اور بہت ہی کم اندر پہونچتی تھی لیکن چونکہ یہ اکتوبر کا مہینہ تھا برف پڑنے لگی تھی۔ اور درختون کے پتے گرنا شروع ہو گئے تھے اس لیے اِس قدرتی شامیانے مین سے چھن کے اتنی روشنی ضرور پہونچ رہی تھی کہ راستہ صاف نظر آتا تھا اور کنتھ اُس شخص کو دیکھتا ہوا برابر آگے بڑھتا چلا جاتا تھا۔ تقریباً گھنٹہ بھر تک دونون یونہین چلے گئے۔ اور اُس اگلے شخص نے ایک دفعہ بھی پیچھے پھر کے نہین دیکھا۔ کنتھ کے دل مین کبھی نہ آتی تھی کہ قدم بڑھا کے اُس کے قریب پہونچ جائے۔ آدھی رات کا وقت اور یہ گھنا جنگل۔ نہ ٹھنڈی ہوا کا سنسنانا کنتھ کو اپنی جانب متوجہ کرتا تھا۔ اور نہ چڑیون کے پھڑک کے اُڑنے کی آواز اُس کے کانون مین آتی تھی۔ جھاڑیون مین سے جنگلی سورون کے دفعۃً بھاگنے کا بھی اُسے کچھ خیال نہ ہوا۔ ایک نیم خوابی کی حالت مین چلا جاتا تھا۔ اور گویا بالکل اطمینان تھا کہ کوئی خطرہ نہ پیش آئیگا۔

آخر جاتے جاتے اُسے آگے والے شخص کے سامنے ایک سفید سفید چیز نظر آئی۔ اور اِس مقام پر بمقابلہ جنگل کے جہان اندھیرا تھا چاندنی خوب کھِل کے پھیلی ہوئی تھی۔ عین اُسی مقام پر وہ شخص گیا اور کنتھ جنگل کے کنارے تک آکے ٹھٹکا اُس مقام پر ٹھٹھک کے کھڑا ہو گیا جہان درختون کو کاٹ کے ایک کشادہ میدان

بنا لیا گیا تھا اور اُس کے بیچ مین وہ سفید چیز قائم تھی۔ اب غور کرنے سے اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایک سنگ مرمر کی لاٹ ہے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی اُس کے دل مین پیدا ہو گیا کہ یہی وہ لاٹ ہے جسکی جگہ پر **مارکوس النڈیل** اور اُن کی بیوی نہایت بیرحمی سے قتل کیے گئے تھے۔ اس سے پہلے کبھی اُس نے اِس لاٹ کو نہین دیکھا تھا اور نہ کبھی صبح کی گلگشت مین اُس کا یہان گزر ہوا تھا۔ فوراً اُسے ملکم کا یہ کہنا یاد آ گیا کہ یہی وہ مقام ہے جہان سانحہ پیش آیا تھا۔ یہ نہ تھا کہ کنتھ کسی واقعہ کو سوچنے کے اور حافظہ پر زور ڈال کے یاد کرتا۔ بلکہ اُسوقت تمام واقعات آپ ہی آپ فوری طور پر ایک پُر اسرار اور ناقابل بیان طریقہ سے اُس کے دل مین پیدا ہوتے جاتے تھے۔

اُس اگلے شخص نے سنگ مرمر کی یادگار کے پاس پہونچتے ہی ادب سے اپنے گھٹنے ٹیک دیے مُنہ سے نہایت ہی سوز و گداز کی آواز نکلنے لگی۔ اور عبادت خانے مین جس طرح اُس نے سینہ کوبی کی تھی اُس سے زیادہ زور و شور سے یہان ماتم کرنے لگا۔ اِس نے اپنے اوپر لعنت و ملامت کرنے کے الفاظ بھی زبان سے نکالے۔ کنتھ اگرچہ مطلب سمجھ گیا مگر پورے الفاظ نہ سُن سکا۔ وہ اس امر کو بخوبی جان گیا کہ یہ شخص کسی نہایت دردناک قتل کا ذکر کر رہا ہے جس مین خود یہ بھی شریک تھا اور اب خدا سے دعا مانگ رہا ہے کہ میرا وہ نہایت ہی شرمناک اور سنگین گناہ معاف کر۔

وہ بدنصیب شخص تقریباً آدھے گھنٹہ تک اُس لاٹ کے آگے جھکا کھڑا رہا پھر آہستہ آہستہ اُٹھا اور اُسی تنگ راستہ کی طرف واپس چلا جس سے کہ آیا تھا۔ درختون کے سایہ مین وہ کنتھ کے پاس سے ہو کے گزرا۔ لیکن وہ اُسے دیکھ نہ سکا۔ کنتھ نے بہت کوشش کی کہ اُس کا چہرہ قریب سے دیکھے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اب دونون قصر مین اُسی طرح واپس آئے جس طرح کہ گئے تھے۔ اور کنتھ اُس سے پچاس قدم پیچھے جا رہا تھا۔ کسی مقام پر یہ مسافت نہ کم ہونے پائی اور نہ زیادہ ہونے پائی۔ گھنٹہ بھر مین دونون جنگل کے آخری سرے پر پہونچ گئے۔ یہان تک آتے ہی وہ سایہ نا شکل جو کنتھ کو لائی تھی پھر پیدا

ہوگئی گویا اگلے آدمی اور کنتھ کے بیچ مین خود بخود نمودار ہوگئی۔
اب اُس شخص نے پھاٹک پر پہونچ کے ایک کنجی سے جو اس کے پاس تھی دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوکے دروازہ بند کر لیا۔ پھر کنڈی چڑھادی۔ اور اُس کے بند ہونے کا کھٹکا کنتھ نے بھی سُنا چند منٹ مین وہ سایہ نما شخص پھاٹک پر پہونچا اور قریب پہونچتے ہی بھدے پھاٹک کا ایک پٹ آپ سے آپ بغیر کسی آواز کے اُسی طرح کھل گیا جسطرح جاتے وقت کھلا تھا۔ اب کنتھ قصر کے اندر داخل ہوا۔ اور پھاٹک اندر قدم رکھتے ہی بغیر کسی آواز کے پھر دفعتہً بند ہوگیا۔ اب اس مصیبت زدہ شخص کا کہیں پتہ نہ تھا کنتھ کا وہ سایہ نما رہبر البتہ موجود تھا۔ پھر دونوں صحن مین سے گزر کے قلعہ کے نیچے آئے۔ چھوٹا دروازہ پہلے کی طرح پھر بغیر کسی آواز کے کھلا اور اُن کے داخل ہوتے ہی بند ہوگیا۔ اور اب عمارت کے اندر چونکہ چاندنی کی روشنی نہ تھی کنتھ نے دیکھا کہ وہی پہلی غیر معمولی روشنی پھر پیدا ہوگئی۔
اس طرح روشنی مین اور اپنے اس عجیب و غریب رہبر کے ہمراہ وہ زینہ پر چڑھا۔ برآمدہ مین آیا۔ اور جیسے ہی اپنے کمرے کے دروازہ پر پہونچا وہ سایہ نما شکل غائب ہوگئی۔ وہ سایہ اُسی طرح اُس کی نظر سے غائب ہوگیا جیسے جنگل کے کنارے پہونچ کے غائب ہوا تھا۔ اُس کے ساتھ ہی وہ غیر معمولی روشنی بھی نہ رہی اور ہمارا بہادر نوجوان اب پھر بالکل اندھیرے مین تھا۔ اُس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور جیسے ہی اس مین داخل ہوا۔ چراغ نہایت دھیمی روشنی کے ساتھ روشن تھا اور اُسی جگہ رکھا تھا جہاں پہلے تھا۔ اپنے کمرے مین واپس آتے ہی اُسے ایسی سخت تھکن فوری طور پر محسوس ہوئی کہ بے اختیار آرام کرسی پر پڑ گیا۔ مگر یہ دیکھ کے کہ چراغ عنقریب گل ہوا چاہتا ہے پھر اُٹھا۔ جلدی جلدی کپڑے اُتارے۔ اور جھٹ پٹ بدقت تمام آپ کو گھسیٹتے ہوئے لیجا کے مسہری پر ڈال دیا۔ اِدھر وہ لیٹا اور اُدھر چراغ گل ہوگیا۔
لمحہ ہی بھر مین نیند آگئی۔ اور ایسی گہری نیند کہ صبح تک کروٹ نہ لی آنکھ کھلی تو رات کے تمام واقعات دماغ مین چکر کھا رہے تھے۔ لیٹے ہی لیٹے سوچنے لگا کہ اُنھین سلسلہ وار یاد کرکے ذہن نشین کر لے۔ پورے سلسلہ واقعات پر خوب غور کرکے اس نے یہ نتیجہ نکالا اور اسی کا یقین کر لیا کہ پریشان خیالی کی وجہ سے مین نے

ایک نہایت ہی غیر معمولی خواب دیکھا ہے جس کے ذرا ذرا سے اور ادنے ادنے واقعات بھی مجھے خوب یاد ہین"

اب مسہری سے اُٹھنے کا قصد کیا۔ مگر معلوم ہوا کہ جسم کے سارے اعضا سخت تھکن کیوجہ سے اکڑ کے رہ گئے ہین۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ جیسے رات کو مین واقعی کئی کوس چلا ہون۔ پھر خیال پیدا ہوا کہ "نہین خواب نہ تھا،، اور رات کے ہر ہر واقعہ پہ پھر نہایت ہی متانت سے غور کرنے لگا۔ جسقدر زیادہ غور کرتا اُسی قدر پریشانی بڑھتی جاتی تھی۔ ہر واقعہ اُسی طرح صاف صاف یاد تھا کہ گویا آنکھون کے سامنے گزرا ہے۔ بس ایک ہی صورت تھی جس سے یہ سب شبہے رفع ہو سکتے تھے۔ اور جیسے ہی وہ ذہن مین آئی اُس پر عمل کرنے کو تیار ہو گیا۔

باوجود تھکن کے نہایت پھرتی کے ساتھ مسہری سے اُترا اور جو کپڑے رات کو پہنے تھا اُنھین دیکھنے لگا۔ بڑی حیرت اور خوف کے جذبات کے ساتھ دیکھا کہ جوتون مین کیچڑ بھری ہوئی ہے جرابین بھی گرد آلود اور نم ہین اور کوٹ مین کئی جگہ درختون کی ٹہنیون اور پتون کی سبزی اور کائی لگی ہی۔

"یا اللہ! تو یہ خواب نہ تھا؟ بلکہ اس مین ایک نہایت ہی حیرت انگیز اور خوفناک واقعیت تھی؟ تو پھر ان تمام باتون کا کیا مطلب ہے؟ اور یہ کیون پیش آئے؟ کسی بے قرار و مضطرب الحال روح نے یہ سب باتین مجھی کو کیون دکھائین؟ اِس آدھی رات کے واقعات کے رازون پر غور کرنے کے لیے اُس نے مجھے کیون منتخب کیا؟ اور وہ کون شخص تھا جو پہلے گرجے مین قربان گاہ کے آگے اور پھر جنگل مین اُس یادگار کے سامنے سینہ کوبی کر رہا تھا؟ یہ کون ایسا مصیبت زدہ شخص ہے جو قابیل کی طرح رات کو پریشان حال مارا مارا پھرتا تھا جب کہ ساری دنیا آرام کر رہی تھی؟ اس مین ذرا شک نہین کہ وہ کوئی اسی قصر کا رہنے والا تھا۔ مگر آخر تھا کون؟ گھنٹہ بڑی دیر تک ان تمام لوگون پر جو قصر النڈیل کی چار دیواری مین رہتے تھے بیکار ہی تو خیال دوڑاتا رہا۔ کیونکہ کسی کی نسبت یقین نہ ہو سکا کہ وہ پریشان حال مجرم وہی ہے۔

مگر باوجود اِن تمام فکرون کے خود اپنی نسبت اُسے مطلق خوف نہ تھا۔ تعجب تھا۔ حیرت تھی۔ پریشانی تھی۔ اور عقل دنگ تھی۔ مگر خوف نام کو بھی نہ تھا۔ گو کہ

اُسے کامل یقین تھا اور اِس مین ذرا بھی شک و شبہ نہ تھا کہ خلاف فطرت واقعات پیش رہتے ہین۔
مگر باوجود اس تعجب اور حیرت کے اُسے اِس کی ذرا بھی فکر نہ تھی کہ آیندہ رات کو بھی یہ واقعات پیش آئے تو کیا ہوگا؟ دل مین دھڑکن اور خیالات مین سستی نہ تھی۔ دل مین جم گئی تھی کہ یہ جتنے واقعات پیش آئے سب مین نے اپنی آنکھ سے دیکھے ہین اور یہ سب کسی نہ کسی پہلو سے میری ہی قسمت سے وابستہ ہین یہ خیال اُس کے دل مین خود بخود پیدا ہو گیا۔ جس کی وہ وجہ نہین بیان کر سکتا تھا۔ اور ساتھ ہی پورا وثوق اور یقین کامل تھا کہ میرا خیال ٹھیک ہی۔ اسی پُراسرار خیال نے جس نے اُسے اِس بات کا یقین دلایا اس پر بھی آمادہ کر دیا کہ جو جو واقعات پیش آچکے ہین اور جو آیندہ پیش آتے جائینگے اُنھین مین اپنے سینہ مین محفوظ رکھتا جاؤن گا۔

آٹھوان باب

خیر مقدم

مذکورۂ بالا واقعات کو ایک مہینہ ہو گیا۔ قصر الندڑیل ہائی لینڈ کے اِس عالیشان قصر مین اُس کے شریف و معزز مالک کے خیر مقدم مین جو تیاریان کی گئین ان کے سوا اور تمام معاملات بدستور رہے۔

کنتھ اُسی طرح اپنے کمرے مین کھانا کھاتا تھا اور جافرے اُس کی خدمت کا کفیل تھا۔ کبھی کبھی وہ سیر و تفریح کو باہر جاتا تو بالکل اکیلا ہوتا۔ کیونکہ اگر کبھی اتفاق سے راستہ مین ملکم کا سامنا بھی ہو جاتا تو وہ نوعمر و مغرور لارڈ بڑی بے پروائی کے ساتھ دور ہی سے صاحب سلامت کر کے منہ پھیر لیتا۔ اور دوسری طرف چلا جاتا۔ بخلاف اِس کے ارل گلن گائل اب بھی اُسی طرح محبت و گرمجوشی سے ملتا۔ گو کہ اُس مین اب وہ پہلی باپ کی سی شفقت و محبت نہ تھی اُنھون نے کنتھ کی نسبت اور عکم دینے کا جو ارادہ ظاہر کیا تھا اُس کا کنتھ بڑے ہی شوق سے منتظر تھا۔ اِس لیے کہ وہ جانتا تھا کہ بغیر اپنے شریف محسن کی مرضی معلوم کیے مین

اپنی نسبت کوئی قطعی رائے نہین قائم کر سکتا۔

اس جنگل کی گل گشت کے بعد اس وقت تک کنتھ نے اوی لینا کو ایک بار بھی نہ دیکھا تھا۔ اوی لینا زیادہ تر اپنے کمرے ہی مین رہی اور کبھی باہر نکلتی بھی تو لازمی طور پر باپ یا بھائی ساتھ رہا کرتے۔ مگر کنتھ کو پھر کبھی انھون نے اپنے ساتھ جانے کے لیے نہین بلایا اور نہ اب وہ اُس کے ساتھ عزیزون کا سا برتاؤ کرتے تھے۔ لیکن اُسے کھانا وہی دیا جاتا جو خاص ارل کی میز پر چنا جاتا اور جانور سے اور سب نوکر چاکر اُس کی ویسی ہی عزت کرتے جیسی کسی اپنے سے اعلیٰ شخص کی کیجاتی ہے۔ بہر حال بظاہر اُس کے دل کو تکلیف دینے یا اُسکے غرور کے توڑنے کی کوئی کارروائی نہین کیجاتی تھی۔

پھر کبھی اُس نے سایہ نما دوست کو بھی نہین دیکھا اور نہ کسی رات کو کوئی ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اُس کے آرام میں خلل پڑتا۔ پہلے باب مین جو واقعات بیان کیے گئے ہین اُن کی نسبت اُس کے دل مین ذرا بھی شبہہ نہ تھا کہ وہ سب باتین خواب کی نہ تھین۔ کیونکہ ایک بار دن کو وہ خود اُس سنگ مرمر کی لاٹ کے پاس گیا اور اُسے دیکھتے ہی یقین آگیا کہ اُس عجیب وغریب پُراسرار رات کو مین یہین آیا تھا مگر اُس مصیبت زدہ ماتم دار شخص کو آج تک نہین پہچان سکا کہ کون ہے اور کسی پر اس کو ذرا سا بھی گمان نہ ہوتا تھا۔

رہا اُس کا عشق! کیا وہ اب بھی دل مین باقی تھا؟ آہ! افریقہ کے کسی حبشی سے پوچھو جو اپنے ملک سے بہت دور کسی جزیرہ مین غلام بنا لیا گیا ہو کہ آیا وہ اپنے وطن کو جہان پیدا ہوا تھا پھر ایک اور فقط ایک ہی نظر دیکھ لینا چاہتا ہے یا نہین! یا فقط ایک ہی گھڑی کے لیے اپنی اُس بنجر زمین پر قدم رکھنے کا آرزومند ہے یا نہین؟ کسی ملاح سے اُس وقت پوچھو جب اپنے ملک سے دور بیچ منجدھار مین پڑا ہو سمندر مین خوفناک طلاطم ہو اور سخت طوفان کی موجین جہاز کو تھپیڑے دیدے کے اِدھر اُدھر پھینک رہی ہون کہ اُس نازک گھڑی مین بھی وہ اپنے دور دراز وطن کو جو سات سمندر پار ہے یاد کرتا ہے یا نہین؟ یا اُسکے دل کی نظرون مین پیارے ماں باپ۔ بال بچون۔ عزیزون

اور دوستون کی تصویرین کھنچ جاتی ہین یا نہین۔ جنھین وہ اِس وضع مین دیکھتا ہے کہ خدا کے سامنے سربسجود پڑے ہین اور اُس کے لیے دعا کر رہے ہین؟ کسی قیدی سے پوچھو جو اپنی تنگ و تاریک کوٹھری مین اکیلا پڑا ہو کہ کبھی اُسے باہر کی وسیع دنیا کا خیال آتا ہے یا نہین؟ اور کیا بے اختیار اُس کا جی نہین چاہتا کہ آزاد ہوتا؟ اور آزادی سے دنیا کی سیر کرتا پھرتا؟ کسی سپاہی سے پوچھو جو میدان جنگ مین اُس سمت کو جا رہا ہو جدھر لڑائی کا بہت ہی زور و شور ہے کہ کیا اُس کے دل مین ایک لمحہ ہی بھر کے لیے سہی اپنے دور اُفتادہ عزیزون اور دوستون کا خیال نہین آجاتا؟ جن کی نسبت وہ خوب جانتا ہے کہ اُسے ہر وقت بڑے شوق سے یاد کر رہے ہون گے؟

نہین ہرگز نہین۔ادوی لینا کی خیالی تصویر کنتھ کے دل سے کسی وقت نہین غائب ہوئی۔ اپنے کمرے کی تنہائی مین جنگل کے پیچ در پیچ راستون مین تن تنہا گشت لگاتے وقت پہاڑیون کی بلندی پر۔ گھاٹیون کے نشیب مین۔ غرض ہر جگہ اور ہر وقت اُس کا دل اُسی طرف لگا رہتا۔ ابھی وہ اُس عمر کو نہین پہونچا تھا کہ دل کی اُمنگین فنا ہو گئی ہون اور زیارت کے موقع اور اُس کے ممکن الحصول ہونے کے بارے مین اُسی تامل و تعمق اور دقیقہ رسی و باریک بینی کے ساتھ غور کرتا جس طرح ایک تاجر اپنے روزنامہ کے بہی کھاتے مین دن کی آمدنی و خرچ کو سونچا کرتا ہے اُس کی عمر کا تو ابھی وہ زمانہ تھا جب دل مین ہر قسم کی امیدین ایک متلاطم سمندر کی طرح جوش و خروش کے ساتھ موج زن ہوتی ہین۔ اپنی وحشتناک فکرون مین سب تمام رکاوٹون اور کل دراندازیون پر خیالی فتح ہو جاتی ہے۔ غیر ممکن بات بھی پھیر پھار کے اور تاویلین کر کے خوشگوار صورت مین نظر کے سامنے آتی۔ اور جو اندیشے قطعی اور ضرور پیش آنیوالے ہوتے ہین اُن کی نسبت اپنی بلند پروازیون کے کمال مین اُسے دھوکا ہو جاتا ہے۔

کنتھ کے دل کی بھی یہی حالت تھی۔ اور انھین وجوہ سے وہ بہت زیادہ پریشان اور ناخوش نہ تھا۔ ماسوا اس کے یا تو ایک پُر اسرار الہام کی طرح یہ بات اُس کے ذہن مین جم گئی تھی یا کسی اور طریقہ سے خودبخود اُسے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ وہ خلاف فطرت سایہ نا شکل جس کا اِس سے پہلے تذکرہ ہو چکا ہے جلدی یا دیر مین اُس کے لیے کوئی مفید کوشش ضرور کرے گی یہ تو نہ جانتا تھا کہ یہ کیونکر ہو گا مگر

خیال دل مین بس گیا تھا کہ کوئی بہت ہی بڑا نمایان انقلاب میرے مرتبہ اور میری حالت مین ضرور ہونے والا ہے۔

جافرے نے اُسے بتادیا کہ عنقریب مارکوس لنڈیل یہان آنے والے ہین لیکن کنتھ کے خیال مین یہ کوئی غیرمعمولی بات نہ تھی۔ اس لیے کہ وہی اِس قصر اور آس پاس کی زمین اور تمام علاقے کے مالک تھے۔ مارکوس کے آنے کی اصلی غرض اِسقدر پوشیدہ رکھی گئی اور اُس کے چھپانے کی اس درجہ کوشش کیگئی کہ اصلی واقعات کی خبر سوا ارل گلن گائل۔ لارڈ ملکم۔ اوٹی لینا۔ اور آرسولا کے کسی کو نہ معلوم ہو سکی۔ یہ کنتھ کے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ اُس کی معشوقہ کی شادی مارکوس لنڈیل کے ساتھ قرار پا سکتی ہے۔ یا یہ کہ مین جو کہین جانے سے روکا گیا ہون اور اِس گھڑی تک ارل کے خاندان سے نہین نکالا گیا اس کی غرض صرف یہی ہے کہ مجھے اِس شادی مین مزاحمت کرنے کا موقع نہ ملے۔ یہ ظاہر تھا کہ اگر یہ شادی ہو گئی تو اپنی معشوقہ کی بنسبت اُس کی تمام امیدون کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اب اوٹی لینا کا حال بھی سنیے۔ اُس کے رنج کی کوئی انتہا نہ تھی۔ مگر اِس اندیشہ سے کہ باپ کی نظر مین نافرمان نہ ثابت ہون درد دل چھپانے مین اپنی طاقت سے زیادہ کوشش کر رہی تھی۔ اُن دنون ماں باپ کی اطاعت کا اولاد کو اتنا ہی پاس و لحاظ رہا کرتا جتنا کہ ماں باپ کو اولاد پر اختیار حاصل تھا۔ اور امیرون کے خاندان مین تو (جیسا کہ اب بھی بعض بعض گھرانون مین دستور ہے) شادی بیاہ کے معاملہ مین اولاد کو کسی قسم کا دخل ہی نہ تھا۔ اور نہ اُن کی رضامندی و نفرت کی کچھ پروا کیجاتی۔ لڑکون کا فرض تھا کہ باپ جہان شادی ٹھہرائے بلا تامل اور بغیر کسی عذر کے قبول کرلین خاندانی رواج اور تعلیم و تربیت نے یہی اصول اوٹی لینا کے بھی ذہن نشین کردیا تھا۔ اِس لیے باپ کے حکم کی تعمیل مین ناراضی ظاہر کرنے کو وہ اپنے نزدیک ایک قطعی گناہ سمجھتی۔ اور دل مین خائف تھی کہ مین اِس گناہ عظیم کی مرتکب ہو گئی۔ مگر اس کو گناہ خیال کرنے پر بھی اِس کی ناراضی کم نہ ہوئی صرف اِسوجہ سے نہین کہ دراصل اُسے مارکوس لنڈیل سے نفرت تھی بلکہ اِسوجہ سے بھی کہ اُسکے نازک اور نرم دل مین کنتھ کی تصویر جم گئی تھی اور اُسی کے تصور مین اُسے اپنی تمام امیدین اور ساری خوشیان نظر آتی تھیں

لیکن یہ پورا مہینہ جو اُس قابل یادجنگل کی سیر کے بعد گزرا تھا اس مین اوی لینا کا دل مضمحل ہوتا جاتا تھا اور پھول سا چہرہ پژمردہ ہو گیا تھا۔ گال کمھلا گئے تھے۔ مسرت بھری نگاہ سے رنج اور اکثر اوقات ناامیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔ تمام حرکات و سکنات مین سستی اور کاہلی نظر آتی تھی۔ آواز بجھی ہوئی اور غمگین تھی۔ کسی بات مین لطف نہ آتا تھا۔ کسی وقت دو چار نوالے زبردستی کھا لیتی ورنہ غذا چھوٹ گئی تھی۔ خود سے کبھی کوئی بات نہ کہتی۔ ہان کوئی کچھ پوچھتا تو مختصر سا جواب دے کے ٹال دیتی۔ بس معلوم ہوتا تھا کہ عنفوان شباب اور شگفتگی کے عہد ہی مین زندگی اُسے بار ہو گئی ہے۔ اور اُسے وہ خوشی سے نہین بلکہ تقدیر پر راضی ہو کے بدمزگی سے کاٹ رہی ہے۔ ارسولا بار بار اُس کی تسلی و تشفی کرتی مگر بیکار جو غم اس نوخیز نازنین کے دل مین بیٹھ گیا تھا اُس کے لیے ہمدردی کا علاج بالکل بے سود تھا۔

کنتھ کو جب فرے ہی سے اوی لینا کی اس ظاہری تبدیلی کی اطلاع ملی اور اگرچہ اس خبر سے اس کے دل کو ایک حد تک تکلیف ہوئی اور جگر مین درد محسوس ہوا مگر اُسے اس بات کا یقین بھی ہو گیا کہ میری محبت اُس کے دل مین ویسی ہی باقی ہے۔ اوی لینا بھی اس کو سمجھ گئی تھی کہ کنتھ جو ہر وقت ابا جان کے پاس رہا کرتا تھا اب ان کے سامنے آنے سے کیون روک دیا گیا ہے؟ کنتھ کی آزاد خیالی اور الوالعزمی سے خوب واقف تھی۔ اور دل مین کہتی کہ "باوجود اس ذلت کے بعد بھی اس قصر مین پڑا رہنا اُس کی سچی جانثاری کا ایک کامل ثبوت ہے"

جنگل کی اُس نہ بھولنے والی سیر کے ایک مہینہ بعد تک قصر النگڈیل مین ان دونون کی یہ حالت تھی۔ اب نومبر کا مہینہ شروع ہوا۔ درختون کے صرف ڈھانچے رہ گئے تھے جن مین سے گزرتے وقت ہوا ایک ناگوار سنسناہٹ پیدا کرتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے نالے بڑھ کے ندیان بن گئے تھے۔ اور چشمے بڑے بڑے دریا گویا زمین و آسمان اور اُن کی تمام چیزین جلد جلد موسم سرما کا سخت اور ناگوار جامہ پہن رہی تھین۔

ایک روز کچھ دن چڑھے ایک قاصد سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ اور یہ خبر لایا کہ مارکوس النڈیل تشریف لا رہے ہین اور گھنٹہ بھر کے اندر یہان پہونچ جائین گے۔ ارل گلن گائل نے فوراً اس کی اوی لینا کو خبر کی اور آپ مع لارڈ ملکم کے گھوڑون پر سوار ہو کے اور چند ہمراہیون کو ساتھ لے کے اُنکے استقبال کو روانہ ہوئے۔ جو سڑک جنگل مین سے ہو کے گزری تھی یہی اُس بڑی سڑک مین مل گئی تھی جو اڈنبرا سے آئی تھی۔ اِن لوگون کو روانہ ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہوا تھا کہ دور پر لارڈ النڈیل اور اُنکے ہمراہیون کا گروہ دکھائی دیا۔ دونون گروہ ذوق و شوق سے بڑھے اور ملاقات ایسی ہی گرمجوشی کے ساتھ ہوئی جیسی کہ امید تھی۔ مارکوس کے ہمراہ رکاب بہت سے مصاحب اور نوکر چاکر تھے۔ اور سب بڑے ٹھاٹ کا سفری لباس پہنے اور نہایت ہی خوبصورت گھوڑون پر سوار تھے۔ خود مارکوس ایک نہایت اعلی درجہ کے گھوڑے پر سوار تھا جس کے کودکودکے اور بن بن کے چلنے سے معلوم ہوتا تھا کہ بہت ہی اچھی نسل کا جانور ہے جو اپنی شرافت پر ناز کر رہا ہے۔ لیکن مارکوس کے چہرے پر کسی قدر فکر اور پریشانی کے علامات نمایان تھے۔ گویا دور و دراز سے سفر مین تھک گئے ہین۔ مگر ارل نے خیریت پوچھی تو جواب یہ ملا کہ مین نزدیک نزدیک کی منزلون مین پڑاو ڈالتا ہوا آیا ہون۔ اور راستہ بڑے لطف و آرام اور بہت آسانی کے ساتھ طے ہوا۔ اتنا بتایا کہ مین ابھی حال مین بیمار ہو گیا تھا۔ اب اچھا ہون۔ اور جو کچھ کمزوری و اضمحلال باقی ہے اُسے میرے وطن ہائی لینڈ کی آب و ہوا بہت جلد رفع کر دے گی۔

اس مرتبہ مارکوس نے کنیتھ کو ارل کے ساتھ جو نہین دیکھا تو اس کا سبب دریافت کیا۔ اور ارل نے جواب مین بڑی متانت کے ساتھ کہا "اس نوعمر شخص سے ایک قصور ہو گیا تھا۔ اُسی کی خفت مٹانے کے لیے فی الحال وہ اپنے کمرے ہی مین پڑا رہا کرتا ہے۔" اور مارکوس النڈیل نے یہ دیکھ کے کہ ارل گلن گائل اس بارے مین زیادہ واقعات نہین بتلانا چاہتے پھر کوئی سوال نہین کیا۔

ان باتون کے درمیان ہی مین آرل اور اُن کے ہمراہی بلیٹ کے مارکوس اور اُن کے گروہ مین شامل ہو گئے۔ اور دونون گروہ ایک مین مِل کے چلے۔ زیادہ مسافت نہین طے کرنے پائے تھے اور جو گفتگو ہم نے بیان کی ہے اُس سے زیادہ کہنے سننے کی بھی نوبت نہین آئی تھی کہ دفعتہً مارکوس کا گھوڑا سڑک کے کنارے کسی چیز کو دیکھ کے بھڑکا۔ یک بیک پلٹ پڑا۔ پچھلے پاؤن پر کھڑا ہو گیا۔ پھر آگے کی طرف اِس طرح اچانک کودا کہ مارکوس اگرچہ بہت ہی اچھا سوار تھا اُس کی پیٹھ پر سے اُچھل کے بڑے زور سے سڑک مین جا پڑا۔ آرل ملکم اور دونون امیرون کے بارہ تیرہ ملازم جو آگے تھے فوراً گھوڑون سے کود ے۔ مگر اُن کے پہونچنے کے قبل ہی مارکوس جست کر کے کھڑا ہو گیا۔ جہان تک بنا اپنے چہرے کو بشاش بنایا۔ اور کہا کہین چوٹ نہین آئی ہے"

اب ہر شخص اِس خیال مین غرق تھا کہ ایسا واقعہ کیون پیش آیا؟ جس چیز کو دیکھ کے گھوڑا بھڑکا ایک عورت تھی جو سڑک کے کنارے بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اِس واقعہ کے پیش آتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اُس کا لمبا تڑنگا اور دُبلا جسم ہر شخص کی نظر کے سامنے ہو گیا جس مین پھٹے باریک کپڑے لپٹے تھے۔ اور ہر ہر عضو نظر آتا تھا۔ اُس کی آنکھون سے وحشت برستی تھی۔ اُس کے بھورے بال الجھے ہوئے تھے۔ اور جٹاؤن کی طرح لٹک رہے تھے۔ اور اُسکے ہاتھ مین ایک لمبی لکڑی تھی۔ بعینہ یہ معلوم ہوتا کہ ایک چڑیل اپنے دُبلے پتلے ہاتھ مین ایک چھڑی لیے کھڑی ہے۔

دفعتہً لارڈ ملکم کے مُنہ سے نکلا "وہی پُر اسرار عورت!" اور ارل گلن گائل فوراً سمجھ گیا کہ یہ وہی عورت ہے جسکا ذکر کنتھ اور اپنے بیٹے کی زبان سے مین بارہا سُن چکا ہون۔

عورت نے تحکم کے لہجہ مین پوچھا "یہ کون تھا جو گھوڑے پر سے گر پڑا؟"

ملکم (غصہ سے) "یہ چڑیل۔ تجھے تو اپنی غیب دانی سے معلوم ہو جانا چاہیے تھا

کہ یہ لارڈ صاحب کون ہین - تاہم مین اِس بات مین تھوڑا بہت تمھارا شکرگزار ہون کہ مارکوس النڈیل جنھون نے اتنے دنون کے بعد اپنے ملک مین قدم رکھا تھا زندہ بچ گئے "

یہ سُن کے وہ نہایت ہی وحشیانہ کرخت آواز مین چلائی "مارکوس النڈیل" اور ساتھ ہی اِس طرح وحشتناک نگاہون سے مارکوس کو گھورنے لگی کہ ایک حد تک خود وہ بھی پریشان ہو گئے - پھر ایک ایسی تیز اور دل مین چبھنے والی آواز سے جو سارے جنگل مین زور و شور سے گونج اُٹھی وہ چلائی "مارکوس النڈیل!" یہ کہتے ہی پلٹی اور جنگل مین گھس کے غائب ہوگئی - مگر اُس کی آواز برابر چلی آتی تھی جس مین وہ تعجب کے لہجہ مین بار بار کہتی تھی "مارکوس النڈیل! کرنڈک - مارکوس النڈیل!" اور تمام جنگل مین اُس کے یہ نعرے گونج رہے تھے - لیکن جس قدر وہ دور ہوتی جاتی تھی اُسی قدر اُس کے نعرون کی آواز دھیمی ہوتی جاتی تھی - اور آخر کم ہوتے ہوتے موقوف ہو گئی -

مارکوس النڈیل - (ملکم سے) "نوجوان دوست - یہ کون عورت ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ تم اسے پہلے سے جانتے ہو؟"

لارڈ ملکم "مین فقط اتنا جانتا ہون کہ یہ ایک نہایت ہی ڈھیٹ عورت ہے - جو خواہ مخواہ کو ہر معاملہ مین دخل دیتی ہے - اور جب کسی کو کہین اتفاق سے مل جاتی ہے تو اُس سے زبردستی باتین کرنے لگتی ہے - یا تو یہ دیوانی ہے یا بنی ہوئی ہے - مگر مجھے تو بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے - اور اگرچہ مین نے ابھی غصہ مین اسے چڑیل اور جادوگرنی کہہ کے پکارا تھا مگر در اصل نہ یہ چڑیل ہے نہ جادوگرنی - وہ اکثر ایسے معاملات کے متعلق سوال کرتی ہے کہ دونون باتون مین کوئی بات بھی ہوتی تو بے بتائے معلوم کر لیتی "

مارکوس النڈیل "ایسے لوگون کو اپنے علاقے مین رکھنا مجھے گوارا نہیں ہے - خیر اِسکی نسبت انگس ونٹن سے کہون گا "

ارل گلن گائل "کہین جناب کے زیادہ چوٹ تو نہین آئی؟"

مارکوس النڈیل "بازو مین ایک خفیف سا درد محسوس ہوتا ہے اور کہین نہین"

یہ کہہ کے مارکوس پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا جو اُس کے گرتے ہی خاموش اور رسیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔

اب یہ جماعت اور آگے بڑھی۔ اُس عورت کا تذکرہ چھوڑ دیا گیا۔ ارل گلن گائل کو اڈنبرا کے بہت سے حالات پوچھنا تھے۔ چنانچہ اُنھون نے سوال کرنا شروع کیے۔ کہ محکمۂ نیابت کا اب کیا حال ہے؟ پولیٹکل جماعتون کی کیا کیفیت ہے؟ اور اسی قسم کے اور بہت سوال۔ مارکوس کے جوابون سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ارل گلن گائل کے دار السلطنت سے جلا وطن رہنے کا حکم زیادہ زمانے تک نہین قائم رہ سکتا۔ یہ خوش خبری سُن کے وہ بہت خوش ہوا۔ ملکم کو بھی اس کی کچھ کم خوشی نہین ہوئی۔ کیونکہ اتنے ہی دنون مین وہ ہائی لینڈ مین ایک ہی طرح کی زندگی بسر کرتے کرتے اُکتا گیا تھا۔

قصر تھوڑی دور باقی تھا کہ انیگس ونٹن آکے ملا جس کے ساتھ بہت سے نوکر چاکر اور کاشتکار تھے۔ داروغہ نے اِن سب لوگون کو اس لیے جمع کر لیا تھا کہ اُن کے آقا اتنے برسون کے بعد آئے ہین تو گرم جوشی سے اُن کا استقبال کرین۔ اس اظہار اطاعت پر مارکوس نے اُن کا شکریہ ادا کیا۔ اور وہ سب لوگ سڑک کے دونون جانب صفین باندھ کے کھڑے ہو گئے۔ اُن کے بیچ مین سے ہو کے یہ جلوس گزرا۔ اور انیگس اپنے درجے کے مطابق ایک عصا ہاتھ مین لیے ہوئے آگے آگے پیدل جا رہا تھا۔

اب جلوس اُس برج کے نیچے پہونچا جس مین سے ہو کے قلعہ مین داخل ہوتے تھے۔ بڑا پھاٹک پوری طرح کھلا ہوا تھا۔ چھ قوال جو پھاٹک کے باہر بٹھا دیے گئے تھے اُنھون نے اپنے چنگ سنبھالے اور خیر مقدم کا نغمۂ مسرت الاپنے لگے۔ جو قوال سب کے آگے تھا بہت ہی بوڑھا تھا۔ اُسکی عمر تقریباً اسّی برس کی ہو گی۔ اُس کے منہ پر چاندی کے ایسے سفید بالون کی بہت لمبی نورانی ڈاڑھی تھی۔ اور صورت سے عظمت و تقدس کے آثار نمایان تھے۔ وہ یا اُسکے ساتھی اُن تین سے کوئی بھی اِس مقام یا اُسکے قرب و جوار کے رہنے والے نہ تھے۔ در اصل اِن کا ٹھکانا کہین نہ تھا۔ یہ گشت لگانے والے قوال تھے جو

شہرون دیہاتون اور گڑھیون مین پھرا کرتے تھے۔ اور جہان کہین اُن کے نغمہ کی قدر کیجاتی ٹھہر جاتے۔ ان دنون بالکل اتفاقیہ طور پر یہ لوگ قصر الِنڈیل کی طرف آ نکلے تھے۔ اور اِن کے آجانے سے اینگس وِنٹن کی خوشی کی کوئی انتہا نہین باقی رہی تھی۔ اُس نے فوراً اُن کے گانے سے فائدہ اُٹھایا اور اُس مسرت اور سامان عیش مین جسے اپنے آقا کے خیر مقدم مین وہ ظاہر کرنا چاہتا تھا اضافہ ہو گیا۔

یہ ہم بتا چکے ہین کہ جلوس پھاٹک کے برج مین داخل ہو چکا تھا۔ قوالون نے جیسے ہی چنگ بجانا شروع کیا لارڈ الِنڈیل نے گھوڑے کی باگ روکی اور اُس زمانہ کے دستور کے مطابق اشرفیون کی ایک تھیلی اُن کے آگے پھینک دی۔ یہ اُن کے نغمۂ مبارک باد کا انعام تھا۔ اس فیاضی کے شکریہ مین قوالون کے اُس فرشتہ رو سرغنا نے اپنی آواز بلند کی جو باوجود اتنی عمر آ چکنے کے اب بھی بلند پاٹ دار اور پُر نغمہ تھی۔ اور ایک ایسا مصرع گایا جس مین اظہار خیر مقدم بھی تھا اور فیاضی کا شکریہ بھی ادا ہوتا تھا۔ دوسرے قوال اُس کے ساتھ سُر ملا رہے تھے۔ اور اپنی آوازون کو حسب ضرورت ساز کے ساتھ ساتھ اونچا نیچا کر دیتے تھے۔ ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم نے بھی اپنے اپنی شان کے متناسب فیاضی کی۔ جلوس آگے بڑھا۔ اور بوڑھا اینگس وِنٹن اُسی طرح عصا ہاتھ مین لیے سواری کے آگے آگے تھا۔

لیکن جیسے ہی مارکوس الِنڈیل نے پھاٹک کے برج کے نیچے ہو کے دروازے کی چوکھٹ کے اُس پار قدم رکھا اور ہنوز اُس کی عظیم الشان محراب کے نیچے تھا کہ یکایک ایک بڑی زور و شور کی جھنکار سنی گئی۔ گھوڑا خوف کھا کے بھڑکا۔ اور اگر مارکوس نے اپنے جوشیلے گھوڑے کے روکنے اور قابو مین رکھنے مین قابل تعریف استقلال سے کام نہ لیا ہوتا تو جنگل ہی کا سا واقعہ پھر پیش آیا تھا۔

یہ آواز ایک زرہ کے گرنے کی تھی جو اسی برج مین محراب کے اندر لٹکی ہوئی تھی۔ بوڑھا دار وغہ اینگس وِنٹن ایسا گھبرایا کہ اُس کے ہاتھ سے عصا چھوٹ پڑا۔

اور یکبارگی ارل گلن گائل کی آنکھون کے سامنے اپنے کمرے کے پاس والی کوٹھری مین زرہ کے گرنے اور داروغہ کی سرگزشت کے واقعات پھرنے لگے۔ وفورِ دہشت سے دل کے اندر ہی اندر جھرجھری سی محسوس ہوئی اور کانپنے لگا۔ لارڈ ملکم کو بھی خوف معلوم ہوا۔ گویا یہ ایک سخت بدشگونی تھی جس سے وہ سہم کے رہ گیا۔ ہمراہی اور تمام نوکر چاکر سب ایک دوسرے کو خوف زدہ نگاہون سے دیکھنے لگے۔ اور قوال گھبرا کے گانا بجانا بھول گئے۔

اب اینگس ونٹن نے جھٹ پٹ اپنا عصا اُٹھا لیا اور گھبرا کے کہنے لگا "حضور یہ بالکل اتفاقی بات تھی کہ جس کھونٹی پر زرہ لٹکی ہوئی تھی کمزور ہو کے اُکھڑ گئی" پھر قوالون کی طرف متوجہ ہو کے کہا "ہان، ہان۔ تم کیون رُکے؟ گائے جاؤ" ساتھ ہی آقا کی طرف دیکھ کے بولا "حضور آگے بڑھین۔ اور نوکر چاکر اور سب ہمراہی بھی قدم بڑھائین"

زبان سے تو یہ کہہ رہا تھا۔ مگر چہرے پر مُردنی چھائی تھی۔ آواز گھبرائی ہوئی تھی۔ اور کانپتی تھی۔ خیر مارکوس النڈیل نے خاموشی سے گھوڑے کو ایڑ بتائی۔ آگے بڑھا۔ اور قصر کے صحن مین داخل ہوا۔ قوال پھر گانے بجانے لگے اور سوار اور پیدل تمام لوگ جو ہمراہ رکاب تھے پھاٹک مین ہو کے قصر کے احاطہ مین داخل ہو گئے۔

اب بہت سے سائیس دوڑے کہ مارکوس النڈیل ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم کو گھوڑون سے اُترنے مین مدد دین۔ مگر جو لوگ مارکوس کے پاس پہونچے اُن کی نظر سے یہ بات چھپ نہ سکی کہ اُسکا چہرہ بالکل زرد تھا۔ ہونٹون پر پپڑیاں جم گئی تھین۔ ہاتھ پاؤن کانپ رہے تھے۔ گھوڑے سے اُتر کے وہ برآمدہ مین سے گزرتا ہوا کھانے کے کمرے مین آیا جہان نہایت ہی عمدہ عمدہ لذیذ نعمتین چنی ہوئی تھین۔ یہان پہونچتے ہی وہ سیدھا سینر کے پاس گیا۔ شراب کا ایک گلاس لبالب بھرا اور ایک ہی گھونٹ مین غٹ غٹ کر کے اُتار گیا۔ اور نوجوان جافرے نے جو لپک کے مارکوس کی خدمت مین پہونچ گیا تھا دیکھا کہ مارکوس کے گلے سے شراب سنسناتی ہوئی اُتری۔ جیسے کوئی

رقیق چیز جلتے توے پر ڈال دی گئی ہو۔

اب ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم بھی اُس کے پاس آگئے اور اُن کی طرف دیکھ کے اُس نے کہا "مین تھکن سے اور بعض غمناک باتون کے پیش آجانے سے اِسوقت نہایت ہی بیتاب ہون۔ ہر ہر قدم پر جنگل مین جو چیز نگاہ کے سامنے آئی اُس نے مجھے عہد شباب کی باتین یاد دلادین۔ آہ جب اِن مقامون مین میرے پیارے اور محبت والے بھائی میرے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ افسوس مدت ہوگئی کہ وہ آغوش لحد کے سپرد کردیے گئے۔ ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم آپ بھی میری اِس فوری اور بے اختیاری کی کمزوری کو معاف فرمائین۔ لیکن جو واقعات پیش آئے اُن کے لحاظ سے لازمی تھا کہ میرے دکھے ہوے دل پر ایسا اثر پڑے۔

ارل گلن گائل نے انیگس ونٹن کی زبان سے جو جو واقعات سُنے تھے فورًا یاد آگئے۔ خیال آیا کہ مارکوس الندڈیل اپنے مرحوم بھائی اڈگر کو کسقدر چاہتے تھے اور اُنھین اُن سے کیسی محبت تھی۔ یہ خیال کرکے اُنھون نے جواب دیا "میرے معزز دوست لارڈ الندڈیل اِس وقت آپ کے دل پر اُن باتون کا اثر پڑنا لازمی تھا" پھر ذرا تامل کے بعد کہا "مگر معلوم ہوتا ہے آپ تھک بھی بہت گئے ہین۔ اور آپ کی اِس پستی کی ایک یہ وجہ بھی ہے"

مارکوس "جی ہان۔ بالکل بجا ارشاد ہوا"

اب مارکوس کے ہوش وحواس درست ہوے اور اُنھون نے نہایت شگفتگی سے مسکرا کے کہا "میرے مکرم مہربان جناب ارل صاحب! آج اِس قصر مین مین آقا یا مالک کی حیثیت سے نہین آیا ہون۔ بلکہ آپ کا مہمان ہون۔ اسلیے میز کے صدر مین آپ ہی تشریف رکھین۔ اور ملاحظہ فرمائین کہ آپ کی مہمان نوازی سے فائدہ اُٹھانے کے لیے مین کسقدر تیار ہون"

ارل "بہتر جو جناب کے نزدیک مناسب ہو" اِدھر اُدھر دیکھ کے "این! اوی لینا کہان ہے؟"

یہ الفاظ زبان سے نکلے ہی تھے کہ اُن کی بیٹی اوی لینا کمرے مین داخل

ہوئی آرسولا اور دو اور سہیلیاں اُسکے ساتھ تھیں - وہ نہایت ہی نفیس مگر سادی پوشاک مین تھی - جوش و اضطراب کے باعث پھول سے رخسار ون پر ایک خفیف سی سرخی کی جھلک نمایان تھی - اور گھبراہٹ نے آنکھون مین جو چمک دمک پیدا کر دی تھی اُس سے دھوکا ہوتا تھا کہ اُس کی خوبصورت نیلگون آنکھین ہمیشہ ایسی ہی روشن نظر آیا کرتی ہون گی -

مارکوس النڈیل اُن تمام بدشگونیون کو جو اپنے علاقے اور قصر مین داخل ہوتے وقت اُنھین پیش آئی تھین بظاہر بھول گئے - اور نہایت خوش خلاقی کے ساتھ آوی لینا کی پیش قدمی کو بڑھے - اُس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا - اور غور سے اُسکی صورت دیکھنے لگے - اوی لینا کا ہاتھ برف تھا اور کانپ رہا تھا - اور اُس کے نیچے کی طرف جھکے ہوے چہرے پر ایک رنگت آتی تھی اور ایک جاتی تھی - مگر مارکوئس نے اپنے دل مین خیال کیا کہ "مین نے اسے اِس وقت سے زیادہ خوبصورت کبھی نہین پایا تھا"

مارکوس اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے اُسے اُسکے باپ کے پاس صدر مقام پر لے گئے - اور خود اُس کے برابر بیٹھ گئے - اُن کے مقابل کرسی پر لارڈ ملکم بیٹھے - اور آرل اور مارکوس دونون کے خاص خاص ملازم اُن کرسیون پر بیٹھے - جو اِن کے بعد تھین - ایک بہت بڑا بھدا نمک دان بیچون بیچ مین رکھدیا گیا جو میز پر طبقۂ اُمرا اور ادنیٰ لوگون کے درمیان حد فاصل تھا - یعنی اُسکے ایک جانب اُمرا و معززین تھے - اور دوسری جانب ملازمین اور چھوٹے طبقہ والے معمولی لوگ - سامنے کے ایک برآمدے مین قوال لاکے بٹھا دیے گئے جو اِس دعوت مین جو بغیر کسی خاص قابل ذکر بات کے ختم ہو گئی وقتاً فوقتاً اپنے پُر اثر نغمون سے لطف اور زندہ دلی پیدا کرتے رہے - وہ تمام بد شگونیان، جو مارکوس النڈیل کی آمد کے وقت پیش آئی تھین ظاہراً سب کو بھول گئی تھین - اور مارکوس کے چہرے کی زردی بھی میز کی پر مذاق باتون اور پُر لطف صحبت کے اثر سے رفع ہو گئی - اور جاہے دل کے اندر مسرت اور خاطر جمعی نہ ہو مگر بظاہر مسرور اور بشاس نظر آتے تھے -

نوان باب

قوال اور خدمتگار

اسی وقت انیگس دشمن کے زیر نگرانی ملازمین قصر کے کمرے مین ملازمون کاشتکارون اور ادنے درجہ کے نوکر چاکرون کے لیے بڑی پُر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ داروغہ نے اس کا پوری طرح خیال رکھا کہ شراب کا دور برابر چلتا ہی رہے۔ چنانچہ وہ لوگ بھی باوجود ضعیف الاعتقاد ہونے کے سہپہر مے کشی کی ترنگ مین آج کی بدشگونیون کو بالکل بھول گئے۔ پھر جب قصر کے دعوت خانے مین معززین کی دعوت ختم ہوئی اور تمام معزز مہمان اور اوی لینا دوسرے اپنے قریب والے کمرے مین گئے جسے ملاقات کا کمرہ کہنا چاہیے تو قوالون کو اجازت دی گئی کہ اُسی بڑی میز پر آکے بیٹھ جائین اور کھانا کھالین۔

نوجوان خدمتگار جافرے جسکو ہمارے ناظرین پہچان چکے ہین وہین ٹھہرا کہ اِن قوالون کو کسی چیز کی تکلیف نہ ہو۔ یہ وہ زمانہ ہے جب قوالون کی تمام چھوٹے چھوٹے خود مختار قلعون اور معزز امیرون کے محلون مین ایک حدتک عزت کی جاتی تھی۔

اب تقریباً شام کے چار بج گئے ہون گے۔ دعوت خانے مین چراغ روشن کردیے گئے۔ اور اس مین قوالون اور جافرے کے سوا اور کوئی نہین ہے۔ قوالون کے بوڑھے سرغنا کے اصرار سے جافرے بھی میز پر بیٹھ گیا اور خوش مزہ شراب کا دور بے روک ٹوک چلنے لگا۔ اِس لیے کہ سب کو اجازت تھی کہ جتنی پی سکین پی لین۔ فرشتہ رُو بوڑھے قوال نے جسکا نام مارمورتھا ایک گلاس بھر کے کہا۔ " یہ مارکوس النڈیل کا جام صحت ہے۔ اور خدا کرے وہ اپنی خوبصورت معشوقہ کے ساتھ جو عنقریب اُن کی بیوی بننے والی ہے عیش کے جام پیین۔ اور لطف صحبت اُٹھائین!"

جام صحت کے اِن آخری الفاظ پر جافرے کو بڑا تعجب ہوا اور بے اختیار کہہ اُٹھا۔ " یہ کیا؟ کیا حقیقت مین تمھین معلوم ہے کہ مارکوس النڈیل لیڈی اوی لینا

کو نکاح کے لیے گرجے مین لے جائین گے؟"

مارمور نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھا۔ اور جواب دیا "صاحبزادے! یہ شادی تو طے ہو چکی ہے! جب تم میری عمر کو پہونچوگے تو دنیا کی ان باتون اور انسان کے دلی جذبات کو بڑی آسانی سے معلوم کر لیا کرو گے۔ سنو مارکوس النڈیل لیڈی اوی لینا کے ساتھ شادی کرنے کے لیے یہان آئے ہین"

جافرے "(جسکو ابھی اِس کا یقین نہین آیا تھا) "مگر جناب ابھی تو نہ مارکوس نے اپنا عشق ظاہر کیا ہے۔ اور نہ کچھ دنون اوی لینا کے ساتھ ہی رہے ہین؟"

مارمور "میرے خوبصورت دوست! تمھین ابھی نہین خبر ہے۔ اور اس مین مضائقہ ہی کیا ہے؟ یہ معاملہ تو پہلے ہی سے مارکوس النڈیل اور پری وش ماہ سیما اوی لینا کے والد ارل گلن کائل کے درمیان مین طے ہو چکا ہے"

جافرے "اچھا تو تمھین یہ راز کیونکر معلوم ہوا جس کی گھر کے نوکر چاکرون تک کو کانون کان نہین خبر ہے؟ ابھی ملازمہ عورتون مین بھی تو سرگوشیان نہین ہونے پائی ہین؟"

مارمور "تو میرے کانون مین بھی اِس بارے مین ابھی کسی نے کوئی لفظ نہین کہا ہے۔ مگر بھیّا جو کچھ مین تمھین بتا رہا ہون اِسے میری آنکھین آپ ہی آپ بھانپ گئین"

جافرے "(تعجب سے) "تو کیا اِس کا بھی تمھین یقین ہے کہ لیڈی اوی لینا کو بھی مارکوس النڈیل کے ساتھ محبت ہے؟"

مارمور۔ (سر ہلا کر) "نہین۔ نہین۔ ہرگز نہین! مگر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بغیر اِس کے کہ دل کے شوق و رغبت کا لحاظ کیا جائے امیرون مین شادیان طے ہو جاتی ہین۔ اِس معاملہ مین بھی غالبًا یہی ہوا۔ مگر اس مین تو مجھے ذرا شک نہین کہ لارڈ النڈیل پری جمال و نوخیز اوی لینا کے ساتھ شادی کرنے والے ہین۔ ملاقات کے وقت جس شان سے وہ اُس کے لینے کو بڑھے۔ جس انداز سے وہ اُسے میز پر لائے۔ وہ تمام پہلے سے سوچی ہوئی نمائشی حرکتین جو ختم دعوت تک وہ اِس دوشیزہ نازنین کے ساتھ کرتے رہے۔ اور پھر خود اوی لینا کا بناوٹ کا اطمینان

جس مین بار بار اُس کی صورت پر حسرت و ناامیدی کی تیرگی چھاجاتی تھی۔ اور معلوم ہونے لگتا تھا کہ اُس کا دل چھپٹا جاتا ہے۔ اُس کے باپ ارل اور بھائی ملکم دونون کا گھڑی گھڑی آکے اور لوگون کی آنکھ بچاکے اُسکی طرف دیکھنے لگتا کہ نارکورس کے مقابل مین اُس سے کوئی سردمہری تو نہین ظاہر ہورہی ہے۔ یہ سب باتین اور علامتین ایسی نہ تھین کہ مجھ سے اصل واقعہ چھپا رہتا۔ اگرچہ اتنی دور برآمدہ پر تھا بڑھاپے کی وجہ سے میری بینائی بھی کمزور ہوگئی ہے۔ مگر مین نے اتنا ضرور دیکھ لیا کہ اِس راز کی تہ کو پہونچ جاؤن۔"

دوسرا قوال۔ (جافرے سے) "ہمارے بزرگ سردار مارمور بات کی تہ کو پہونچنے والے اور بڑے دوراندیش ہین صاحبزادے! اگرچہ تمھین یقین نہین آتا مگر یہ سمجھ لو کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہین بالکل صحیح ہے۔" پھر مسکرا کے آہستہ سے کہا "مگر تمھاری باتون اور پریشانی سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمھین بھی اتنی جراٗت ہوگئی کہ خود لیڈی اوی لینا سے شادی کرنے کا شوق ہے۔"

جافرے کو یہ سُن کے ہنسی آگئی اور زبان سے نکلا "واہ!" پھر اپنے چہرہ کو سنجیدہ بنا کے بڑی متانت سے کہا "مگر مین نے بھی ایک شخص کے دل کا حال معلوم کرلیا ہے۔ اگرچہ مارمور کی طرح بات کی تہ کو پہونچنے کا دعوی نہین کرتا میرا گمان ہے کہ اسی قصر کی چار دیواری کے اندر ایک اور شخص ہے جس نے لیڈی اوی لینا پر اپنی محبت کی نظرین جما دی ہین۔"

اِس پر سب قوالون نے ایک ساتھ ہی سوال کیا "صاحبزادے۔ وہ کون شخص ہے؟"

جافرے "تم نے یہان آنے کے بعد کسی کی زبان سے کنتھ کا نام سُنا ہے یا نہین؟"

مارمور "ہم نے کسی نوکر کو اِس بات پر افسوس کرتے سُنا تھا کہ میان کنتھ کا قصور ابھی تک نہین معاف ہوا۔ اور اسی وجہ سے وہ آج کی دعوت مین نہین شریک کیے گئے۔ یہ سُن کے مین نے پوچھا کہ کنتھ کون ہین؟ اِس کا اُس نے یہ جواب دیا کہ وہ ایک لاوارث لڑکا ہے جسے ارل گلن کائیل نے متبنی کرکے پالا ہے۔"

جافرے "ہون۔ وہ ایک ایسا خوبصورت جوان ہے اور اُس کے ساتھ دل بھی ایسا شریف اور نیک پایا ہے جیسا کہ اسکاٹ لینڈ کے کسی شریف بہادر کا ہونا چاہیے۔"

ہارمور۔ "توکیا وہ لیڈی اوی لینا کے عاشق ہین ؟"

جافرے۔ ہان۔ گریین نے بھی اِس بات کو ویسی ہی علامتون سے تاڑ لیا ہے جیسی علامتون سے تم نے مارکوس الینڈیل اور ارل کی خوبصورت بیٹی کے مجوزہ نکاح کے راز کو معلوم کر لیا۔ اِس لیے کہ کنتھ کے سامنے اگر کبھی اوی لینا کا نام بھی آجاتا ہے تو چہرہ کی رنگت بدل جاتی ہے۔ اور فورًا خون کی رنگت دوڑ جاتی ہے اور یک بیک بیتاب و بے قرار ہو جاتے ہین۔ ماسوا اِس کے کنتھ کو اپنی معمولی عزتون سے محروم کیے جانے کا کوئی باعث بھی نہین معلوم ہوتا۔ بجز اِس کے کہ ہم اپنی جگہ پر سمجھ لین کہ اُنھون نے لیڈی اوی لینا کے ساتھ محبت ظاہر کی ہوگی"

ہارمور "بے شک وہ اوی لینا کا عاشق ہے۔ اور یقینا وہ بھی اُسے چاہتی ہین ہان دعوت مین بار بار اُن کے چہرے سے رنج و ناامیدی کا ظاہر ہونا جو مجھے ابھی نظر آیا۔ جن چیزون کو اگرچہ دل پر جبر کر کے وہ اپنے بناوٹ کے اطمینان مین چھپاتی تھین مگر کسی طرح نہ چھپا سکین اور اِن باتون کا باعث صرف یہ ہو کہ جس شخص کے ساتھ اُن کے والد اُنھین بیاہنا چاہتے ہین اُس کی صورت سے اُنھین نفرت ہے۔ دراصل یہ سب امور اُن کے پُر حسرت عشق اور اُن کی پُر درد محبت کا نتیجہ تھے"

جافرے "اُن سب باتون کا خیال کر کے مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جس دن سے مین نے اِس پرانے اور تاریک قصر مین قدم رکھا ہے ایک دن بھی چین سے بیٹھنا نہین نصیب ہوا۔ ہر وقت یہی نظر آتا ہے کہ جیسے میرے دل پر کسی آنے والی مصیبت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ یہ تمام افواہین جو مشہور ہو رہی ہین اور وہ دردناک سانحہ جسکی نسبت سُنا جاتا ہے کہ تقریبًا تیئیس برس ہوئے اسی قصر کے قرب و جوار مین کہین پیش آیا ——"

ہارمور۔ (دفعتًہ چونک کے اور پھر آپ کو سنبھال کے) "ہان ہان! نیک دل نوجوان! تم کیا کہہ رہے تھے کہ ——"

جافرے "یہ افواہین جو اِس قصر کے متعلق مشہور ہین اور جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

کہ اِس مین بھوت پریت کا کذر ہے اور وہ خوفناک واقعہ جو اِس جنگل کی نسبت مشہور ہے۔ اور پھر وہ بدشگونیان جو آج پیش آئین۔ یہ سب میرے دل پر نہایت گہرا اور مہیب اثر ڈالتی ہین اور طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہین"

دوسرا گویا۔ (خوف زدہ نگاہون سے اِدھر اُدھر دیکھ کے) "بڑے پھاٹک کے اندر نذرہ کا گرنا تو واقعی بڑی ہی سخت بدشگونی تھی اور (پھر اِدھر اُدھر دیکھ کے اور اسکا اطمینان کر کے کہ کوئی او تو نہین سُن رہا ہے) اِس کا یقین کر لو کہ کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور پیش آئے گا"

جافرے۔ "تم نے تو مجھے اور بھی زیادہ ڈرا دیا۔ آج رات کو نیند۔ آئے گی۔ مگر جن لوگون نے کوئی برائی یا گناہ کا کام نہین کیا ہے اُن کے لیے اِن بھوتون سے کوئی اندیشہ نہین۔ مگر سنتا ہون (خوف زدہ نگاہون سے اِدھر اُدھر دیکھ کے اور بہت ہی آہستہ سے) کئی سال ہوے مرحوم مارکوس اور اُنکی بیوی کی روحین موجودہ لارڈ النڈیل اور اُن کے مہانون کو اسی کمرے مین نظر آئی ———"

ہارمور۔ (ڈانٹ کے) "بس بس۔ چپ رہو کوئی اِن باتون کو سُن لے گا۔ اور اِن فضول باتون پر تمہین خواہ مخواہ کو لوگون کی ڈانٹ ڈپٹ سننا پڑے گی۔ آو۔ ہم سب اپنے اپنے جام بھر کے لیڈی اوی لینا کا جام صحت پئین۔ اِس سے غرض نہین کہ اُن کی شادی کس کے ساتھ ہوگی"

جافرے "خوشی سے!"۔ اور جب سب جام صحت پی چکے تو اُس نے کہا "واجب التعظیم بزرگ مارمور ان باتون پر آپ کو خفا نہ ہونا چاہیے۔ مین باتون باتون مین بے جانے بوجھے وہ باتین کرنے لگا جن کا خیال کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔ آہ! اُس دن کیسی خوشی ہوگی جس دن اِس پرانے تاریک اور منحوس قصر سے جان چھوٹے گی! مگر ابھی کسی نے کہا تھا کہ آج کی بدشگونیان کہہ رہی ہین کہ کوئی نہ کوئی نہایت ہی ناگوار واقعہ عنقریب پیش آنے والا ہے؟!"

دوسرا گویا۔ "ایسے موقعون پر جب کوئی زرہ گری ہے اُس کے بعد کوئی نہایت ہی خوفناک اور مہلک واقعہ ضرور پیش آیا ہے"۔ اور پھر اپنی آواز کو اِس قدر دبا کے کہ گویا کان مین کہہ رہا ہے اُس نے کہا "مین نے دارُوغہ اینگس وِنٹن کو

مارکوس الن ڈیل سے یہ کہتے سُن لیا تھا کہ وہ کھونٹی جس مین زرہ لٹکی تھی کمزور تھی اسی سے زرہ گر پڑی۔ مگر ہم لوگ چونکہ جلوس کے گزر جانے بعد پھاٹک مین داخل ہوئے تھے اس لیے مین نے موقع پا کے اُس کھونٹی کو خوب ہلا کے دیکھا۔ کیون مارمور تم نے تو اُس وقت دیکھا تھا؟"

مارمور۔ (نہایت بے صبری سے) "ہان۔ ہان۔ دیکھا تھا لیکن اگر انگیس وٹن یا خود مارکوس ہماری یہ باتین سُن لین تو ——— ؟"

جافرے "کوئی اندیشہ کی بات نہین۔ وہ سُن بھی لین گے تو ہمارا کیا بگڑ جائے گا؟ جس معاملہ مین آج سارے محل مین بحث ہو رہی ہے اُس کے تذکرے پر لوگ ہم سے ناراض نہین ہو سکتے۔ مگر (کسی قدر سوچ کے اور سنجیدگی سے) شاید تمھین یہ اندیشہ ہو کہ کہین تمھارے ساتھ بھی ویسا ہی برتاو نہ کیا جائے جیسا اُن لوگون کے ساتھ ہوا جن کی نسبت سُنا جاتا ہے کہ اس برآمدے مین ہُنہا گھڑی موجود تھے جب مرحوم مارکوس اور اُنکی بیوی کی روحین اِس کمرے مین داخل ہوئین اور دو خالی کرسیون پر ——— "

مارمور۔ (نہایت سخت برہمی و برافروختگی کے لہجہ مین) "نافہم صاحبزادے ایسے خاموش رہو۔ مین بار بار کہتا ہون کہ کوئی ہماری باتین سُن لیگا تو کیا ہو گا؟ اور تم نہین سماعت کرتے؟ تمھاری اِس بیکار کی بک بک سے ہمین رسوائی اور ذلت نہ برداشت کرنی پڑے۔"

یہ سُنتے ہی جافرے کا چہرہ مارے غصہ کے لال ہو گیا۔ اور طیش سے بولا۔ "تمھارے اِس ناقابل برداشت لہجے مین سب پر حکومت کرنے کو مین نہین برداشت کر سکتا۔ تمھاری باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید تم بھی اُن قوالون مین تھے جو اُس موقع پر نہایت ذلت کے ساتھ قصر سے نکالے گئے۔"

مارمور نے اِس طعن و تشنیع کا کچھ جواب نہین دیا۔ خاموشی سے اپنا گلاس بھرا اور ایک ہی سانس مین چڑھا گیا۔

جافرے۔ (دوسرے قرابے سے جو پہلے بولا تھا) "ہان۔ تو تم اُس کھونٹی کی نسبت جس پر بُرج کے نیچے پھاٹک مین زرہ لٹکی ہوئی تھی کیا بیان کر رہے تھے؟"

دوسرا قوال:- ہان- مین نے اُسے چھو کے دیکھا- پکڑ کے اچھی طرح ہلایا- مگر اس قدر جمی ہوئی تھی اور مضبوطی کے ساتھ دیوار مین پیوست تھی کہ کم سے کم ایسی ایسی ایک درجن زرہون کو سنبھال سکتی ہے- اچھا- ! یہ تو بتاؤ- کیا یہ وہی زرہ ہے جسے مرحوم مارکوس النڈیل پہنا کرتے تھے؟"

جافرے:- جہان تک مجھے معلوم ہے وہ زرہ اُن پرانے مارکوس النڈل ہی کی ہے جو جنگل مین سخت بیرحمی سے قتل کیے گئے اور مارکوس کے والد کی کہی جاتی ہے- بیان کیا جاتا ہے کہ چوبیس برس ہوئے جب مرحوم و مقتول مارکوس اپنی محبوبہ دولھن کو بیاہ کے اِس قصر مین لائے تھے اُسوقت بھی یہ زرہ خود بخود گر پڑی تھی- پھر اُس کے ایک سال بعد یہی بدشگونی پھر پیش آئی جب وہ اپنی بی بی کو ساتھ لے کے قصر ایگل شام کی دعوت مین شریک ہونے کے لیے روانہ ہوئے اور اُس دعوت سے اُنھین زندہ گھر آنا نہ نصیب ہوا"

دوسرا قوال- (اپنے ہمراہیون کی طرف ایک حسرت کی نظر سے دیکھ کے) "اور افسوس! وہی بدشگونی آج پھر پیش آئی ہے- بعض خدمتگارون کو مین نے یہ کہتے بھی سُنا تھا کہ یہان پہونچنے سے پہلے مارکوس جنگل مین گھوڑے پر سے گر پڑے تھے- یقیناً اِس قصر مین عنقریب کوئی سخت جانکاہ سانحہ ہونے والا ہے"

جافرے- (اپنے سینہ پر دونون ہاتھون سے صلیب بنا کر) "خدا بچائے! اِن بدشگونیون سے نہ تو انکار ہی کیا جاتا ہے- اور نہ یہ جھٹلائی جاسکتی ہین- مگر آخر اِن کا کیا مطلب ہے! اور پھر عین مارکوس النڈیل کی آمد کے وقت اِن کا پیش آنا؟ آخر کیا کہا جائے؟"

دوسرا قوال:- یقین جانو کہ اُن پر کوئی نہ کوئی بلا ضرور نازل ہوگی- باپ کی زرہ پہلے بڑے بیٹے کے قصر مین آتے وقت گری تھی گویا آنے والے خطرے سے اُنکو آگاہ کیا گیا تھا- پھر اِس کے بعد دوبارہ جب وہ یہان سے نکل کے چلے تب بھی آگاہ کیا گیا- اور اب وہی زرہ چھوٹے بیٹے کو کسی خطرہ سے آگاہ کرنے کے لیے آج اُن کی آمد کے وقت گری ہے"

جافرے:- "مین تو اب اِس قصر کی اُن تمام پرانی زرہون کو جو جابجا لٹکی ہوئی

ہین خوف کی نگا ہون سے دیکھا کرون گا۔ دو زرہین گرجے مین لٹک رہی ہین دو اِس لمبے راستہ مین ہین جس مین سے ہوکے نوکرون کے کمرے کو راستہ گیا ہے۔ اور ایک اُس چھوٹی کوٹھری مین ہے جو اِس سونے کے کمرے کے پاس ہے اور جس مین آج کل ہمارے شریف آقا ارل گلن گائل رہتے ہین اِس کوٹھری والی زرہ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اُسے مرحوم مارکوس اڈگر پہنا کرتے تھے جو سخت بیرحمی سے قتل کیے گئے۔"

بوڑھا مارمور دس منٹ سے ایک بہت ہی گہرے سوچ مین پڑ گیا تھا۔ یہ الفاظ جو سُنے تو یکایک چونک پڑا اور پوچھا، "تم نے کیا کہا؟ مارکوس اڈگر کی زرہ کہان ہے؟"

جافرے "اُس کوٹھری مین جو ارل کے سونے کے کمرے سے ملی ہوئی ہے" یہ جواب دیتے ہی جافرے کے دل مین ایک اور خیال پیدا ہوا۔ اور یہ کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا "لو تمھاری باتون مین مجھے یاد ہی نہ رہا۔ اور اتنی دیر ہو گئی۔ مین میان کنتھ کی خبر لینا بھول ہی گیا۔"

یہ کہا اور کھانے کے کمرے سے نکل کے ایک سینی مین کھانا لگایا اور اُسے ہاتھون پہ لیے ہوے کنتھ کے کمرے مین گیا۔ اور کمرے مین داخل ہوتے ہی کہا "میان کنتھ۔ معاف کیجیے۔ آپ کا کھانا لانے مین آج مجھے ذرا دیر ہو گئی۔ کھانے کے کمرے مین قوالون کی باتون مین لگ گیا۔ اور آپ یاد نہ آئے۔"

کنتھ "تمھین معذرت کی کوئی ضرورت نہین۔ آج اسوقت تو اتفاق سے مجھے بھوک بھی نہین معلوم ہوتی ہے۔"

جافرے۔ (دلی افسوس کے لہجہ مین) "افسوس۔ میان کنتھ۔ آپ کی خوراک روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ اور آپ جیسے پہلے اچھے تھے اب نہین نظر آتے۔ میان کنتھ۔ اگر آپ کی کوئی خدمت میرے لایق ہوتی تو آپ دیکھتے کہ مین کیسی خوشی اور وفاداری سے اُسے انجام دیتا ہون۔"

کنتھ "مین تمھارا شکرگزار ہون۔ اور نہایت ہی جوش کے ساتھ سچے

دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ مگر ایسی کوئی بات میری سمجھ ہی مین نہین آتی کہ تم سے اُس کے لیے کہون"

جافرے۔ (ایک ایسے لہجہ مین اور ایسی نگاہون کے ساتھ کہ فوراً کنتھ کی نظر اُسکی طرف اُٹھ گئی) "شاید آپ کو میرا اعتبار نہ ہو۔ مگر خدا کے لیے یہ خیال اپنے دل سے نکال ڈالیے آپ کی خدمت کے لیے مین کسی بات سے انکار نہ کرون گا"

کنتھ "میرے پیارے دوست مین دوبارہ تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور پہلے سے زیادہ صفائی اور سچے دل سے۔ کیونکہ تمھارے لہجہ اور لفظون سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے دل مین کوئی بات ہے جو تمھارے خیال مین میرے لیے مفید ہے۔ کیون ہے نہ؟"

جافرے "بے شک" مگر یہ کہتے وقت اُس کے چہرے پر ایک جھیپ سی نمودار ہوئی۔ اور بولا "مگر یہ نہ خیال کیجیے گا۔ کہ مین یہ کسی گستاخانہ رازجوئی کے ارادہ سے کہہ رہا ہے"

کنتھ "نہین۔ نہین۔ مین دوستانہ الفاظ اور مہربانی کی نگاہون کا مطلب اُن کے خلاف نہین سمجھا کرتا۔ ماسوا اِس کے ابھی میرا دل اتنا گمراہ نہین ہونے پایا ہے کہ دوسرون کے حرکات و سکنات کو پہلی ہی نظر مین شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھون۔ اس لیے میرے مہربان دوست تمھین جو کچھ کہنا ہو صاف صاف کہو۔ تم اپنے دل کا حال مجھ پر ظاہر کردو اور مین اپنا راز تمھین بتادون"

جافرے۔ (کسی قدر تامل اور پس و پیش کے بعد) "میان کنتھ۔ میرا خیال ہے کہ مین آپ کے اِس رنج والم اور راآرل صاحب کے آپ سے ناراض ہونے کی وجہ سمجھ گیا ہون"

کنتھ "اچھا۔ تو پہلے یہ بتاؤ کہ تمھین یہ کیسے معلوم ہوا کہ مین رنجیدہ ہون؟"

جافرے "یہ تو مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا اور اِس پر بارہا دل ہی دل مین افسوس کرتا رہا ہون" پھر کنتھ کے چہرے پر معنی خیز تجسّس کی نگاہ جما کے کہا "آپ ہی نہین۔ لیڈی آوی لینا بھی غمگین ہین۔ اب تو آپ سمجھ گئے ہون گے کہ مین آپ کا راز پہچان گیا؟"

کنتھ "بے شک۔ مین تمھارے جھٹلانے کی کوشش نہ کرون گا۔ کیونکہ تم نے میرے ساتھ نہایت سچی ہمدردی ظاہر کی ہے بلکہ صاف صاف قبول کیے لیتا ہون کہ تمھین میرا

راز معلوم ہوگیا۔ مگر اس مین میرا کیا قصور ہے کہ مین لیڈی ادی لینا کے ساتھ محبت کرتا ہون؟ کیا اُن کا اس قدر خوبصورت ہونا میرا قصور ہے؟ اور میرے دل کا اُس سے اثر پذیر ہو جانا میری خطا ہے؟ لیکن جافرے اخلاق اور تہذیب کے لحاظ سے بے شک یہ میری بہت بڑی جرأت اور ناقابل عفو گستاخی تھی کہ ارل گلن گال کی بیٹی کے کان مین مین نے عشق و محبت کے الفاظ کہدیئے۔ مگر اس اخلاقی رسم و رواج کی بیہودگی نا انصافی اور بیرحمی کو دیکھو جن باتون نے ہم دونون کے درمیان ایک دیوار بنا کے کھڑی کر دی ہے۔ محض اسوجہ سے کہ کنتھ ایک لاوارث لڑکا ہے۔ اور اُس کے والدین کی نسبت کوئی نہین جانتا کہ زندہ ہین یا مر گئے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت ہی ادنے درجے کے ماں باپ کا لڑکا ہے یا شاید اپنی ماں کی لغزشون کا ذلیل نتیجہ ہو مین مجرم قرار پاگیا۔ بس انھین وجھون سے مین اِس قابل یا اس کا مستحق نہین ہون کہ ایک امیر گھرانے کی شریف لڑکی کی طرف نگاہ اُٹھا کے دیکھون۔ لیکن اگر قسمت یکبار گی پلٹ جائے۔ کوئی پری یا جن زمین سے نکل کے مجھے اپنی جادو کی چھڑی چھلادے اور مین ارل یا مارکوس ہو جاؤن۔ یا کوئی بادشاہ میری پیشانی پر ایک چھوٹا تاج رکھ دے اور اُسکے ساتھ ایک وسیع جائدا دبھی مجھے عطا ہو جائے تو یہ دیوار جو مجھے اور ادی لینا کو علیحدہ کیے ہوے ہے ایک چشم زدن مین غائب ہو جائے اور یہ گڑھا جو ہم دونون کو الگ کیے ہوے ہے پٹ جائے"!

یہ کہہ کے کنتھ بیخود ہو کے کمرے مین ٹہلنے لگا۔ چہرہ سرخ تھا۔ اونچی اور شریف پیشانی پر رگین پھولی ہوئی تھین۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ دفعتہً ٹھہر گیا۔ اور جافرے کی طرف نظر جما کے ایک دوسرے لہجہ مین کہنے لگا "نوعمر دوست۔ یہ سب واقعات مین نے تمھارے سامنے بیان کر دیے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ کون چیز مجھے ادی لینا سے روکے ہوے ہے۔ اور مین نے وہ ذریعہ بھی تمھین بتا دیا جو اِس جدائی کو دور کر سکتا ہے۔ اب تم چاہے مجھے بیہودہ خود بین خیال کرو۔ چاہے پاگل سمجھو۔ چاہے جھونپڑون مین رہ کے محلون کا خواب دیکھنے والا بتاؤ۔ جو چاہے کہو مگر مجھے کوئی چیز اِس خیال سے نہین روک سکتی اور نہ میرے ارادہ مین کسی

قسم کا فرق آسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اوڈی لینا میری ہی ہو گی۔ ہان۔ مین پہلے سے جانتا تھا کہ میرے اس جملہ پر تم چونک پڑو گے۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ تم مجھے پاگل سمجھو گے لیکن مجھے ایک ایسی قوت کی بنا پر اطمینان ہے جو ہر شے پر قادر ہے اور انسانی عقل وادراک سے باہر ہے۔ مجھے اپنے خدا کی رحمت پر بھروسہ ہے۔ جو میرے تمام حرکات وسکنات کو دیکھتا رہتا ہے۔ اور مجھے اُن الہامی باتون پر اطمینان ہے جو میرے دل مین جم گئی ہین اور مجھے یقین دلاتی ہین کہ مین ضرور کامیاب ہون گا۔"

کنتھ کے اِس پُر جوش لہجہ کا جافرے کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اور اُس نے کہا۔" اچھا مین پوچھتا ہون جب ایسے ایسے تسلی بخش منظر آپ کی نظر کے سامنے ہین تو پھر آپ کو کس بات کی فکر ہے؟"

کنتھ۔ (نہایت افسردگی کے لہجہ مین) "یقین اور امید کے ساتھ ایک عجیب پُراسرار طریقہ سے نا امیدی بھی شامل ہے۔ اور نیز یہ خیال تکلیف دیتا ہے کہ ہی وہ جوش نا پھول ہین جو دشمنی کے آنسوؤن سے سینچے جاتے ہین۔ کیا تم جانتے ہو کہ ارل کی خفگی اور اِس کی وجہ سے اپنی ذلت وخواری کو مین نہین سمجھتا ہون! کیا تمھارے نزدیک اوڈی لینا کو یاد کر کے میرے دل مین ایک بہت تکلیف دہ درد نہ پیدا ہو جاتا ہو گا؟ افسوس۔ جافرے۔ اِن ہی طرح طرح کے متضاد خیالات سے میری عجیب حالت ہو رہی ہے اور بجائے اِس کے کہ وہ ایک سیدھے اور مقررہ راستہ مین میری رہنمائی کرین وہ میرے حق مین ایک بھنور بن گئے ہین جس مین پڑ کے میری یہ حالت ہے کہ کسی پہلو کسی کروٹ اور کسی حالت پر مجھے قرار نہین آتا اور ایسی پریشانی اور کشمکش مین مبتلا ہون کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا کیا کرون۔ اگر خودداری مجھے یہ صلاح دیتی ہے کہ فوراً اِس قصر کو چھوڑ کے کہین چلا جاؤن اور کوئی ایسا پیشہ اختیار کرون جس مین شہرت حاصل کر سکون تو اوڈی لینا کی محبت مجبور کرتی ہے کہ یہین پڑا رہون۔ اگر اخلاقی فرض مجھے اِس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ اِس کاہلی اور تابعداری کی زندگی کو چھوڑ دون تو ارل کے حقوق اور اُن کی مہربانیان یاد آتی ہین اور کہتی ہین کہ یہین ٹھہر وادر

ارل کی اطاعت کیے جاؤ- اگر میرے دل مین اِس کا صدمہ ہے کہ میری بے عزتی ہوئی تو ادی لینا کی خیالی صورت میرے سامنے آکے اِس کی تلافی کر دیتی ہے- اگر آنز ادی کا سخت اور فوری جوش مجھے اڈنبرا یا لنڈن جانے پر آمادہ کرتا ہے جو اُن نوجوانون کے مرجع و ماوی ہین جو صرف اپنی تلوار سے اعلیٰ ترین دولت حاصل کر لیا کرتے ہین- اور جہان اُن کی سفارش کرنے والا خود اُن کا بے داغ چال چلن ہوتا ہے تو اُسی وقت ایک نامعلوم آواز میرے کان مین کہتی ہے کہ میرے لیے قسمت اور آیندہ ترقی کا قدرتی مرکز قصر النڈیل ہی ہے- ان باتون سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ مین کیسی پریشانیون مصیبتون اور تکلیفون مین مبتلا ہون- اور اب یقین ہے کہ تمھین میری پریشانی کے اسباب معلوم ہو گئے ہون گے"

جافرے- (ایک آہ سرد اور غمناک لہجہ مین) "خدا کرتا کہ مجھے آپ سے کوئی ایسی بات نہ کہنا پڑتی جو آپ کے رنج والم کو بڑھانے والی ہے! مگر افسوس اب آپ کے لیے اِس کا معلوم ہو جانا نہایت ضروری ہے ——"

کنتھ- (بڑے اشتیاق سے) "تمھین کیا کہنا ہے؟ جلدی کہو! اور مجھے زیادہ پس و پیش مین نہ ڈالو"

جافرے" مارکوس النڈیل یہان آ گئے ——"

کنتھ" یہ تو مین جانتا ہون- مگر اُن کے آنے کی وجہ ——"

جافرے" (افسوس کے لہجہ مین) "وہ وجہ محض دوستانہ تعلقات اور اخلاقی میل جول نہین بلکہ اس سے بڑھی ہوئی کوئی چیز ہے"

کنتھ- (اصل مطلب کو سمجھ کے) "آہ- اب مین سمجھا- مگر کیا یہ ممکن ہے کہ —— ؟"

جافرے" یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ ارل گلن گائل اپنی بیٹی کو پرانے خاندان لنڈیل کے ایک رکن رکین اور ایک بڑے زدست امیر کے عقد مین دیدین گے"

یہ سُن کے کنتھ جلدی جلدی کمرے مین ٹہلنے لگا اور ایک منٹ کے بعد یکا یک

ٹھہر گیا اور پوچھا۔ "مگر تمھیں یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مارکوس الِنڈیل کے آنے کی یہی غرض ہے؟"

جافرے۔ "میرے بیان کی سچائی میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ ابھی ابھی کھانے کے کمرے میں ایک بوڑھا قوال وہ اسباب بیان کر رہا تھا جن کی وجہ سے مجھے اس کا یقین ہو گیا۔ پھر اس کے بعد جب میں آپ کا کھانا لینے کو باورچی خانے میں گیا تو میں نے آنگس وِنٹن کو یہ کہتے سُنا کہ میرے آقا لارڈ ڈالنڈیل ارل گلن گائل کی خوبصورت بیٹی کے ساتھ شادی کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ اسی سبب سے میں نے یہاں آ کے آپ سے کہا کہ کاش میں آپ کا کوئی کام کر سکتا! اور میاں کنتھ ————"

کنتھ۔ "کام!"

کنتھ نے یہ لفظ نہایت جوش سے کہا اور پھر جافرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے بولا۔ "میری اِس سرد مہری کو معاف کرو اِس لیے کہ اِس وقت میں تم سے بڑی بے لطفی سے پیش آیا۔ مگر میرے نوجوان شریف دوست! اب بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ میرے لیے تم کیا کر سکتے ہو ————"

جافرے۔ (نہایت آہستہ اور کانپتی ہوئی زبان سے) "کیا آپ کوئی پیغام۔ کوئی خط یا کوئی چیز لیڈی اوی لینا کے پاس نہیں بھیجنا چاہتے جس سے اُنھیں اِس دلی درد اور تکلیف کی حالت میں کچھ تسکین ہو؟"

یہ سنتے ہی کنتھ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور فوراً کہا۔ "آہ۔ کیا میں اِس کی جُرأت کر سکتا ہوں؟ نہیں۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔" اور یہ کہتے ہی پھر اُس کے چہرے سے افسردگی برسنے لگی۔

جافرے۔ "آپ اتنی بھی جرأت نہیں کرتے! افسوس۔ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ہر بات کی جرأت کرتا۔"

کنتھ۔ (اِس جواب سے متاثر ہو کے) "بے شک جو اطلاع تم نے مجھے دی ہے اُس کے لحاظ سے ضرورت ہے کہ کوئی فوری تدبیر اختیار کی جائے۔ اب لازم ہے کہ میں ایک بار اوی لینا سے ملوں اور خود اُن کی زبان سے اپنی قسمت کا فیصلہ سُن لوں کہ آیا مجھے اُن سے کچھ امید رکھنی چاہیے یا ناامید ہو جانا چاہیے۔"

اگر والدین کے حقوق کا خیال کر کے اُنھون نے ارادہ کر لیا ہے کہ مارکوس لنڈیل کے ساتھ گرجے مین جائین تو ایک دن بھی۔نہین نہین ایک گھنٹہ بھر بھی مین اِس گھر مین نہین ٹھہر سکتا۔مگر افسوس صد ہزار افسوس۔بغیر ایک نافرمانبردار بیٹی بنے وہ مجھے کیونکر کوئی امید دلا سکتی ہے؟ اور نافرمان برداری! یہ تو اوی لینا سے نہ ہوگی!"

اب کنتھ جافرے کا ہاتھ چھوڑ کے پھر کمرے مین کمال اضطراب کے ساتھ ٹہلنے لگا۔چند منٹ کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ کسی نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اِس کے بازو پر رکھا۔پلٹ کے دیکھا تو جافرے کے سوا کوئی نہ تھا جس کے موجود ہونے کو اس وقت کی پریشان خیالی مین وہ بالکل بھول گیا تھا۔

جافرے "ارسولا بہت اچھی عورت ہے اور وہ لیڈی اوی لینا کو بھی بہت چاہتی ہے مجھ سے بھی وہ ہمیشہ بڑی مہربانی سے پیش آیا کرتی ہے۔اور جب ہم اڈنبرا مین تھے تو اکثر دوسرے نوکرون کے مقابلہ مین مجھ ہی سے اپنے چھوٹے چھوٹے کام لیا کرتی تھی۔اگر آپ اجازت دین تو مین جا کے چند الفاظ اُس کے کان مین کہہ دون۔اور مارکوس النڈیل اور آپ کے بارے مین جو مناسب ہو دریافت کرون۔اس مین شک نہین کہ وہ لیڈی اوی لینا کی رازدار ہوگی"

کنتھ "بے شک۔تمھارا جو جی چاہے کرو۔جافرے اِس معاملہ کو مین تمھارے ہی ہاتھون مین چھوڑتا ہون۔کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم میرے دوست ہو۔لیکن ہوشیار رہنا اور احتیاط سے کام لینا ——"

جافرے "آپ میری نسبت بے احتیاطی کا اندیشہ نہ کرین۔کل موقع دیکھ کے مین لیڈی اوی لینا کی وفادار خادمہ سے ملون گا"

یہ کہہ کے جافرے چلا گیا اور کنتھ اکیلا رہ گیا جو اُن تمام باتون پر ابھی گھنٹون غور کرتا اور اپنی کامیابی کی خوش آیند امیدون اور ناکامی کی تکلیف دہ مایوسیون دونون باتون پر غور کر رہا تھا۔

دسوان باب

انکشاف نوری

آخر کنتھ تھک کے آرام کرسی پر پڑ گیا۔ اور اپنے ناکام عشق کی اُدھیڑ بُن مین تھا کہ یکایک کمرے کے باہر برآمدے سے پیرون کی چاپ سُنائی دی۔ اور کچھ آوازین آئین جن سے معلوم ہوا کہ لوگ شب خوابی کے لیے ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہین۔ پھر دروازون کے بند ہونے کی آوازین آئین اب وہ اپنی کرسی پر سے اُٹھنے کو تھا تاکہ کپڑے اُتار کے پلنگ پر لیٹے دفعتہً آپ ہی آپ چراغ گل ہو گیا۔

یہ دیکھ کے وہ چونک سا پڑا۔ کیونکہ جانتا تھا کہ چراغ نہ تیل کی کمی سے گل ہوا ہے نہ بتی کے ختم ہو جانے سے تھوڑی دیر پہلے وہ چراغ اُکسانے مین دیکھ چکا تھا کہ تیل بتی سب موجود ہین۔ ہوا کا کوئی جھونکا بھی نہین آیا تھا کہ چراغ گل ہو جاتا۔ میز پر سے چراغ گرا بھی نہ تھا کیونکہ اگر گرا ہوتا تو اس وقت کی کامل خاموشی مین آواز ضرور سُنائی دیتی۔

چراغ کے گل ہوتے ہی اسی قسم کے خیالات کنتھ کے دماغ مین چکر لگانے لگے لیکن اس واقعہ سے جو خوف پیدا ہو گیا تھا وہ فوراً کم ہو گیا۔ اور اسکے بعد دل مین ایک قسم کی مسرت سی پیدا ہوئی جو اس اُمید کی بنیاد پر تھی کہ عنقریب کچھ اور غیر معمولی اور خلاف قیاس واقعات پیش آئین گے۔ اور در اصل تھا بھی یہی کیونکہ چند ہی لمحون مین ایک عجیب و غریب پُر اسرار روشنی پیدا ہونا شروع ہوئی جو تدریجاً بڑھتی گئی۔ یہان تک کہ چراغ جو اس سے پہلے کمرے مین روشن تھا اُس سے بہت زیادہ تیز ہو گئی۔ اتنی تیز ہونے کے بعد بھی روشنی بڑھتی ہی گئی اور تھوڑی ہی دیر مین موسم گرما کی دوپہر سے بھی زیادہ تیز روشنی ہو گئی۔ اب یکایک کنتھ کیا دیکھتا ہے کہ یہ تیز روشنی فقط اس کے کمرے ہی مین نہین بلکہ گرد کی دیوارون سے بھی نفوذ کر رہی ہے۔ اور اپنی تیزی کی وجہ سے دیوارون کے اُس پار کی چیزون کو بھی نمایان کر رہی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے

جیسے دیوار کی ٹھوس عمارت شفاف شیشہ کی بنی ہے جسکے اندر سے وہ سارے قصر کی چیزون کو دیکھ رہا ہے۔

اب اسی عالم مین اپنی آرام کرسی پر پڑے پڑے وہ دیوارون کے اُس پار کی تمام باتون کو دیکھتا ہے۔ سب دالان۔ کمرے۔ برآمدے نظر کے سامنے ہین۔ ہر کمرے کے اندر کی تمام چیزین نظر آتی ہین۔ فرنیچر۔ دروازے۔ کھڑکیان اور پردے وغیرہ سب چیزین صاف طور پر نمایان ہین مختلف کمرون مین جو لوگ ہین وہ چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہین۔ خلاصہ یہ کہ اِس غیر معمولی روشنی مین وہ سارے قصر کی سب چیزین دیکھ رہا ہے۔ دیوارین چھتین اور فرش سب شیشہ کے ہین اور کوئی چیز اُسکی نظر سے چھپی نہین۔ اور ایسی تیز اور چمکدار روشنی ہو کہ گویا ہر چیز کے اندر پیوست ہوئی جاتی ہے۔ اُسکے ساتھ ہی کنتھ یہ بھی بخوبی سمجھ رہا اور یقین تھا کہ میرے سوا اور کوئی اِس روشنی سے فائدہ نہین اُٹھا رہا ہے۔ گویا یہ روشنی میرے سوا اور کسی کی آنکھون کو نہین روشن کر رہی ہے۔ اور نہ اورونکو خبر ہے کہ کوئی اُنھین اِس طرح دیکھ رہا ہے۔

کنتھ کی نظر سب کمرون سے گزر کے لیڈی اوی لینا کے کمرے مین پہونچی۔ اور دیکھا کہ خوبصورت اوی لینا اُرسولا کے سامنے جھکی منت وزاری کر رہی ہے اُس کی لمبی لمبی عنبر بو زلفین اُس کے شانون پر بکھری ہوئی ہین اُس کا سر اپنی وفادار خادمہ کی گود مین ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اُس نے سونے کا ارادہ نہین کیا ہے۔ کیونکہ ابھی تک وہ سب کپڑے پہنے ہے۔ فقط اپنا جواہرات کا ٹپکا کھول ڈالا ہے۔ اور بالون مین سے کنگھی نکال لی ہے۔ اور اِس کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس کے سر پر ریشم کے کیڑون نے ابھی ابھی ریشم جمع کر دیا ہے۔ رحم دل خادمہ اُسکے اوپر جھکی ہوئی مادری شفقت کے ساتھ اُسے تسلی دے رہی ہے۔ اور جب اوی لینا نے آہستہ آہستہ اُسکی گود سے اپنا سر اُٹھایا تو ارسولا نے اُسکی صاف اور بے داغ پیشانی کو بوسہ دیا۔

اب اوی لینا کھڑی ہوگئی اور کنتھ نے دیکھا کہ اُس کا چہرہ رنج والم

سے زرد ہو اسوقت چونکہ اِس کمرے کی ہر چیز پوری پوری واضح اور صاف نظر آرہی تھی اِس لیے کنتھ اوڈی لینا- اور ارسولا کی باتین بھی بخوبی سُن رہا تھا- آوڈی لینا نے نہایت غمگین آواز مین کمال ناامیدی سے ہاتھ مل کے کہا:" اے ارسولا- آج میرے صدمے اور غم کی کوئی انتہا نہ تھی- مین نے اَبّاجان اور بھائی دونون کو دیکھا کہ غصہ سے میرا مُنہ دیکھ رہے ہین- اور میری آنکھون سے کوئی آنسو یا مونہہ سے کوئی آہ نکل جاتی تو ایسی سخت غصہ بھری آنکھون سے میری طرف گھورنے لگتے تھے کہ کیا کہون! خدایا! اُسوقت مجھے کیسی سخت تکلیف تھی؟ اور میرا دل اندر سے کیسا بیٹھا جاتا تھا؟ اور کیسی دلی تکلیف اور ناقابل برداشت درد سے مین نے اپنے دل کا رنج چھپایا! ہر وقت مجھے یہ معلوم ہورہا تھا کہ جیسے میرا سینہ پھٹ جائے گا- بہرحال کیا کہون کہ کیسی سخت تکلیف برداشت کی ہے؟"

ارسولا- (افسوس سے اپنا سر ہلاکر)" افسوس! افسوس! میری پیاری بچی- اب تم تم مین دوبارہ ایسی تکلیف برداشت کرنے کی قوت نہین ہے- ہائے! میری پیاری لڑکی! تم تو اس صدمہ سے مرجاؤگی! اے میرے حُسن کے فرشتہ! یہ رنج تمھین قبر مین نہ پہونچادے اور یہی حال ہے تو تمھاری اِس خادمہ کا کیا حال ہوگا جو تمھین اس قدر چاہتی ہے! اور ہا! اُس پیارے نوجوان کنتھ کا کیا حال ہوگا جو فقط تمھارے نام پر جیتا ہے اور اُس زمین کی پرستش کرتا ہے جس پر سے ہوکے تم گزر جاتی ہو"

جیسے ہی یہ الفاظ کنتھ نے سُنے اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی- ساتھ ہی دیکھا کہ آوڈی لینا کے گورے گالون پر سرخی جھلکنے لگی- اور آنکھین چمک اُٹھین- اتنے مین اوڈی لینا کا کمرہ نظر سے غائب ہوگیا- اور ارل گلن گائل کا کمرہ نظر آیا-

ارل گلن گائل مونہہ دھونے کی میز کے پاس بیٹھا تھا اور لارڈ ملکم میز پر جھکا ہوا اُس سے باتین کررہا تھا- لارڈ ملکم کہہ رہا تھا" مگر اباجان اِن تمام بدشگونیون سے معلوم ہوتا ہے کہ مارکوس الانڈیل پر کوئی آفت آنیوالی ہے"

ارل- (متانت سے)" خدا ہی اپنی مصلحتین خوب جانتا ہے- ہمارا یہ کام نہین ہے کہ خواہ مخواہ کسی بات کے کچھ معنی لگائین- ایسے واقعات ایک پرہیزگار کو بھی پیش آتے ہین اور ایک گنہگار کو بھی- کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اُس کی پاکدامنی کی وجہ سے ہین یا اُس کے گناہون کی وجہ سے؟ اور اگر بالفرض یہی صحیح ہے کہ وہ سب کسی آنیوالے

واقعہ کا اِشارہ ہین تو ایک نہین ہزار دن باتین نکل سکتی ہین۔ میرے نزدیک تو یہ تمام
فقط اتفاقا ——"

ملکم۔ (بات کاٹ کے) "خیر ہوگا اب اس ذکر کو جانے ہی دیجیے۔ مین بھی ان توہمات کا
قائل نہین ہون۔ میری ہرگز یہ راے نہین ہے کہ بدشگونیون کی بنا پر آپ **اوی لینا**
کا ہاتھ مارکوس کے ہاتھ مین نہ دین"

ارل "واقعی اب میرا انکار کرنا نہایت ہی قابلِ مضحکہ ہوگا"

مگر باوجود اس جواب کے ارل اپنی گھبراہٹ کو چھپا نہ سکا۔ کیونکہ اُس کی
آنکھون اور تمام حرکات و سکنات سے ایک قسم کا اضطراب نمایان تھا۔ اسی پریشانی
مین اُس نے پوچھا "اِس بارے مین تمھارا کیا خیال ہے کہ **اوی لینا** مارکوس سے کسطرح
پیش آئی؟"

ملکم۔ (مونہہ بنا کے) "اِس مین تو کوئی کلام نہین کہ وہ اپنے فرمانبردار ثابت ہونے کی کوشش
کرتی ہے۔ مگر جناب اِسکے ساتھ ہی مجھے اِس کا بھی یقین ہے کہ اُس بیباک شریر اور
گستاخ ولادارث لونڈے کی تصویر اُس کے دل مین بس گئی ہے"

یہ الفاظ سنتے ہی کنتھ ایک فوری جوش کے ساتھ گھبرا کے آرام کرسی سے
اُٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی ارل کا کمرہ نظر سے غائب تھا۔ مجبورًا پھر اُسی طرح کرسی پر
پڑ گیا اور قصر کے گرجے کی قربان گاہ پر وہی شخص نظر آیا جسے اس سے قبل دیکھ چکا تھا کہ
دونون ہاتھ باندھے ادب سے سر جھکائے کھڑا ہے۔

کنتھ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ مگر اب بھی پیشتر ہی کی طرح اُس کی
شکل دُھندلی نظر آتی تھی۔ اُس کے سوا اور تمام چیزین اس وقت کی تیز روشنی مین
دن کی طرح صاف صاف نمایان تھین۔ چنانچہ کنتھ نہ اُسے پہچان سکتا تھا اور نہ اُس
کے کپڑون کی نسبت کوئی خاص راے قائم کر سکتا تھا۔ کنتھ نے آنکھین پھاڑ پھاڑ
کے اُس شخص کو پہچاننا چاہا اور ساتھ ہی گرجا نظر سے غائب تھا۔ اب کیا دیکھتا ہے
کہ لارڈ ملکم۔ ارل کے کمرے سے نکلا اور برآمدہ مین سے ہو کے اپنی خوابگاہ
کی طرف چلا۔ ایک لیمپ اُس کے ہاتھ مین ہے۔ وہ کنتھ کے کمرے کے سامنے سے
گزرا تو اُس کے دروازے کی طرف بڑی حقارت سے دیکھا اور آہستہ سے کہا

جسے کنتھ نے بھی سن لیا کہ "یہین وہ شخص پڑا ہوا ہے جو خیرات کی روٹی کھا کھا کے گستاخ اور خود بین بانکا بن گیا ہے"

لارڈ ملکم کے یہ تحقیر کے الفاظ سن کے کنتھ مین ایک جوش پیدا ہوا اور کرسی پر سے اچھل کے اُٹھنے ہی کو تھا۔ مگر دفعتہً بر آمدہ اور لارڈ ملکم سب آنکھون کے آگے سے غائب تھے۔ اب اُسے مارکوس النڈیل کا کمرہ نظر آیا۔ وہ اپنے بچھونے پر پڑا سو رہا تھا۔ مگر نیند پریشان اور ہوش ربا تھی! چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی! روحانی تکلیف سے خط و خال بگڑ گئے تھے! ہاتھ جو لحاف کے باہر تھے خوف سے کانپ رہے تھے! اور بہت ہی زور سے کس کے مٹھی کسے ہوئے تھا! اس مین کوئی شک نہین کہ اسوقت خواب مین مارکوس کے سامنے بہت ہی مہیب شکلین ہون گی چاہیے تھا کہ رقیب کی اِس تکلیف کی پروا نہ کرتا۔ مگر نہ رہا گیا۔ اور یہ بھول کے کہ میرے اِس کے درمیان مین دیوار حائل ہے ارادہ کیا کہ بڑھ کے اُسے جگا دے۔ مگر ارادے کے ساتھ ہی وہ تیز روشنی غائب ہو گئی اور کمرے مین اندھیرا گھپ تھا۔

اب اُسے ایک تکان سا محسوس ہوا جس کی وجہ سے اُٹھا اور بہت ہی آہستہ آہستہ اور رُک رُک کے کپڑے اُتارے اور ہاتھون سے ٹٹولتا ہوا جا کے بچھونے پر لیٹ رہا لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی۔ اور گہری نیند مین غافل تھا۔

گیارھوان باب

مہمانون کی آمد

دو ہی تین روز مین تمام گرد و نواح مین مشہور ہو گیا کہ مارکوس النڈیل نے آبائی قصر مین تشریف لائے ہین لہذا آس پاس کے سردار اپنے ضلع کے سب سے بڑے طاقتور زمیندار کی ملاقات کو آنے لگے ارل گلن گائل سے ... کو وہ لوگ اِس خیال سے اب نہین آئے تھے کہ جن اسباب سے ایسے ... عظیم الشان امیر نے خود بخود ایک معزز قسم کی جلاوطنی اختیار کی تھی اُس کے ... ظ سے وہ غالباً چاہتے ہون گے کہ چند روز سب سے علحدہ رہ کے خاموشی ... زندگی بسر کرین۔ لیکن اب اتنے برسون کے بعد جب خود مارکوس النڈیل

اپنے خاندانی قصر مین رونق افروز ہوئے تو قرب وجوار کے چھوٹے چھوٹے سرداروں کے واسطے آنے کا بہانہ پیدا ہو گیا جس کی اُنھین تمنا رہا کرتی تھی۔ اور واقعی بعض سردار بہانہ ہی ڈھونڈھ رہے تھے۔ کیونکہ گلن گایل سے ملنے سے زیادہ تمنا اُنھین اوی لینا کی زیارت کی تھی۔ جس کے حُسن وجمال کی چارون طرف شہرت ہو گئی تھی۔

سب سے پہلے سرڈونلڈ کین مور آئے۔ اُن کے ساتھ اُن کے دو بیٹے تین چار بھانجے بھتیجے کئی چچازاد اور ماموں زاد بھائی۔ اور بارہ مسلح سپاہی تھے۔ وہ جیسے ہی قلعہ کے پھاٹک مین داخل ہوئے قوالون نے جنھین انگس ونٹن نے روک رکھا تھا چنگ بجا بجا کے خیر مقدم کا نغمہ سُنایا۔ کھانے کے بڑے کمرے مین اِن مہمانون کی دعوت کا سامان کیا گیا۔ لیڈی اوی لینا بھی موجود تھی۔ مگر لاکھ کوشش کرتی کہ لہجہ شگفتہ اور چہرہ بشاش بنائے۔ اُس کے چہرے پر افسردگی ہی برس رہی تھی۔ صاف آشکارا تھا کہ دل رنج والم مین ڈوبا ہوا ہے۔

شام کو یہ مہمان رخصت ہو کے واپس گئے۔ اور صبح کو دوسرے نئے مہمان موجود تھے۔ یہ سر جیمس لنڈسے اور بیرن کیلڈر وڈ تھے۔ اِن دونون کے ساتھ بھی اُن کے اعزا و احباب اور سپاہی تھے۔ قوالون نے اب بھی خیر مقدم ادا کیا۔ کھانے کے کمرے مین پھر ویسی ہی دعوت ہوئی۔ اور اوی لینا کو باوجود کوششون کے اپنے دلی رنج والم کے چھپانے مین پھر ناکامی ہوئی۔ اور سب نے دیکھ لیا کہ اُس کا نازک دل کسی اندرونی صدمہ سے چُور ہے۔ چنانچہ شام کو جب مہمان رخصت ہو کے اپنے اپنے گھرون کو چلے تو راستہ مین بجاے قصر النڈیل کی مہمان نوازیون کے وہ لیڈی اوی لینا کے دلی رنج پر رائین قائم کر رہے تھے۔

صبح کو سر رابرٹ باربور آئے۔ اُن کے ساتھ خود اُن کے قوال اور رجز خوان شاعر تھے۔ کھانے کے بعد سر رابرٹ نے کہا "آپ میرے قوالون کو اجازت دیجیے کہ مارکوس النڈیل اور ارل گلن گائل کے سامنے اپنا کمال دکھائین" اجازت دی گئی فوراً شاعرون نے تو تصنیف عاشقانہ اشعار گا گا کے سُنائے۔ پھر نہایت دل آویز نغمے اور پُرجوش لہجے مین اُنھون نے عشق کی کیفیت وحالت دکھا لی جس بات کو اُنھون نے مختلف طریقون سے ادا کیا۔ بتایا کہ عشق کی بدولت بڑے بڑے بادشاہون سے وہ کام ہو گئے ہین جو اُن کی ہمت اور حوصلہ سے بہت بڑھے چڑھے تھے۔ عشق ہی کی بدولت ایک جنگجو سپاہی سے ایسے ایسے کام ہوئے ہین اور ایسی ایسی مہمین سر ہوئی ہین جو کسی کے وہم وگمان مین بھی نہ تھین۔ اسی عشق

پر ہر شخص کے بننے اور بگڑنے کا دارومدار ہوتا ہے۔ پھر بتایا کہ عشق ایک ایسا عالمگیر جذبہ ہے جس کی بدولت عمدہ سے عمدہ خیالات پیدا ہوتے ہین اور آس پاس کی تمام چیزین خوبصورت سے خوبصورت خیالی گلدستون سے آراستہ ہو جاتی ہین۔ پھر ظاہر کیا کہ اگر عشق مین رخنہ اندازی ہوئی تو رقابت۔ بیقراری۔ مایوسی اور ناامیدی پیدا ہوتی ہے اور پاکیزگی و صفائی کے عوض طرح طرح کے بُرے جذبات پیدا ہونے لگتے ہین۔ اُنھون نے عشق کی بیسیون کیفیتین دکھائین۔ اور اُن تمام مصائب و آلام کی تصویرین کھینچ دین جو اس مین پیش آتے ہین۔ کبھی بڑھا بڑھا کے اس کی برکتون اور اُس کے اوصاف کو بیان کرتے اور کبھی اُن حسرت زدہ دلون کی حالت پر افسوس کرتے تھے جو عشق کی مصیبتون کے بھنور مین پڑ کے تباہی کے قریب پہونچ گئے ہین۔ ان خیالات کو اُن غزلخوان شاعرون نے ایسے دردناک لہجے اور پُرحسرت آواز مین ادا کیا تھا کہ اوی لینا کا دل قابو سے باہر ہو گیا۔

دفعۃً آنسو جاری ہو گئے۔ اور ایسی گھبرائی کہ اُٹھ کے بھاگی۔ سر ابرٹ بارلو نے خیال کیا کہ اس نغمہ کا ایسا بھولی لڑکی کے نازک دل پر بڑا اثر پڑ گیا۔ اور یہ میرے شاعر گویون کا کمال ہے۔ چنانچہ وہ اپنے گویون پر ناز کرتے ہوئے اُٹھے۔ اور رخصت ہو کے خوش خوش اپنے گھر گئے۔ مگر ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم دل ہی دل مین جھنجھلا اُٹھے کہ اوی لینا سے ایسی بےصبری و بیقراری کیون ظاہر ہوئی؟ مارکوس النڈیل بھی یہ واقعہ دیکھ کے چونکے۔ اور سر رابرٹ بارلو کے رخصت ہوتے ہی ارل گلن گائل کو علحدہ لے جا کے کہا "لارڈ صاحب۔ اب تو مجھے اندیشہ پیدا ہو گیا کہ آپ کی صاحبزادی میرے ساتھ شادی ہونے کو شاید ناپسند کرتی ہین اور اِس پر ملول و غمگین ہین؟"

ارل گلن گائل گھبرائے کہ ایسا نہ ہو۔ مارکوس نسبت چھوڑ لینے پر آمادہ ہو جائین۔ اور جلدی سے جواب دیا "اوی لینا سعادتمند بیٹی ہے۔ باپ کی مطیع فرمان ہے۔ اور یون تو اس سن مین یہ ہوتا ہی ہے کہ بچپن کی بےفکری سے نکل کے شباب کی آرزومندی کے میدان مین قدم رکھنے کے باعث لڑکیان طرح طرح کے اوہام مین مبتلا ہو جاتی ہین۔ مگر جب اُن کی قسمت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور مناسب دیکھ کے اُنکی شادی کر دی جاتی ہے تو پھر وہی اُس عاقبت اندیشی کی تعریف کرنے لگتی ہین جو اُنھین کے نفع کے لیے عمل مین لائی جاتی ہے۔"

اوی لینا کے حُسن و جمال کا مارکوس کے دل پر بیحد اثر پڑ چکا تھا۔ آسان نہ تھا

کہ اتنے ہی مین اُس سے دست بردار ہو جاتے۔ بولے "مجھے جناب کی راے سے پورا پورا اتفاق ہے۔ لیکن مین اتنا دریافت کرنا چاہتا ہون کہ کیا آپ کی صاحبزادی کا خیال کسی اور طرف ہے؟ اور اگر ہے تو آپ کو اس کا علم ہے یا نہین؟ یہ نہ خیال کیجیے گا کہ مین گستاخی کرتا اور آپ کے ذاتی معاملات مین خواہ مخواہ دخل دیتا ہون"

ارل "ان واقعات کو مین آپ سے پہلے ہی مفصل بیان کر دیتا تو غالباً زیادہ مناسب ہوتا۔ لیکن نہ کہنے کی یہ وجہ ہوئی کہ مجھے یقین تھا کہ اوِی لینا کو میرے حکم کی تعمیل مین ذرا بھی عذر نہ ہوگا ــــ"

مارکوس "اور بے شک ایک شفیق اور مہربان باپ کی طرح آپ کو ہر طرح کا اختیار حاصل ہی ہے"

ارل "جی ہان۔ اور اب بھی مجھے یقین ہے کہ میرے کہنے سے وہ ہرگز باہر نہ ہوگی۔ بہرحال اصل واقعہ یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے اِس مین اور اُس نوجوان کنتھ مین ایک قسم کا بیہودہ اُنس پیدا ہو گیا ہے"

مارکوس "اخاہ۔ مین اب سمجھا"

اور دفعتہً مارکوس کی سمجھ مین آگیا کہ کنتھ سے ارل کی ناراضی کا یہی سبب تھا اور بولا "اب میری سمجھ مین آگیا کہ آپ اُس شخص سے کیون ناراض ہین"

ارل "مجھے مناسب نہین معلوم ہوا کہ اِس واقعہ کو بیان کر کے جناب کو تکلیف دون" اور پھر سرد قد کھڑے ہو کے کہا "کنتھ نے اتنی بڑی جرات کی تھی کہ میری بیٹی کے ساتھ عشق و محبت کی باتین کرتا تھا! اسی جرم کی وجہ سے مین نے اپنے خاندان سے اس کے تمام تعلقات منقطع کر لیے اور اُسے الگ کر دیا۔ اس سے زیادہ حقیر و ذلیل کون سزا دے سکتا تھا؟ اس سے ذرا بھی سخت سزا دیجاتی تو وہ گستاخ لونڈا اپنے آپ کو خدا جانے کیا سمجھنے لگتا ہے"

مارکوس "مین بہت خوش ہوا کہ جناب نے یہ واقعات مجھے بتا دیے۔ اگرچہ مین بھی اُنھین اِس سے زیادہ اہمیت نہین دیتا۔ آیندہ سے مین اس کا زیادہ خیال رکھون گا کہ اوِی لینا کی خوشی اور آرام کا پورا پورا لحاظ رکھون گا۔ اور شاید میرا یہ کہنا بے جا نہ ہو اور خودستائی نہ سمجھا جائے کہ اوِی لینا "مارشیانس اَلنڈیل" (مارکوس کی بیوی)

بن جانے کے بعد اُس زنانہ رُ ولونڈے کنتھ کو بہت ہی جلد بھول جائے گی۔"

اسی پر یہ گفتگو ختم ہو گئی اور دونون امیرا پنے اپنے کمرون مین چلے گئے۔

دوسرے دن تڑکے ہی بہت سے سوار قصر کی طرف آتے نظر آئے جنمین سے ایک گھوڑا بڑھا کے قصر مین آیا اور اطلاع دی کہ "میرے معزز و عالی مرتبہ آقا سراندرلف اور سلرتھیہ میک آلپین مارکوس انڈیل اور آرل گلن گائل کی ملاقات کو تشریف لائے ہین"

آنیگس ونٹن نے دوڑ کے مارکوس کو خبر کی۔ اُنھون نے چھوٹتے ہی کہا "ان سے ملنے مین بہت ہی کم گرم جوشی ظاہر کی جانی چاہیے" پھر آرل گلن گائل سے مل کے کہا۔ "مین حیران ہون کہ ان لوگون کو اپنے قصر مین آنے بھی دون یا نہ دون؟"

ہنوز ارل گلن گائل کچھ جواب نہین دینے پائے تھے کہ لارڈ ملکم بول اُٹھے "اُن لوگون کی وقعت خونی رہزنون اور ڈاکوؤن سے زیادہ نہین ہے۔ مین نے اُن کی نسبت جو کچھ سُنا ہے اُس کے لحاظ سے تو بالکل نہین مناسب معلوم ہوتا کہ آکنڈیل اور گلن گائل کے ایسے معزز خاندانون کے ساتھ میک آلپین کے ایسے ذلیل لوگون کے دوستانہ تعلقات لوگون مین شہرت پائین" گلن گائل بولے "گو کہ اپنے بیٹے کی یہ تیزی اور جلد بازی مجھے ناپسند ہے تاہم اُس کی اِس راے سے مجھے بھی اتفاق ہے۔ مگر کیا کیا جائے؟ یہ لوگ خود ہی ملنے کو آتے ہین۔ اب ملنے سے انکار کرنا اُن کی بے عزتی کرنا ہے۔ لہذا بہترین صورت یہ ہے کہ ہم اِن لوگون سے مِل لین۔ مگر اِس طرح کہ اُنھین خود ہی معلوم ہو جائے کہ ہمین اُن سے ملنے کی ضرورت نہ تھی۔"

مارکوس "یہ بہت مناسب،، (انگس کی طرف مخاطب ہو کے) "انگس۔ تم اِن دونون بھائیون میک آلپین کو یہان لے آؤ۔ لیکن قوالون کو منع کر دو کہ اِن کے خیر مقدم مین کچھ نہ گائین۔"

ناشتہ کے کمرے مین یہ تجویزین ہو ہی رہی تھین کہ میک آلپین قصر کے بڑے پھاٹک تک پہونچ گئے۔ دونون بھیانک صورت والے بھائیون کی عمرین چھیالیس اور چوالیس سال کی تھین۔ دونون کشیدہ قامت۔ توانا اور قوی الجثہ تھے۔ دونون کا رنگ کسی قدر سانولا تھا اور بال بالکل سیاہ تھے۔ اور اُن کی نگاہون سے ایک وحشت ناک جوش و اضطراب ظاہر ہوتا تھا۔ سر سے پاؤن تک بالی لینڈ والون

کے سے کپڑے پہنے تھے۔ اور شکی گھوڑون پر سوار تھے جو اُنھین کے سے قوی ہیکل اور ناسمجھے معلوم ہوتے تھے۔ دونون کی ٹوپیون پر گھانس کے جھنڈ کی سی سیاہ کلغیان تھین۔ فولادی زنجیردار زرہ اور چار آئینہ پر ایک رنگین چادر اُوڑھے ہوئے تھے۔ اُونی کرتا گھٹنون تک تھا اور اُس کے نیچے بھوری بھوری ٹانگین ننگی تھین۔ پاؤن مین زرد چمڑے کے تسمون کا جوتا تھا جو پاؤن کے علاوہ آدھی پنڈلیون پر بھی کسا ہوا تھا۔ ہرن کی کھال کے پرتلے کمرون مین تھے جن مین جابجا سونا لگا تھا۔ اور اُس مین گول قبضہ والی بہت ہی بھدی اور وزنی تلوارین لٹک رہی تھین۔

اُن کے ہمراہ جو بیس آدمی تھے وہ بھی گھوڑون پر سوار اور اُنھین کی سی ہائی لینڈ کی وضع مین تھے۔ ان سب کی نگاہون مین بھی وحشت برستی تھی۔

مارکوس الندڈیل کے حکم کے مطابق اینگس ونٹن دوڑ کے بڑے پھاٹک پر اُن سے ملا۔ لیکن اُنھون نے یا تو اُسے دیکھا ہی نہین یا دیکھا مگر عمدًا پروا نہ کی۔

اینگس ونٹن۔ (سرد مہری کے ساتھ) "بہادر سردارو! آپ کس کی تلاش مین ہین؟"

سرانڈلف نے بہت ہی بھدّی اور غصہ کی آواز مین جواب دیا "بوڑھے غلام۔ تجھ سے اچھے لوگون کی تلاش مین" اور یہ کہتے ہی گھوڑے کو جو ایڑ بتائی تو پھاٹک سے نکل کے صحن مین تھے۔

یہان دونون بھائیون نے گھوڑون سے کود کے اور اُن کی لگامین قصر کے سائیسون کی طرف پھینک کے اینگس کو دیکھا اور حکومت کے انداز کہا "اپنے آقا کے پاس لے چلو"

اینگس ونٹن کو ان کا یہ غرور دیکھ کے دل ہی دل مین بڑا غصہ معلوم ہوا مگر کر ہی کیا سکتا تھا؟ تاہم آہستہ آہستہ کچھ الفاظ کہے جن کا مفہوم یہ تھا کہ "مین خود ہی جانتا ہون کہ میرا کیا فرض ہے۔ مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہین ہے" جن کو سنتے ہی سرانڈلف بڑے زور سے چلایا "چپ حرامزادے کبھی تو توچرب زبانی اور ادب و تہذیب مین مشہور تھا مگر اب تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑھاپے نے بدمزاج بنا دیا ہے"

دفعتہً سراتھم کی نظر مارمور اور اُس کے ساتھی قوالون پر پڑی اور دیکھتے ہی بے ساختہ چلایا "خدا کی قسم یہان قوال بھی موجود ہین!" پھر وارہ وف

کی طرف دیکھ کے پوچھا "اس کی وجہ کہ انھون نے ایک نغمہ بھی ہمارے خیر مقدم مین نہین گایا؟"
اور یہ کہتے ہی دونون بھائیون کی آنکھین غصے سے شعلے برسانے لگین۔

اب سرانڈلف نے لپک کے بوڑھے داروغہ کے ایک ہاتھ کو پکڑ کے زور سے دبایا۔ اور دوسرا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر لیجا کے پوچھا "سچ بتا۔ اس مہمانداری مین کسی قسم کی دغابازی تو نہین؟ ایسا ہو تو مین بعوض اس کے کہ تمھارے شریف آقا کے ساتھ بیٹھ کے شراب پیون یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ اُن کے مقابلہ کو تیار ہو جاؤن"

اینگس۔ (نہایت ہی آہستگی سے جس سے بالکل نہین کھلتا تھا کہ اُسے کسی قسم کا ملال ہی) "شریف سردار۔ آپ کے خیر مقدم مین اگر کسی قسم کی کمی ہوئی تو اس کا جواب دہ مین کیسے ہو سکتا ہون؟ ابھی ابھی آپ نے مجھے غلام کہہ کے پکارا تھا۔ مین خود بھی التجا کرتا ہون کہ مجھے آپ غلام ہی سمجھین۔ ایسی حالت مین غلام کو اُن معاملات سے کیا واسطہ جو اُسکے مالک اور آقا سے تعلق رکھتے ہون؟"

سرانڈلف۔ (داروغہ کو چھوڑ کے) "تیرا یہ کہنا بہت درست ہے اچھا بوڑھے داروغہ چل ہمین لے چل۔ اور جب تک ہم یہ نہ دیکھ لین گے کہ تیرا مالک ہمارا کیسا خیر مقدم اور ہمارے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہین ہم کوئی راے نہ قائم کرین گے"

سرایتھم۔ (تلوار کے میان کا تسمہ کھول کے) "مگر اس شخص کی حالت پر کسقدر افسوس ہے جو سپاہیانہ لباس کو حقارت سے دیکھے یا اُن کے ساتھ ذرا بھی کج خلقی کرے!"

اینگس ونٹن نے اس کا کچھ جواب نہین دیا اور زینے سے چڑھ کے اُس کمرے مین لے گیا جہان مارکوس انڈیل ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم ان کا انتظار کر رہے تھے۔ داروغہ نے دروازہ کھولا اور دونون بھائی سخت بیباکی کے ساتھ کمرے کے اندر دھنس پڑے۔

تینون امیر آتش کدے کے پاس کھڑے تھے یہ دونون بھائی جیسے ہی کمرے مین داخل ہوئے مارکوس انڈیل اپنی جگہ سے چند قدم آگے بڑھے اور بہت ہی سرد مہری کے لہجہ مین کہا "سرانڈلف اور سرایتھم میک آلپین آپ لوگون کا شکریہ۔ کیونکہ آپ نے ازراہ خیر خواہی ہمارے حقیر مکان پر آکر ہم سے ملنے کی تکلیف گوارا کی"

یہ سنتے ہی سرانڈلف کا چہرہ لال بھبوکا ہوگیا اور جواب دیا "اسکاٹ لینڈ کی پُرانی وضعداری کے خیال سے مین اور سرایتھم آئے تھے کہ آپ اتنے دنون کے بعد تشریف لائے

ہین تو بل کے آپ کو مبارک باد دین - اس مین یہ بھی مصلحت نظر آئی کہ لارڈ گلن گائل اور اُن کے خاندان سے شرف نیاز حاصل ہو جائے گا - لیکن اگر کسی وجہ سے ہمارے یہ نیک ارادے یہان بُری نگاہ سے دیکھے جاتے ہون تو ہم کو اس مین بھی عذر نہین کہ اسی وقت واپس چلے جائین اور اپنے مجوتون کی گرد ہین قصر الندیل کی چوکھٹ پر جھاڑ جائین "

لارڈ ملکم - واللہ اِن آخری لفظون سے ہماری صاف صاف توہین ہوتی ہے - این! ایسی گستاخی ——"

اور یہ کہتے وقت ملکم کا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر گیا اور آدھی سے زیادہ تلوار میان سے باہر نکال لی - مگر قبل اس کے کہ اُنکی بات پوری ہو سرانڈلف تحقیر کی وضع سے مسکرائے اور طعن کے ساتھ جواب دیا " بس بس - صاحبزادے زیادہ مشیخت مت آؤ " سرایتھ - (ارل گلن گائل سے) " حضور لارڈ صاحب - جلد بازلونڈون کے ہاتھ مین تلوار نہ دیا کیجیے " یہ کہہ کے سرایتھ نے بھی مسکرا کے ملکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا -

ملکم - (طیش مین آکے) " گستاخ ڈاکو! میری یہ چھوٹی سی تلوار تیری موٹی اور بھدی تلوار سے مقابلہ کرنے کو تیار ہے " ساتھ ہی تلوار کھینچ کے ایتھ میک لین پر جھپٹ پڑا -

مگر ہائی لینڈ کے اِس نڈر سردار نے بڑی متانت و سہولت سے ملکم کی برہنہ تلوار ہاتھ سے پکڑ لی پھر چھین کے کمرے کے اُس سرے پر پھینک دی اور چمکار کے کہا " بھیّا جاؤ اپنا کھلونا اُٹھا لاؤ "

یہ دیکھتے ہی ارل گلن گائل نے جھپٹ کے بیٹے کو زور سے پکڑ لیا اور کہا " ملکم - مین تمھین حکم دیتا ہون کہ اپنے آپے سے نہ باہر ہو " پھر سرانڈلف اور سرایتھ کی طرف دیکھ کے کہا " اِن لوگون کی شورا پشتی اور گستاخی کو میرے دوست لارڈ الندیل خود ہی سمجھ لین گے "

مارکوس الندیل " بے شک " اور ایک تمکنت کے ساتھ آگے بڑھ کے اور بیچ مین آکے کہا " سرانڈلف اور سرایتھ تم فوراً ہمارے یہان سے چلے جاؤ - اور ہمین اِس کی ذرا بھی پروا نہین کہ ہمارے برتاؤ کی نسبت تم کیا کیا باتین مشہور کرو گے "

دونون بھائیون کی آنکھین چمک تو پہلے ہی سے رہی تھین اب اُن سے شعلے نکلنے لگے۔ پیشانی کی رگین پھول کے گرہ دار رسیون کی طرح کھال کے اندر سے اُبھر آئین اور واقعی اسوقت اُن کی شکلین بہت ہی خوفناک اور ڈراؤنی معلوم ہوتی تھین۔ وہ تنے کھڑے تھے۔ آنکھون سے تینون امیرون پر آگ برسا رہے تھے۔ ہاتھ تلوار کے قبضون پر تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ چوٹ کرنے ہی کو ہین۔

مارکوس الندڈیل کے الفاظ سُن کے کچھ دیر تو وہ اکڑتے رہے۔ پھر یک بیک واپس چلے۔ لمبے لمبے ڈگ رکھتے ہوئے کمرے کے دروازے تک گئے۔ وہان ٹھہر کے پلٹے اور مارکوس۔ آرل اور ملکم کی طرف دیکھ کے ہاتھون سے کچھ اشارہ کیا۔ اور نہایت بھدی اور موٹی آواز مین چلا کے کہا "اِس گھڑی سے میک آلپین والون اور گلن گائل یا الندڈیل والون کے درمیان لڑائی کی ابتدا ہوتی ہے"

الندڈیل۔ (استقلال کے ساتھ) "مغرور سردارو۔ تمھاری یہی خوشی ہے تو اس مین ہمین بھی کچھ عذر نہین"

گلن گائل۔ (بڑے جوش کے ساتھ) "آج تک خاندان گلن گائل کا کوئی شخص کسی ایسے جھگڑے سے ہرگز نہین ڈرا ہے جو حسد۔ رقابت یا علانیہ زیادتی پر مبنی ہو"

ملکم کو اسوقت تک آرل گلن گائل بڑی مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے اور وہ رہ رہ کے اُن کے ہاتھ سے چھوٹنے کی کوشش کرتا تھا۔ اب بہت ہی بیتاب ہو کے بولا "بیشک اور اگر خدا نے انصاف کیا تو بہت ہی جلد دیکھ لینا کہ انڈلف اور ایتھ خود اپنے قیدخانہ نما قلعہ پر لٹکے ہون گے اور اُن کا گوشت کوّے نوچ نوچ کے کھا رہے ہون گے"

دونون بھائیون نے اِن باتون کا کچھ جواب نہین دیا۔ مُنہ پھیر کے دروازے سے نکلے۔ اُسے کھلا چھوڑا۔ اور زینے سے اُتر کے چلے گئے۔

ملکم "للہ مجھے چھوڑ دیجیے کہ اِن بدمعاشون کو اُن کی گستاخی کا مزا چکھا دون" پھر ایسے لہجہ مین جس سے بڑی ہی بےصبری ظاہر ہوتی تھی مارکوس کی طرف دیکھ کے کہا۔ "حضور۔ لارڈ صاحب۔ آپ کیون نہین حکم دیتے کہ قصر کے پھاٹک بند کر لیے جائین اور اِن ڈاکو کتّون کو ہمین کے قیدخانے کا مزا چکھا دیا جائے"

مارکوس الندریل "میرے نوجوان دوست۔ اِسوقت یہی مصلحت ہی کہ بغیر کسی آزار کے یہ لوگ یہان سے واپس چلے جائین۔ لیکن مین تم سے وعدہ کرتا ہون کہ جو دھمکی یہ دونون دے گئے ہین اگر وہ قائم رہی اور میرے ملاقے مین اِنھون نے کسی قسم کا جھگڑا پیدا کیا تو تمھین بہت اچھا موقع ملے گا کہ اِس لڑائی مین شہرت حاصل کرو۔"

ارل گلن گائل "تو بس مَلکم اسی اطینان پر تم اپنے پُرجوش خون کو ٹھنڈا کرو۔ اور (ملکم کو چھوڑکے) لو اب جاؤ اپنی تلوار اُٹھا کے میان مین رکھو۔ اور خدا کرے کہ آئندہ کبھی تم کو اس کے نکالنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ میک آلپین کی بہ نسبت کسی زیادہ اچھے کام کے لیے ہو۔"

اس طرح ایک حد تک لارڈ ملکم کی خفت دور ہوئی۔ بلکہ اُنکی بہادری کی کچھ تعریف بھی ہوگئی۔ جس کی وجہ سے گو کہ ابھی تک دل مین غصہ اور جوش بھرا تھا مگر بظاہر کسی قدر بشاش بن کے ملکم نے باپ کے کہنے کے مطابق جا کے اپنی تلوار اُٹھالی۔ تلوار اتفاق سے اُس کھڑکی کے نیچے گری تھی جس سے قصر کے نیچے کا صحن نظر آتا تھا۔

تلوار اُٹھاتے ہی ملکم کھڑکی پر دونون ہاتھ ٹیک کے اور چونکہ دیوار کا آثار بہت چوڑا تھا اس لیے بہت جُھک کے دیکھنے لگا۔ میک آلپین اور اُن کے ہمراہی اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہو رہے تھے۔

عین اُسی وقت لیڈی اوی لینا اور ارسولا کچھ دیر جنگل کی سیر کرکے واپس آئی تھین اور قصر مین داخل ہو رہی تھین۔ یہان اُنھون نے جو دیکھا کہ صحن مین گھوڑون اور سوارون کا ہجوم ہے تو مُڑ ین کہ فصیل پر چڑھ کے اور پھیر کھا کے دوسری طرف سے قصر مین داخل ہون۔ تاکہ اُن اُجڈ اور ڈراونی صورت والے اہل ہائی لینڈ کا سامنا نہ ہو۔

اتفاقاً اوی لینا کا نقاب چہرہ سے اُتر گیا جو نسیم سحر کے جھونکون سے پشت پر اُڑ رہا تھا۔ گو کہ رنج و الم سے اُسکے پھول سے رخسارے کُمھلا گئے تھے مگر فرحت بخش ہوا نے اِسوقت تازگی پیدا کر دی تھی۔ اُس کے لمبے لمبے بھورے عنبرِ بو گیسو شانون پر بکھرے ہوئے تھے۔ خوب کھینچی ہوئی چست گون خوبصورت گدگدے بنڈے کے تناسب کو نمایان کر رہی تھی سایہ بار بار ہوا سے اُڑتا اور گوری شفاف پنڈلیان کُھل جاتین۔

میک آلپین بڑے نڈر بہادر اور بیباک و خونخوار سپاہی تھے۔ کسی خطرے سے ڈرتے ہی نہ تھے۔ اور نہ کسی کام کے انجام پر نظر پڑتی تھی۔ کوئی بات دل مین آئی اور اُس پر عمل کر گئے۔ اتفاقاً اُن کی نظر اوی لینا پر پڑ گئی۔ دونون بھائیون نے معنی خیز نظرون سے ایک دوسرے کو دیکھا اور آنڈلف نے ہمراہیون کی طرف مخاطب ہو کے کہا "ایتھ۔ تم پھاٹک مین جاؤ۔ اور لوگو! اپنی اپنی تلوارین کھینچ لو!" فوراً ایتھ۔ گھوڑا دوڑا کے پھاٹک مین داخل ہوا۔ اور بیسیون تلوارین فوراً میانون سے نکل پڑین۔ اب انڈلف میک آلپین نے اپنے گھوڑے کو ایڑ بتائی اور اُس زینہ کے قریب جس پر اوی لینا قدم رکھ کے چڑھنے کو تھی پہونچا۔ اسکی کمر مین ہاتھ ڈال کے ایک پھول کی طرح اُٹھا لیا اور گھوڑے پر ڈال کے آناً فاناً مین پھاٹک کے باہر تھا۔ ایتھ اور دوسرے سپاہی پھاٹک مین کھڑے رہے تاکہ کوئی اُسے بند نہ کرنے پائے۔ اور جیسے ہی انڈلف باہر نکل گیا سب گھوڑون کو ایڑ بتا کے پیچھے ہو لیے۔

یہ سب باتین ایسی پھرتی سے اور آناً فاناً ہوئین کہ خود اوی لینا کے مُونہ سے بھی مارے حیرت کے کوئی آواز نہ نکل سکی۔ سب تماشا دیکھتے رہ گئے۔ ارسولا مارے دہشت کے زمین پر گر پڑی۔ اور میک آلپین اوی لینا کو لے کے قصر سے نکلے چلے گئے۔

بارھوان باب

میک آلپین

اِس منظر کو لارڈ ملکم نے بھی کھڑکی مین سے دیکھ لیا۔ وہ میک آلپین کی اتنی بڑی جرأت کو دیکھ کے خاموش نہ رہ سکا۔ بے اختیار ایک چیخ ماری اور کمرے سے نکل کے جھپٹا۔ اُس کی بے تحاشا چیخ سُن کے اور اُسے کمرے سے جھپٹتے دیکھ کے مارکوس الندیل اور ارل گلن گائل مبہوت و حیران کھڑکی کے پاس آئے۔ اور کیا دیکھتے ہین کہ خونخوار ہائی لینڈ والے اُس بے بہا خزانے اور ایسی نایاب دولت کو لیے ہوے پھاٹک مین سے نکل رہے ہین۔

ارل گلن گائل نے تاؤ کھا کے کہا "آہ میری بیٹی! آہ میری اوی لینا!" اور ساتھ ہی وہ بھی کمرے سے نکل کے دوڑے۔

مارکوس الندیل زور سے چلائے "اِن خونی ظالمون پر خدا کی مار!" اور

آرل کی طرح اُنکی تلوار بھی میان سے باہر نکل پڑی اور اپنے شریف دوست ارل گلن کا ئل کے پیچھے پیچھے وہ بھی روانہ ہوئے۔

مختصر یہ کہ سارے قصر مین عجیب جوش وخروش تھا اور ناقابل بیان پریشانی تھی۔ سب گھوڑے اصطبل سے نکالے گئے۔ زرہ ہین پہن پہن کے کسی گئین۔ سپاہیون کو ہتھیار تقسیم کیے گئے اور پندرہ ہی منٹ کے اندر مارہ کوس۔ آرل اور لارڈ ملکم کے ساتھ چالیس سوارون کا ایک لشکر میک آلپین کے تعاقب مین روانہ ہوا۔

وہ لوگ اتنی دیر مین قلعہ کے سامنے کا میدان طے کر چکے تھے اور جب یہ فوج پھاٹک سے نکلی ہے وہ جنگل مین گھس کے آگے بھاگ رہے تھے۔ سرانڈلف نے چاہا کہ اوی لینا کو تسلی دے اور اطمینان دلائے۔ مگر اُس کا لہجہ ہی اس قسم کا واقع ہوا تھا کہ اُس سے کسی معمولی عورت کو تو تسلی ہوتی ہی نہین۔ اوی لینا کی ایسی نازپروردہ لڑکی بھلا کیا برداشت کر سکتی تھی؟

اب سرانڈلف نے پھر اپنا لہجہ شیرین اور اپنی آواز رسیلی بنا کے آہستہ سے کہا "نازنین ڈرو نہین۔ اور مجھے قہر و عقاب کی ٹیڑھی نگاہ سے نہ گھورو۔ مین سرانڈلف میک آلپین ہون اور یہ جو میرے برابر گھوڑے پر آرہے ہین میرے بہادر بھائی سر ایتھم ہین۔ ہم دونون بڑے پاکباز اور بہادر لوگ ہین۔ ہماری تلوارین ہائی لینڈ مین آج تک کسی سے نہین دبین۔ ہمارے موروثی قلعہ مین ضرورت و آرام کی سب چیزین موجود ہین۔ اور جو عیش وعشرت کے سامان مین سے کسی چیز کی کمی بھی ہو تو خدا نے ہمین اتنا دے دیا ہے کہ دم بھر مین بھاری پردے خوشنما جھالرین اور منقش چھت گیریان مہیا ہو سکتی ہین تاکہ کمرون کی رونق بڑھا دی جائے۔ پیاری نازنین اب آج سے تم وہان کی ملکہ ہوگی۔ اور قلعہ میک آلپین کا ہر اعلیٰ و ادنے شخص تمھاری فرمانبرداری کرے گا۔ انڈلف یا ایتھم مین سے جسکو پسند کرو اُس کی بیوی بن جاؤ گی۔ اور مین قسم کھاتا ہون کہ اگر تم میرے بھائی ایتھم کو مجھ پر فوقیت دو گی تو مین ہرگز مخالفت نہ کرون گا۔ بلکہ خوشی سے قبول کر لون گا کہ تم اُس کی بیوی بنو۔ اور اس صورت مین تم سے ویسی ہی محبت رکھون گا جیسی بھائی کو بہن سے ہوتی ہے"

انڈلف کی یہ باتین اوی لینا نے نفرت اور مایوسی کے ساتھ سنین۔ وہ گھوڑے

پر سر انڈلف کی آگے بیٹھی تھی۔ اور جہان تک بنتا زین سے اُٹھی رہتی۔ سر انڈلف کی یہ باتین چاہے کیسی ہی تسلی بخش ہون اور کیسی ہی تہذیب و شائستگی سے ادا کی گئی ہون اوی لینا کی ایسی نازک مزاج نازنین کے پریشان کر دینے کے لیے بہت تھین۔ اسی اثنا مین اُن خونخوار ہائی لینڈ والون سے اُس کی چار آنکھین ہوئین جو اُسے پکڑے لیے جاتے تھے۔ سہمی ہوئی نگاہون سے دیکھا۔ اور سارا خون خشک ہو گیا۔ کیونکہ میک آلپین کا نام بار ہا سُن چکی تھی۔ نہ کسی طرح اطمینان ہو سکتا تھا اور نہ دل کو تسلی ہوتی تھی۔ ارادہ کیا کہ خوشامد کر کے رحم کی التجا کرے۔ مگر زبان نے یاری نہ دی۔ کیونکہ انڈلف کا چہرہ اُسے بہت ہی بھیانک نظر آیا حالانکہ وہ اِس وقت اپنے چہرے کو جہانتک ہو سکا شائستہ بنائے ہوئے تھا۔ اسی حالت مین وہ جنگل کے اندر تیز رو گھوڑے پر سوار چلی جاتی تھی اور دل ہاتھون اچھل رہا تھا۔ دفعتہً اُس کی نظر پیچھے کی طرف قصر الندڈیل پر جا پڑی اور دیکھا کہ سوارون کا ایک گروہ پھاٹک سے نکل رہا ہے۔

یہ دیکھتے ہی آنکھون مین روشنی سی آگئی اور دل مین امید کی خوشی پیدا ہوئی سر انڈلف سمجھ گیا کہ کوئی بات ہے۔ پلٹ کے دیکھا اور اپنے بھائی ایتھ کی طرف دیکھ کے تحقیر کے انداز سے ہنسا اور کہا "ایتھ۔ لوگ ہمارے تعاقب مین آرہے ہین"

ایتھ "(میان سے تلوار کا تسمہ کھول کے) "آنے دو۔ ہم بھی اچھا استقبال کرین گے"

ساتھ ہی اُس کے ہمراہی بیسون سوارون نے اپنا نعرۂ جنگ بلند کیا۔ اور سب کے گھوڑے ہوا سے باتین کرنے لگے اُن کی بھاری ٹاپون کی آواز سے سارا جنگل گونج رہا تھا۔

اب اوی لینا کے دل مین طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ دل مین کہتی کہ "اِن تعاقب کرنے والون مین میرے باپ بھائی ضرور ہون گے۔ اِن خونخوار دشمنون کے مقابلہ مین دیکھیے اُن کا کیا انجام ہوتا ہے" اتنے مین مُنہ پھیر کے جو دیکھا تو نظر آیا کہ وہ سوار نزدیک ہوتے جاتے ہین۔

ایتھ "انڈلف چند ہی لمحون مین ہم اُس مقام پر پہونچ جائین گے جہان سے ہمارے قلعہ کو راستہ مُڑتا ہے۔ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم اس خوبصورت مال غنیمت کو

لے کے اپنا گھوڑا نکال لے جاؤ اور جھٹ پٹ کسی محفوظ مقام مین پہونچ جاؤ اور مین پلٹ کے اُن اماں زندہ دلون سے بھگت لون۔ یا کم از کم تمھارے قلعہ مین پہونچ جانے تک اُنھین لڑائی مین الجھائے رہون؟"

انڈلف:- "یہ نہ ہو گا کہ مین لڑائی سے مُنہ موڑون۔ ہان یہ ممکن ہے کہ اس خوبصورت نازنین کو اپنے معتبر لوگون کی حفاظت مین روانہ کر دون اور خود تمھارے ساتھ ٹھہر کے مقابلہ کر دون۔"

یہ کہتے ہی سر انڈلف نے اپنے دو سپاہیون رانڈ اور آلور کو قریب بلایا۔ اودی لینا کو اُن کے حوالے کیا۔ اور حکم دیا کہ اُڑتے ہوئے جاؤ۔ اور قلعۂ میک آلپین مین جا کے دم لو۔ اودی لینا سر انڈلف کے گھوڑے سے اُتار کے زیادہ مہیب صورت والے ہائی لینڈرون کے سپرد کی گئی تو مُنہ سے بے اختیار ایک چیخ کی آواز نکل گئی۔ مگر ان لوگون ہی نے اس کی کچھ بھی پروا نہ کی۔

اودی لینا کو اُدھر بھیجتے ہی میک آلپین اور اُن کے ہمراہی پلٹ پڑے اور مقابلہ کے لیے صف باندھ کے کھڑے ہو گئے۔ قصر الَنڈیل کے سوار جب قریب آئے تو دونون بھائیون نے دیکھا کہ دشمنون کی تعداد کم سے کم دونی ہو گی۔ مگر اُنھین اس سے ذرا بھی گھبراہٹ یا پریشانی نہین ہوئی بلکہ خوش ہوئے کہ ہمین اپنی بہادری کے آزمانے کا موقع مل گیا۔ اور جب یہ دیکھا کہ خود مارکوس الَنڈیل۔ ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم اپنے سوارون کے آگے ہین تو اور خوش ہوئے اس لیے کہ انھین تینون نے تھوڑی دیر ہوئی اپنے قصر مین اُن کی سخت توہین کی تھی۔

قریب پہونچ کے جب اِن لوگون نے دیکھا کہ اودی لینا کا پتہ نہین ہے تو ارل گلن گائل نے چلا کے کہا: "اودی لینا کو اِنھون نے اپنے قلعہ مین بھیج دیا ہے۔ تو آؤ ہم لڑین اور اِن کے قلعہ مین زبردستی گھس کے اُسے نکال لائین۔"

مارکوس الَنڈیل۔ (تلوار میان سے نکال کے) "بے شک۔ لوگو خاندان گلن گائل کے اُس خوبصورت پھول کی مدد کے لیے بڑھو۔"

لارڈ ملکم:- "سر ایتھ ہوشیار۔ مین آیا۔" یہ کہتے ہی اپنے گھوڑے کو ایڑ بتائی اور تلوار کھینچ کے ایتھ میک آلپین پر جھپٹا۔

اب دونون طرف کے سوارون مین لڑائی شروع ہو گئی۔ قصر النڈیل والون کا جوش وخروش کا حملہ میک آلپین والون نے بڑی ثابت قدمی سے روکا۔ اِن کی کوشش تھی کہ حریف کی صف چیر کے نکل جائین۔ تلوارین چلنے لگین۔ اور کھلی فضا مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بجلیان چمک رہی ہین گھنے جنگل کے اندر زخمیون کی جان کنی کی خوفناک آوازین گونجنے لگین۔ لارڈ ملکم کی تلوار پہلے ہی حملہ مین سر ایتھ کی تلوار پر پڑ کے دو ٹکڑے ہو گئی۔ ساتھ ہی سر ایتھ نے بڑھ کے ملکم کی زرہ کو گردن کے پاس سے پکڑ کے اُسے زین پر سے اُٹھا لیا۔ اور سڑک کے ایک جانب جنگل کے درختون مین پھینک دیا۔

ارل گلن گائل "بدمعاش تو نے میرے بیٹے کو مار ڈالا!" اتنا کہا اور گھوڑا کدا کر بڑے طیش سے ایتھ میک آلپین کی طرف بڑھے۔

ایتھ نے بڑے استقلال سے اُنکا حملہ روکا اور ارل گلن گائل اور سر ایتھ مین تلوار چلنے لگی۔ ارل گلن گائل بڑا بہادر اور تجربہ کار سپاہی تھا مگر اِس دیو صورت حریف کے مقابلہ مین نہ اُس کی بہادری ہی کام آئی اور نہ اُس کا تجربہ کار ہونا۔ اتنے مین ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ایتھ اپنی تلوار سے ارل پر ایک بھرپور ہاتھ مارنے کو تھا کہ یکایک بغیر کسی ظاہری وجہ کے وہ گھوڑے کی پیٹھ سے لڑھک کے نیچے آ رہا۔

گرتے ہی تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی اور ساتھ ہی لارڈ ملکم نے پہونچ کے اپنا خنجر اُسکے گلے پر رکھ دیا اور چلّا کے کہا "میری اطاعت قبول کرو اور آپ کو میرے حوالے کر دو۔"

سر ایتھ جواب نہین دینے پایا تھا کہ کسی نے بھدی آواز سے کہا "نہین۔ نہین۔ یہ غلطی ہے۔" یہ سر انڈلف کی آواز تھی جو اسی وقت مارکوس النڈیل کو گھوڑے سے گرا کے اور اُن کی تلوار چھین کے اپنے بھائی کی مدد کو لپکا تھا۔ اُس نے سر پر پہونچ کے لارڈ ملکم کو اس زناٹے سے ایک گھونسہ رسید کیا کہ وہ لڑھکنیان کھاتا ہوا پھر جنگلی درختون مین جا رہا اور کہا "ہٹ جنگلی کتے۔ جو ذلیل بزدل چھپ کے آئے اور دغا بازی سے گھوڑے کا تنگ کاٹ دے اس قابل نہین کہ فولادی اسلحہ سے اُس کا مقابلہ کیا جائے۔ اُسے گھونسہ یا تھپیڑ ہی سے سزا دینی چاہیے۔"

انڈلف نے یہ فقرہ نہین ختم کیا تھا کہ ارل گلن گائل نے زور و شور سے اس پر حملہ کر دیا۔ اور دونون مین مقابلہ ہوتا رہا اتنے مین سر ایتھ نے اُٹھ کے جھپٹ

اپنے زین کا تنگ درست کر لیا اور پھر سوار ہو کے لڑنے لگا۔ لیکن اُس کے تیار ہونے کے قبل ہی ارل گلن گائل بھی مارکوس الن‌ڈیل کی طرح گھوڑے سے گرا دیے گئے اور تلواریں چھین لی گئیں۔ اتنی دیر میں چونکہ امیرون کی طرف کے پندرہ سولہ سپاہی مردہ یا زخمی ہو کے زمین پہ گر چکے تھے بڑھ کے مارکوس الن‌ڈیل نے کہا۔ ”بس اب صلح کی گفتگو ہونی چاہیے“

فوراً لڑائی رُک گئی۔ ہتھیارون کی جھنکار موقوف ہوئی۔ اور دونون طرف کے سپاہی لڑنے سے ہاتھ روک کے اپنی اپنی صفون مین مرتب ہو گئے۔

انڈلف۔ (جو اسوقت نہایت ہی خونخوار نظر آتا تھا) ”کن شرطون پہ صلح چاہتے ہو؟“

مارکوس الن‌ڈیل ”مین تمھارے لیے بہت معزز شرطون کے ساتھ ایک کافی تاوان دینے کو تیار ہون بشرطیکہ میرے شریف مہمان کی بیٹی لیڈی اوی لینا کو تم واپس کر دو“

قبل اِس کے کہ کوئی اِس کا کچھ جواب دے جنگل سے پتون کے کھڑکھڑانے کی آواز آئی۔ اور ناگہان وہی پُر اسرار عورت نکل کے سامنے آ گئی۔ اس کی صورت دیکھتے ہی لارڈ ملکم نے جنگل سے نکل کے کہا ”خدا کی قسم یہ چڑیل مجھے بار بار ستایا کرتی ہے“ اور جھٹ پٹ اپنے گھوڑے پہ سوار ہو گیا۔

مگر اس عورت نے اپنا لمبا اور سوکھا ہاتھ دونون فریقون کی طرف اُٹھا کے اپنی اُسی کرخت اور تیز آواز مین کہا ”کشت و خون کرنے والو! افسوس تم کو جانون کی قدر نہین! کس بے پروائی سے اپنی جانین دے رہے ہو؟ جن جانون کو تم خود چاہو تو نہین پیدا کر سکتے۔ افسوس جس خون کو تم اِس آسانی سے بہائے دیتے ہو پھر چاہو تو اس کا ایک قطرہ بھی نہین مہیا کر سکتے! مگر اب تو تمھین نہ لڑائی کی ضرورت ہے۔ نہ شرطین کرنے کی۔ کیونکہ وہ نازنین میک آلپین کے آدمیون کے ہاتھون سے چھڑا لی گئی“

بے ساختہ انڈلف اور ایتھ دونون کے مُنہ سے نکلا ”چھڑا لی گئی!“ اور ان کے چہرے غصہ سے غضبناک ہو گئے۔

ساتھ ہی مارکوس ارل اور ملکم کی زبان سے بھی یہی الفاظ نکلے ”چھڑا لی گئی!“ اور اُن کے چہرے خوشی سے دمک اُٹھے۔

وہی عورت ہے۔ ہان مجھڑالی گئی - اور جس نے اُس کو چھڑایا ہے وہ وہی بہادر ہے جو اُسے گرجے مین لے جائے گا - اور اُن لوگون پر افسوس ہے جو اُسے مارکوس انڈیل کے ساتھ بیاہنا چاہتے ہین۔"

اس کے بعد اُس نے نہایت کرخت آواز مین "لارڈ انڈیل" "مارکوس انڈیل" "فرریڈک انڈیل" کہنے کا تار باندھ دیا - اور اُنھین نامون کا شور مچاتی اور چلاتی ہوئی سخت گھنے جنگل مین گھس گئی - اور حسب معمول اُس کے غائب ہو جانے کے بعد بھی بڑی دیر تک اس کی آواز آتی رہی ۔

اب انڈلف اور ایتھ نے چلا کے کہا "چلو دیکھین تو کہ کیا ماجرا ہے؟" اور اپنے گھوڑون کو ایڑ بتا کے اپنے سب ساتھیون کے ساتھ جن مین سے ایک بھی لڑائی مین نہین کام آیا تھا جنگل کے تنگ راستہ مین چلے گئے ۔

لارڈ ملکم نے نہایت ہی ترش روئی کے ساتھ کہا "یہ کنتھ ہی ہوگا جس کی جانب اِس چڑیل نے اشارہ کیا ہے؟" مگر اُسے اپنی بہن کی رہائی کی خبر سے خوشی ہونے کے عوض اِس بات کا رنج ہوا کہ کنتھ نے اُسے بچایا!

مارکوس انڈیل کا چہرہ زرد تھا اور وہ خوف سے زور زور سے کانپ رہے تھے - اِسی حالت مین وہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور کہا "چلیے اب قصر مین واپس چلین اور لیڈی اوی لینا کو اُن کی واپسی پر مبارکباد دین - کیونکہ اُس دیوانی چڑیل کی باتون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی صاحبہ صحیح و سلامت ہین۔"

ارل نے معنی خیز نظرون سے مارکوس کی طرف دیکھ کے نہایت پرجوش لہجہ مین کہا "لارڈ صاحب - مجھے امید ہے کہ آپ اِس چڑیل کے بیہودہ اور گستاخ الفاظ کو کوئی اہمیت نہ دین گے - کیونکہ سمجھ سکتے ہین کہ اِس قسم کی ایک وحشی عورت کو گلن گایل کی بیٹی کی شادی مین رائے زنی کا کیا حق ہو سکتا ہے!"

مارکوس کی آنکھین خوشی سے چمکنے لگین اور جواب دیا "لارڈ صاحب - حقیقت یہ ہے کہ مین بھی اِس چڑیل بیہودہ عورت کی خواہمخواہ کی دخل دہی کی کچھ وقعت نہین کرتا۔"

اس کے بعد ارل - مارکوس - اور لارڈ ملکم اپنے سپاہیون کو مقتولین

اور مجروحین کے اُٹھالانے کے لیے چھوڑ کے خود تیزی کے ساتھ قصر کی طرف واپس روانہ ہوئے۔

تیرھوان باب

رہائی

اب ہم لیڈی اوی لینا کی جانب متوجہ ہوتے ہین۔ وہ تنگ راستہ جس پہ اب وہ رانلڈ اور آیور کی حراست مین چلی جاتی تھی نہایت گھنے جنگل مین سے ہوکے گزرا تھا اور دونون گھوڑون کی ٹاپون کی آوازین بڑے زور وشور سے جنگل مین گونج رہین تھین۔

جیسے ہی اوی لینا کے ہوش وحواس درست ہوئے اُس نے نہایت خوفناک نگاہون سے رانلڈ کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ ایک معمر شخص تھا۔ چہرے سے درشتی اور غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ اور وحشیانہ خط وخال سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ اس کے دل مین ذرہ برابر بھی رحم ہوگا۔ لہذا اوی لینا کو نظر آیا کہ اس سے رحم کی التجا کرنا محض فضول ہے۔ اب اُس نے دوسرے سوار کی جانب دیکھا۔ مگر آیور اگرچہ کسی قدر کم عمر تھا لیکن اُس کی شکل وشباہت بھی رانلڈ سے زیادہ امید افزا نہ نظر آئی۔ اور مجبوراً مایوس ہوکے خاموش ہورہی کہ اِن لوگون سے نہ تو خوشامد سے اور نہ دھمکی دلانے سے کام نکل سکتا ہے۔

اس وقت اوی لینا کے دل مین جیسے جیسے تکلیف دِہ خیالات پیدا ہورہے تھے اُن کا پوری طرح ادا کرنا امکان سے باہر ہے۔ عجیب خوفناک خیالات پیدا ہوتے تھے اور جب اُسے خیال آتا تھا کہ خدا معلوم میرے باپ اور بھائی کا اِس لڑائی مین کیا حشر ہو۔ جان۔ سے مارے جائین یا بہت ممکن ہو کہ سخت زخمی ہون تو اُس کا دل بیٹھ جاتا۔ اور خود اپنی موجودہ اور آیندہ پیش آنے والی مصیبتون کو بھول جاتی۔ مگر کیا اس وقت اُس کے دل مین سوا اپنے باپ اور بھائی کے اور کسی کا خیال نہین تھا؟ نہین تھا اور ضرور تھا۔

کنتھ کو وہ بھولی نہ تھی۔ مگر متعجب تھی کہ وہ کہاں گیا؟ تعاقب کرنے والون مین تو نہین معلوم ہوتا۔ یا افسوس اُس نے اگر ساتھ آنے کا ارادہ بھی کیا ہوگا تو نفرت و حقارت کے ساتھ روک دیا گیا ہوگا؟

دل مین اسی قسم کے خیالات تھے۔ اور گھوڑے پر نہایت ہی تیزی کے ساتھ چلی جاتی تھی۔ اتنے مین اُس کو لے جانے والے سوار جو بہت کچھ مسافت طے کر چکے تھے پھیلکا کے جنگل کے جنوبی و مشرقی سرے پر نکلے۔ جدھر **میک آلپین** کا قلعہ سامنے نظر آرہا تھا۔ جنگل ختم ہوگیا اور اب وہ **اوی لینا** کو جنگل سے نکال کے قلعہ کی طرف لیے جا رہے تھے کہ کسی شخص نے حیرت اور غصہ سے ایک چیخ ماری اور ساتھ ہی بندوق سے فیر کیا۔ گولی **آیور** کے گھوڑے کو لگی۔ جو زمین پر گرا اور مر گیا۔ خود **آیور** کو بھی گرنے مین ایسی چوٹ آئی کہ بیہوش ہوگیا۔ آیور کا گھوڑا اور وہ خود چونکہ **آرنلڈ** کے بالکل آگے گرے تھے اسلیے راستہ رُک گیا اور **آرنلڈ** کو خواہ مخواہ اپنے گھوڑے کی باگ روکنا پڑی۔ اسی اثنا مین ایک نوعمر شخص دوڑتا ہوا قریب آیا جس کے تمتمائے ہوے چہرے کھلے ہوئے ہونٹون۔ اور مشتعل آنکھون سے بہادری کے ساتھ غیظ و غضب کے آثار نمایان تھے۔ اُس کی صورت دیکھتے ہی **اوی لینا** کا چہرہ خوشی اور جوش سے چمک اُٹھا۔ اور خوشی کے لہجے مین بے اختیار اُس کے مونہ سے نکلا "**کنتھ**!"

یہ دیکھتے ہی **رانلڈ** نے داہنے ہاتھ سے اپنی لمبی تلوار میان سے کھینچ لی اور بائین ہاتھ سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ **اوی لینا** کی کمر پکڑ لی۔ **کنتھ** نے موقع پا کے **آرنلڈ** کا پہلا وار خالی دیا اور پھرتی کے ساتھ لپک کے حریف کے اُس بازو مین لپٹ گیا جس مین تلوار تھی۔ اور پورا زور لگا کے اُس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔ ساتھ ہی اپنا خنجر نکال کے **رانلڈ** کے سینہ پر رکھ دیا اور کہا "میری اطاعت قبول کرو۔ نہین تو یہ خنجر سینہ کے اندر ہوگا!"

رانلڈ"اب خدا کی قسم میرا بس نہین۔ ہان میم صاحب آپ آزاد ہین" یہ کہہ کے **اوی لینا** کو اپنے گھوڑے سے اُتار دیا اور بولا "میرا بایان ہاتھ نہ پھنسا ہوتا تو یہ کم سن نوجوان گردہ میک آلپین کے سپاہی **آرنلڈ** سے نہ جیت پاتا۔"

کنتھ"خیر مین تیری جان بخشی کرتا ہون۔ اور تجھے چھوڑے دیتا ہون۔ مگر اس شرط سے کہ اپنا گھوڑا میرے حوالہ کر دو۔ مگر مجھے ہوشیار رہنا چاہیے تاکہ تو کوئی دغابازی نہ کر سکے۔"

یہ کہہ کے پیچھے ہٹا اور بندوق بھرلی۔

رانلڈ۔ (راستبازی اور شرافت کے لہجہ مین) "شریف و دلیر نوجوان۔ مجھ سے دغا بازی کا ہرگز اندیشہ نہ کرو" پھر اپنے گھوڑے پر سے اُتر کے کہا "لو۔ میرے پیارے گھوڑے کو لے لو۔ اور چونکہ اِس نے بہت ہی عمدگی سے میری خدمت کی ہے اس لیے تم بھی اِس پر مہربان رہنا"

کنتھ "نہین مین وعدہ کرتا ہون کہ تمھارا گھوڑا واپس کر دون گا کیونکہ تم اِسکی بہت قدر کرتے ہو" یہ کہہ کے اُس نے اوی لینا پر اطمینان اور شوق کی نگاہ ڈالی۔

اوی لینا نے شرمائی ہوئی آنکھون سے کنتھ کو دیکھا جن سے صاف اُس کی دل کی حالت ظاہر ہوتی تھی اور اپنی نغمہ خیز شیرین آواز مین کہا "کنتھ مین تمھاری شکرگزار ہون۔ خالی زبانی نہین بلکہ سچے دل سے شکریہ ادا کرتی ہون"

یہ بھی ایک عجیب مسرت بھری گھڑی تھی جب کہ یہ دونون عاشق و معشوق پانچ ہفتون کے بعد جو پانچ برس کے برابر معلوم ہوتے تھے ملے تھے۔ اور ابھی کچھ کہنے سننے کی نوبت نہین آئی تھی بلکہ دونون ایک دوسرے کی صورت ہی دیکھ رہے تھے کہ یکایک جنگل کے درختون سے ایک کھڑکھڑاہٹ سُنی گئی۔ اور وہی پُراسرار عورت جھاڑی سے نکلی اور کہنے لگی "یہ بہت اچھا ہوا کہ اِس نوجوان نے اپنی معشوقہ کو اُن لوگون کے ہاتھ سے چھڑا لیا جو اُسے زبردستی پکڑے لیے جاتے تھے"

اِس عورت کو دیکھ کے اوی لینا کے دل مین فوراً ایک خیال پیدا ہوا۔ اور بولی "آہ۔ یہ عورت جو ہمارے حال پر اس قدر مہربان ہے کاش جلدی سے جا کے ابا جان اور میرے بھائی کو خبر کر دیتی کہ اب مین محفوظ ہون"

عورت "خوبصورت نازنین۔ صاف صاف کہو کیا مین تمھاری کوئی خدمت کر سکتی ہون؟ تمھارا حکم مین خوشی سے بجا لاؤن گی"

اوی لینا کے یہ الفاظ سُن کے کنتھ متحیر ہو گیا اور کہا "پیاری اوی لینا تم جو چاہتی ہو اِسے بتا دو۔ تمھاری باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بڑے اور

اہم واقعات پیش آئے ہین جن سے مین بالکل بے خبر ہون"

عورت - (قریب آکر) " ہان پیاری نازنین بتاؤ مجھے کیا حکم دیتی ہو؟"

اوی لینا - (اُس راستہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرکے جدھر سے وہ رانلڈ کے ساتھ آئی تھی) " اِس راستہ سے تم جھٹ پٹ جاؤ اور جہان پر یہ راستہ بڑی سڑک سے ملا ہے غالبًا وہین پر تمھین دو گروہون مین خونریز لڑائی ہوتی نظر آئے گی۔ جلدی وہان جاؤ اور اُن لوگون سے کہہ دو کہ جس عورت کے لیے یہ خونریزی ہو رہی ہے وہ بچا لی گئی ہے اور اب محفوظ ہے"

عورت " بس۔ بس۔ مین سمجھی اور ابھی تمھارے حکم کی تعمیل کرتی ہون۔ مجھے ایک اور راستہ معلوم ہے جس سے جاؤن گی تو مین۔ آدھے ہی زمانے مین پہونچ جاؤن گی۔ اچھا خوبصورت نوجوان اور حور وش نازنین رخصت!!"

اوی لینا نے اپنی جیب مین ہاتھ ڈالا کہ کچھ نکال کے اُسے دے مگر اِس سے پہلے ہی وہ جنگل مین غائب ہو گئی۔ اور ہمارے ناظرین دیکھ چکے ہین کہ کیسی راستبازی اور وفاداری سے اُس نے اپنا کام انجام دیا۔

اس زمانے مین جبکہ اس عورت سے باتین ہو رہی تھین رانلڈ اپنے دوست آلیور کی تیمارداری مین مصروف رہا۔ اور جب یہ دونون اس عورت سے باتین کر چکے تو آلیور کو ہوش آ چکا تھا۔ اب کنتھ نے **اوی لینا** کو گھوڑے پر سوار کرایا اور گھوڑے کا دہانہ پکڑ کے اُسے قصر الندیل کی طرف لے چلا۔ مگر اپنی بندوق اس انداز سے ہاتھ مین لے لی تھی کہ اوی لینا کے پکڑنے کی دوبارہ کوشش کی جائے تو اُسے بچا سکے۔ بار بار پیچھے پھر کے آرنلڈ اور آلیور کی طرف دیکھا مگر ایسی کوئی بات نہین پائی جس سے دغابازی کا اندیشہ ہو۔ آرنلڈ اُسی طرح آلیور کی تیمارداری مین مشغول تھا۔ یہان تک کہ دونون ان لوگون کی نظر سے غائب ہو گئے۔

اب کنتھ اور **اوی لینا** جنگل کے کنارے کنارے اطمینان سے **قصر الندیل** کی طرف واپس جا رہے تھے۔ اور آپس مین باتین کرتے چلے جاتے تھے۔ **اوی لینا** نے ساری سرگزشت کہہ سنائی کہ میک آلپین اُسے کیونکر پکڑ لائے اور کیونکر اُن کا تعاقب کیا گیا۔ آخر مین پھر اُس کا شکریہ ادا کیا کہ تمھاری وجہ سے رہائی نصیب ہوئی۔

شکریہ ادا کرتے وقت اُسکی جھکی ہوئی شرگین آنکھین۔ اُس کے چمکتے ہوئے گال۔ اور کانپتا ہوا لہجہ سب ظاہر کر رہے تھے کہ اُسے کنتھ کے ساتھ کیسی پاک اور دلی محبت تھی۔

کنتھ نے بھی ناقابل بیان خوشی کے ساتھ اوی لینا کے اوضاع واطوار سے اپنی محبت کا جلوہ نمایان دیکھا تو اُس کی آنکھین چمکنے لگین۔ چہرہ خوشی سے روشن ہوگیا اور پھر ایک بار دل مین یہ خیال آیا کہ چاہے کچھ ہو جلدی یا دیر مین اوی لینا میری ہوگی۔ مگر اِس خیال کو زبان سے ظاہر نہین کیا بلکہ اپنا واقعہ بیان کرنے لگا "مین نہین بتا سکتا ہون کہ کیسی پریشانی۔ بے چینی اور اُداسی کے ساتھ مین آج صبح کو سویرے اُٹھا اور دل مین آئی کہ گھنٹے دو گھنٹے کے لیے شکار مین ہی دل بہلاؤن۔ فوراً بندوق اُٹھائی خنجر کمر سے لگایا۔ اور قصر سے چل کھڑا ہوا۔ مگر مین اپنے خیالات مین ایسا محو تھا کہ نہ چڑیون کی خبر ہوتی جو میری وجہ سے بھڑک کے اُڑتین اور نہ اُن جنگلی سورون کی طرف نظر اُٹھاتا جو میرا راستہ کاٹ کے سامنے سے نکل جاتے۔ اسی محویت مین بلاقصد وارادہ جنگل کے اِس پار نکل آیا۔ اور اس قدر تھک گیا تھا کہ ستانے کے لیے بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی آنکھ لگ گئی۔ اور غافل سوگیا۔ یکایک گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سے آنکھ کھلی جو آواز قریب آتی گئی اور میرے دل مین یہ بات کھٹک گئی کہ کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور پیش آنیوالا ہے۔ اتنے مین آگے پیچھے دو سوار نمودار ہوئے۔ مگر پیاری اوی لینا مین بیان نہین کر سکتا کہ جب مین نے یہ دیکھا کہ پچھلا سوار تمھین پکڑے لیے جاتا ہے تو مجھے کیسا تعجب کیسی پریشانی اور کس درجہ اضطراب ہوا۔ فوراً بندوق سرکی۔ جس سے اگلے سوار کا گھوڑا گرا۔ پھر اِس کے بعد کا حال تو تم خود ہی جانتی ہو"۔

اب پھر نہایت جوش دلی سے اوی لینا نے کنتھ کا شکریہ ادا کیا۔ مگر کنتھ نے کہا "اوی لینا۔ تم یقین جانو کہ مین نے جس حال مین تمھین پایا تھا اگر اس سے رہائی نہ دلا سکتا تو اِس ناکامی پر اپنی جان دے دیتا۔ اس کے بعد اِدھر اُدھر کی اور باتین کرنے لگا۔ اوی لینا کو اس منظر کے خاص خاص دلچسپ مقامات دکھائے۔ اور یہ بتایا کہ اسکاٹ لینڈ کے بڑے بڑے شہر کس کس جانب واقع ہوتے ہین اور اُن کے

حالات مین کوئی ایسا دلچسپ واقعہ بیان کرتا جس کو اوی لینا بڑے شوق سے سنتی۔
اس گھڑی سے زیادہ وہ کبھی خوش و خرم نہین نظر آیا تھا اور ہوقت سے زیادہ اُسکی
قوت گویائی مین کبھی سادگی اور برجستگی نہین دیکھی گئی تھی۔ اوی لینا بھی اسوقت سارے
افکار و آلام بھولی ہوئی تھی۔ نہ اُسے آیندہ کی خوفناک گھڑیون کا خیال تھا۔
نہ اپنی مجبوریون اور پریشانیون کا۔ بلکہ اُس کے دل کا پاک و صاف سچا جوش پوری آزادی
کے ساتھ نمایان تھا اور اُس سے وہ بہت خوش تھی۔

اس بات کو وہ بخوبی سمجھ گئی کہ کنتھ اُن مخفی اور سچے جذبات کو جان بوجھ
کے اسوقت چھپا رہا ہے جو اُس کے دل مین سب سے زیادہ جوش زن ہین۔ اسوقت
اِس نے ایک بہت بڑا کام کیا تھا۔ اِس لیے اُس کا شریف دل اُس بات کو نہ گوارا
کرسکا کہ اُس سے اپنے عشق کے معاملہ مین مدد لے۔ علاوہ برین یہ بھی معلوم تھا کہ تھوڑی
ہی دیر مین لارڈ ملکم اور ارل گلن کائل۔ اوی لینا سے پوچھین گے کہ تمھین لڑائی
دلانے کے بعد کنتھ تم سے کس طرح پیش آیا؟ اور تم سے اُس سے کیا باتین ہوئین؟
یہی سوچ کے اُس نے تہیہ کرلیا کہ اوی لینا سے کوئی ایسی بات نہ کہون جس کو
دہراتے وقت اُس سے اپنے باپ اور بھائی کے سامنے چار آنکھین نہ کیجا ئین۔

انھین اسباب سے کنتھ ادھر اُدھر کی باتین کرتا رہا۔ اوی لینا بھی
اِس کو سمجھ گئی اور دل ہی دل مین اُس کی شائستگی و راست بازی کی معترف تھی۔
لیکن اگرچہ زبان سے وہ عشق و محبت کا کوئی لفظ نہین نکالتا تھا مگر اپنے لہجہ اور
اپنی آنکھون کو کیا کرتا؟ جو تمام جذبات کو ایسی صفائی اور فصاحت سے ادا کر رہی
تھے کہ زبان سے اِس طرح ادا ہی نہ ہو سکتے۔

اسی حال مین دو گھنٹہ گزر گئے۔ مگر کیسے گھنٹہ جن مین معلوم ہوتا تھا کہ بجائے
ساٹھ منٹ کے ساٹھ سکنڈ ہین۔ اب دونون عین قصر کے سامنے بلندی پر چڑھنے لگے
اور دونون کو تعجب تھا کہ راستہ اور وقت کس قدر جلد ختم ہوگیا۔ مگر افسوس
اس تعجب مین حسرت بھی ملی ہوئی تھی۔ اب کنتھ نے اپنی معشوقہ کے چہرے کو ایک
حسرت بھری نظر سے دیکھا جو ایک زبردست جنگی گھوڑے پر نزاکت سے بیٹھی تھی
اور اُس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی اور نہایت افسردگی کے لہجہ مین کہا ،، اوی لینا۔

پانچ ہفتون کے بعد تو آج تمھین دیکھا۔ اب خدا جانے کب دیکھنا نصیب ہو؟"
اس کا جواب اوی لینا نے نہایت ہی افسردگی کے ساتھ کانپتی ہوئی آواز مین یہ دیا کہ "کنتھ! خدا کے لیے ایسی باتین نہ کرو کہ کسی کے سامنے دہراتے وقت میری نظر ندامت سے نیچی ہو جائے۔ تاہم اطمینان رکھو کہ خدا ہمین بالکل مایوس و محروم نہ رکھے گا۔"
کنتھ۔ (جوش و خروش کے ساتھ) "بے شک۔ بے شک۔ ساری قدرت خدا کو ہے۔ اور امید ہے کہ وہ اپنے اُن بندون کو جو اُسی پر بھروسا کیے ہوئے ہین مایوس نہ کرے گا۔"
اوی لینا۔ "آمین۔"
یہ کہتے ہی دونون خاموش ہو گئے۔ اس لیے کہ اب قصر کے پھاٹک مین داخل ہو رہے تھے۔ اور قصر کے احاطہ مین داخل ہوتے ہی دیکھا کہ مارکوس انڈیل۔ ارل گلن گایل اور لارڈ ملکم تینون کھڑے اُن کا انتظار کر رہے ہین۔ کنتھ اُسی طرح گھوڑے کی لگام پکڑے ہوے اُسے قصر کے قریب لے گیا اور وہان پہلے اپنے شریف محسن کے سامنے ادب سے ٹوپی اُتاری اور ساتھ ہی مڑ کے دوسری طرف سے قصر کے اندر چلا گیا تاکہ مجبور ہو کے ارل کو اپنی بیٹی کے بچا لانے پر اُس کا شکریہ نہ ادا کرنا پڑے۔
کنتھ کی ملاقات سے جو تھوڑی دیر کی عارضی خوشی اوی لینا کو حاصل ہوئی تھی اُس مسرت کے زمانے مین اگر کوئی خیال اُسے پریشان کرتا تھا تو اپنے باپ بھائی کا تھا۔ اب اُنھین بھی صحیح و سالم دیکھ لیا تو اس کے دل پر سے یہ بار ہٹ گیا۔
اب بتانے کی کیا ضرورت ہے کہ ارل نے بیٹی کو سینہ سے لگایا۔ لارڈ ملکم نے بہن کے واپس آنے پر بڑی خوشی ظاہر کی۔ مگر یہ بتا دینا بہت ضروری ہے کہ لارڈ ڈانڈل نے اُسے بال بال بچ آنے پر بڑے ہی جوش سے مبارک باد دی۔ اب اوی لینا نے اپنا قصہ بیان کیا جس مین کنتھ کی بہادری کو بہت بڑھا چڑھا کے دکھایا اور کہا راستہ بھر وہ پیدل آیا ہے اور مجھے گھوڑے پر سوار

رکھا۔ اور ایسا خاموش رہا کہ سوا عام قسم کی مختلف باتون کے کوئی خاص تذکرہ بھی نہ آنے دیا۔"

یہ سُن کے **مارکوس النڈیل** صاحب اپنے ہونٹ چبانے لگے مگر زبان سے کیا کہتے؟ لیکن **لارڈ ملکم** نے **کنتھ** کی بہادری کی بہت ہی تحقیر کی اور اُس کے اخلاق و مہربانی سے پیش آنے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جس پر **اوی لینا** نے ایک خفیف جھڑکی کے ساتھ جو اس سے پہلے کبھی اُس سے نہین ظاہر ہوئی تھی کہا "جب آپ اس مقام پر موجود نہ تھے۔ اور وہ واقعات آپ نے دیکھے نہین ہین تو آپ کیونکر ایسی رائے قائم کر سکتے ہین؟" اس پر **ارل گلن گائل** نے دوسری طرف مُنہ پھیر کے کہا "جو کچھ ہو مگر نوجوان **کنتھ** ہے نہایت ہی شریف نوجوان۔" اور دل مین ایک قسم کا درد سا محسوس ہوا کہ "جس کی نسبت خواہ مخواہ میری زبان سے تعریف نکلتی ہے اس کے ساتھ مین کیسا سختی کا برتاؤ کر رہا ہون؟"

چودھوان باب

کرسمس

چھ سات ہفتے گزر گئے اور **کنتھ** کا وہی حال ہے کہ خود اپنے کمرے مین کھانا کھاتا ہے۔ مہربان نوعمر خادم **جافرے** اُسے کھانا پھونچا جاتا ہے۔ نہ کوئی اگلا سا پُراسرار واقعہ پیش آیا اور نہ **اوی لینا** سے بات کرنے کا موقع ملا اس لیے کہ گزشتہ واقعات کے بعد اُس نازنین کی حالت قیدیون کی سی تھی۔ بغیر اِس کے کہ باپ بھائی یا مارکوس النڈیل ساتھ ہون وہ گھر سے نکل ہی نہ سکتی تھی۔ قلعہ کے فصیل پر ٹہلنے تک کی اجازت نہ تھی۔

اس قید سے اُسکی طبیعت پھر پژمردہ رہنے لگی پھول سے گال کُملا گئے۔ اور طبع نازنین پر صدمے کا ایک سخت بار رہنے لگا۔ مگر خدا کی مصلحت پر اُسے بھروسہ تھا۔ اور سمجھتی تھی کہ مجھے سزا دینے ہی مین کوئی بھلائی ہے۔ **مارکوس النڈیل** کو اُس کا عاشق سب نے تسلیم کر لیا تھا۔ گو کہ قانوناً و شرعاً خود اس کی رضامندی

سب پر مقدم تھی مگر اس کا کسی کو خیال بھی نہ تھا - اس تجویز مین باپ نے ایسی جلدی کی تھی کہ اب کبھی ... ی دل مین پچھتاتا تھا - مگر لاچار تھا - بھائی نے قطعی ارادہ کر لیا تھا کہ مارکوس کے ساتھ اس کی شادی ہو ہی جائے - اُسے بہن کی حسرت بھری صورت پر بھی ترس نہ آتا تھا - جس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ اُسے کنتھ کی طرف سے ایسا بغض ہو گیا تھا کہ دل مین کہتا تھا ہے کچھ ہو مگر کنتھ کے ساتھ شادی نہ ہو - رہے مارکوس النڈیل! وہ اوڈی لینا کی پیاری صورت کو جو جو دیکھتے زیادہ عاشق ہوتے جاتے اگرچہ وہ اُن کے ساتھ نہایت سرد مہری سے پیش آتی اور اُن کی باتون کا جواب مایوس بنگاہون سے دیتی مگر اُنھین اس کی پروا نہ تھی -

بہرحال طے ہو گیا کہ سال کے پہلے دن شادی ہو جائے کیونکہ اُن دنون یہ دن شادی کے لیے بہت ہی مبارک سمجھا جاتا تھا - چنانچہ بڑی بڑی تیاریان ہونے لگین - اور مسلسل کئی دن تک دعوتین ہونے کا سامان کیا گیا - کرسمس سے دو تین دن روز پہلے ہی قصر النڈیل کے پھاٹک مہمانون کے خیر مقدم کے لیے کھول دیے گئے - اور مارمور اور اُس کے ساتھی قوال جو اِس مبارک تقریب کے لیے روک رکھے گئے تھے مبارکباد اور مہمانون کے خیر مقدم کا نغمہ گانے لگے - سر ڈونلڈ کین مور - سر جمیس لنڈسے - بیرن کیلڈرووڈ - اور سر رابرٹ باربور سب آئے جن کے ہمراہ اُن کے اعزا و اقارب بھی تھے - اور رابرٹ باربور کے ساتھ تو اب کی بھی اُن کی قوال اور رجز خوان شاعر موجود تھے - بہت سی معزز پری جمال عورتون نے بھی آ کے قصر النڈیل کی رونق بڑھا دی - انگس ونٹن مارے خوشی کے جامے سے باہر تھا اور ایک ایک سے کہتا پھرتا کہ "آجکل کی چہل پہل دیکھ کے مجھے اگلے زمانے کی شان و شوکت اور دھوم دھام یاد آتی ہے جب اس قصر مین آئے دن ایسے ہی جلسے رہا کرتے تھے"

آخر کرسمس کا دن آ گیا - اور قصر کے مودی خانہ اور باورچی خانے مین دعوت کی بڑی بڑی تیاریان ہونے لگین - کھانے کا بڑا کمرہ پُر تکلف سرخ جھالرون اور پردون سے آراستہ کیا گیا - تمام سردارون اور زمینداروں کے جھنڈے اُس کمرے کے چارون طرف برآمدون مین لٹکا دیے گئے - اور میز پچاس مہمانون کے لیے سجا گیا -

اُس دن جافرے صبح کا ناشتہ لے کے کنتھ کے کمرے مین آیا اور کہا "آج کا کرسمس آپ کے لیے بہت ہی افسوس ناک ہے۔ کیا ارل گلن گاٹل آپ سے اسقدر ناراض ہین کہ آج بھی آپ کو اِسی کمرے مین تنہا پڑا رہنے دین گے؟"

کنتھ "مگر مجھے تو یہی زیادہ پسند ہے کہ اِس تنہائی مین بغیر کسی فکر کے اپنے ہی خیالات مین مستغرق رہون۔ نہ کہ ایک ایسی دعوت مین شریک ہون جہان فی الحقیقت دلون مین کسی قسم کی مسرت نہ ہو بلکہ بجاے مسرت کے ہر شخص کے دل پہ ایک ہیبت سی طاری ہو"

جافرے "اُفوہ! آپ نے کس خوبی سے وہ تمام خیالات چند لفظون مین ادا کر دیے جو آج کئی دن سے میرے دماغ مین چکر لگا رہے تھے؟" پھر خوف کی نگاہون سے اِدھر اُدھر دیکھ کے بہت ہی آہستہ سے کہا "سچ بتائیے۔ کیا آپ کا بھی خیال ہے کہ آج رات کو کوئی خوفناک واقعہ پیش آئے گا؟"

کنتھ "یہ تو مین نہین کہتا کہ مجھے اِس قسم کا کوئی اندیشہ ہے مگر اس کی تو مین قسم کھا سکتا ہون کہ چند لوگون کے دل خوف و دہشت سے بیتاب ہین۔ اور مین پوچھتا ہون کیا یہ خوف کمزور اور بزدل لوگون کی خوشی مین خلل ڈالنے کے لیے کافی نہین ہے؟"

جافرے "بےشک کافی ہے" یہ کہہ کے جافرے ایک سوچ مین پڑ گیا۔ گویا متردد تھا کہ جو پوچھنا چاہتا ہون پوچھون یا نہ پوچھون؟ آخر جی کڑا کر کے پوچھ ہی لیا کہ "میان کنتھ کیا آپ کے نزدیک خلاف قیاس صورتون کا نظر آنا ممکن ہے"

اِس سوال پہ کنتھ چونک پڑا اور نوجوان ملازم کے چہرے کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ گویا اُس کے خیالات کی جاسوسی کر رہا ہے۔ پھر آپ ہی فیصلہ کر کے کہ اِس سوال کا کوئی خاص مقصد نہین ہے بولا "میرے نوجوان دوست۔ خدا سب ہی باتون پہ قادر ہے۔ اور ہمین کسی امر کی نسبت بجاے نہ ماننے کے یہ تصور کر لینا زیادہ مناسب ہے کہ وہ ممکن ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہو گا اُس مین پروردگار کی کوئی مصلحت ہو گی۔ مگر تم نے یہ ذکر کیون چھیڑا جس کے اثر سے تمھاری نگاہ خوف زدہ ہو گئی اور چہرے پہ غم برسنے لگا؟ اور پھر وہ بھی آج کے دن جبکہ عموماً خوشی منائی جا رہی ہے؟ مگر۔ جافرے۔ کیا اِس قصر مین کوئی اور بھی ایسا ہے جس کا چہرہ تمھاری طرح افسردہ ہو؟ اور یہ باتین کیا کسی اور کی زبان پہ بھی ہین؟"

جافرے:۔ نہین مین نے اس کے متعلق کسی کی زبان سے ایک لفظ بھی نہین سنا۔ اور نہ کسی کے چہرے سے افسردگی ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مجھے یقین ہے کہ کسی کا بھی دل مطمئن نہین ہے۔ بڈھا دارو غہ انیگس ونٹن ضرورت سے زیادہ تیزی اور پھرتی سے اِدھر اُدھر دوڑ رہا ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ اور سب لوگ بھی اُسی کی سی چستی و چالاکی دکھائین۔ تاکہ اِس مشغولیت مین کسی کو یہ سوچنے کا موقع ہی نہ ملے کہ کیا پیش آنیوالا ہے۔ سارے امیرون مہمانون اور میزبانون مین بھی اسی قسم کا مصنوعی جوش نظر آرہا ہے۔ صبح تڑکے سے سب اِدھر اُدھر ٹہل رہے ہین۔ کوئی فصیلون کے اوپر ہے۔ کوئی قصر کے صحن مین چہل قدمی کر رہا ہے۔ بعض لوگ جنگل کے سرے تک نکل گئے ہین۔ بے ضرورت اور بے وجہ قہقہے لگاتے ہین۔ اِس وقت لوگ ناشتہ مین مشغول ہین۔ اور معمول سے زیادہ چہل پہل دکھا رہے ہین۔ اِن باتون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے ہر شخص دل مین سمجھ رہا ہے کہ آج کا دن بہت ہی ناگوار اور منحوس ہے اور اُسے جسطرح بنے ہنس بول کے کاٹ دینا چاہیئے۔"

کنیتھ۔ (مسکرا کے)"افوہ! تم نے تو ایک فلسفیانہ بحث چھیڑ دی۔ اور مہمانون کے دل ٹٹولنے مین تم نے بڑی ہی باریک بینی سے کام لیا ہے۔ مگر ابھی تک یہ نہین بتایا کہ لیڈی اوڈی لینا بھی ناشتہ مین شریک ہین یا نہین؟"

جافرے:۔ جی وہ بھی ہین۔ مگر اتنون مین اکیلی ایک وہی ہین جن کے چہرے سے غم واندوہ ظاہر ہوتا ہے۔ بالکل خاموش ہین۔ چہرہ دوسرون کی طرح خواہ مخواہ بشاش نہین ہے۔ بلکہ ابھی ابھی برآمدے مین اُرسولا سے ملا تھا اُنھون نے اِسوقت بھی مجھ سے وہی کہا جو کئی مرتبہ کہہ چکی ہین کہ "اس گھڑی تک لیڈی اوڈی لینا نا اُمید نہین ہین۔"

کنیتھ:۔ (ایک آہ بھر کے)"افسوس کئی بار میرے پاس بھی یہی پیغام آچکا ہے۔ اور مین نے بھی ہر بار جواب مین یہی کہلا بھیجا گویا کہ وہ ایک گنبد کی صدا تھی۔ مگر میرے مہربان دوست۔ اِس کو کئی ہفتہ ہو گئے کہ اِس بارے مین تم نے اُرسولا سے گفتگو کی تھی ــــ"

جافرے:۔ تو اُس نے اپنے آپ کو آپ کا طرفدار بھی ثابت کر دیا؟ اُس نے تو صاف وعدہ کیا کہ آپ جو بات کہلا بھیجین گے اُسے ارل گلن گائل کی بیٹی کے کان تک پہونچادیگی۔

کیا آج تک وہ اپنا وعدہ نہیں پورا کرتی رہی؟"

کنتھ۔ (شکرگزاری کے لہجہ میں) "نہیں میں یہ نہیں کہتا۔ اُس نے تو جو کہا تھا اس سے زیادہ کیا۔ بلکہ جواب میں اپنی بیوی کی طرف سے بہت ہی اطمینان اور امید دلانے والے پیغام کہلا بھیجے۔ اچھا جافرے اب چونکہ پیاموں کا ذکر چھڑ گیا ہے اس لیے میں پوچھتا ہوں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ تم آج میری طرف سے **اُرسولا** کے کان میں چپکے سے اتنا کہہ دو کہ آج شام کو میں لیڈی **اودی لینا** کا جام صحت پیوں گا۔ اور اس چھوٹے کمرے کی تنہائی میں شاید کھانے کے بڑے کمرے کی بہ نسبت زیادہ جوش وخروش کے ساتھ پی سکوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے خیالات میں مستغرق ہو کے بہت خوش ہوتا ہے۔ ویسی ہی خوشی آج **اودی لینا** کی تصویر کو اپنے دل میں قائم کر کے مجھے ہو گی۔"

جافرے۔ "بہتر۔ میں اسی وقت جاتا ہوں اور موقع پاتے ہی آپ کا یہ پیغام **اُرسولا** کے کانوں تک پہونچا دوں گا۔" یہ کہہ کے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

شام کو ٹھیک چھ بجے بڑے کھانے کے کمرے کے دروازے کھول دیے گئے۔ اور چاروں طرف کے چھوٹے چھوٹے کمروں میں سے مہمان زرق برق پوشاکیں پہنے ہوئے نکلے اور پھر کے بڑے زینہ سے اُتر کے دعوت کے کمرے میں آئے۔ یہ تو ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ اِس خاص موقع کے لیے یہ کمرہ بڑے تکلف سے سجا گیا تھا۔ اِس وقت روشنی کی کثرت سے جگمگا اُٹھا تھا۔ میز پر پچاس آدمیوں کے واسطے کھانا چنا گیا تھا اور پورے پچاس آدمی آکے بیٹھے۔ کوئی کرسی خالی نہ تھی۔ ہنسی مذاق اور قہقہوں کی آوازیں جو پہلے چھوٹے کمروں سے آ رہی تھیں اب اُن سب کا مرکز یہ بڑا کمرہ بن گیا۔ مگر باوجود اِن سب باتوں کے ہر شخص کے چہرے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اِس نمایشی خوشی کے اندر دل میں کوئی خاص قسم کا خیال موجود ہے جو لوگوں کو بار بار اُداس کر دیتا ہے۔

میز کے صدر پر **مارکوس النڈیل** بیٹھے۔ اُن کے داہنے جانب **اودی لینا** تھی اور بائیں جانب **ارل گلن گائیل** جو پُرتکلف غذا اُن کو **بیرن کیلڈرووڈ** کی بیوی کی طرف بڑھاتے جاتے جو اُن کے برابر تھیں۔ **اودی لینا** کے برابر **سر ڈونلڈ** کین موجود

جن کی زبان نہ رکتی تھی اور برابر نکتہ چینیاں ہی کرتے چلے جاتے تھے۔ اپنی باتوں میں وہ چونکہ کسی کے جواب کا بھی خیال نہ کرتے تھے اِس لیے اُنھیں یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ اودی لینا اِسوقت کسقدر غمگین اور کیسی افسردہ ہے۔ بار بو۔ لنڈسے اور دوسرے سردار۔ اُن کی بیویاں۔ بیٹیاں۔ بہنیں اور دوست سب اپنے اپنے رتبے عمر اور ذات کی مناسبت سے ساری میز پر پھیلے ہوئے تھے۔ اور لارڈ ملکم کو سرجیمیس لنڈسے کی دو خوبصورت بیٹیوں کے درمیان میں جگہ ملی تھی۔ غرض اقصر النڈیل میں اِس خاص موقع پر سوا سرانڈلف اور سراتیھ میک الینیچ باقی تمام گرد و نواح کے سردار اور امیر موجود تھے۔

برآمدے پر ایک جانب قوال بھی بٹھا دیے گئے۔ گر مارمور کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اُس کے چہرے پر بار بار ایک قسم کی تیرگی سی چھا جاتی ہے اور گہرے سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ گویا کسی آنے والی مصیبت کا خیال آجاتا ہے تو دل کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔ مگر جب گانے بجانے کا وقت آتا تو کشتی میں اُس کے چنگ سے زیادہ موثر نغمہ کسی کا نہ ہوتا۔ اور نہ کسی اور قوال کا چہرہ گانے میں اُس کے چہرے سے زیادہ چمکتا۔

مہمانوں کو کھانا کھاتے دو گھنٹے ہو گئے۔ الوان نعمت کے خوب خوب مزے لوٹے گئے۔ یہاں تک کہ میز کھانوں سے خالی ہو گئی۔ اور اُن کی جگہ شراب کے کنٹر لاکے رکھے گئے جو خالی ہوتے ہی پھر بھر دیے جاتے۔ کیونکہ انگیس ونٹن کی ہدایت سے خدمتگار اس کام کو بڑی پھرتی اور چالاکی سے انجام دے رہے تھے۔ جتنی آزادی سے شراب صرف ہوتی جاتی تھی لوگوں میں چہل پہل زیادہ ہوتی جاتی تھی سب کے چہرے شراب مے گون کے نشہ سے چمک اُٹھے۔ اور شرمیلی کنواری لڑکیوں کی سرخ آنکھیں بھی نامناسب جوش سے چمکنے اور آس پاس کے لوگوں پر پڑنے لگیں۔ برآمدے میں سے مارمور اور اُس کے ساتھی ٹھہر ٹھہر کے دلوں میں جوش پیدا کرنے والی نظمیں گا کے سناتے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اودی لینا کے سوا۔ تمام لوگوں کے دلوں میں سچی اور حقیقی مسرت پیدا ہو گئی۔

اب آٹھ بج چکے تھے۔ میز صاف کر دی گئی۔ اور میوے۔ پھل۔ مربے۔

اچار اور چٹنیاں لاکے میز پر رکھ دی گئیں۔ شراب کے پہلے کنٹر اور جگ بھی بدل دیے گئے۔ اُن کی جگہ اُن سے کسی قدر بڑے کنٹر کثرت سے چاروں طرف پھیلا دیے گئے۔ اور پہلے سے بڑے جام شراب بھی لاکے ہر شخص کے سامنے رکھ دیے گیے۔ اُسوقت خود انگس ونٹن ایک بہت بڑا شراب کا گھڑا ایک بڑے طاقتور شخص کے سر پر لدوا کے لایا۔ اُس میں سے نمک مرچ اور مصالحہ کی بہت ہی اچھی خوشبو نکلی جو سارے کمرے میں بس گئی۔ اور اُسے دیکھتے ہی سب نے خوشی کا نعرہ بلند کیا۔ اب یہ صاف نظر آتا تھا کہ جو خوشی لوگوں میں زبردستی پیدا کی گئی تھی وہ ہر شخص کے دل میں موجزن ہو گئی ہے۔ اوی لینا پر اب بھی اس کا کچھ اثر نہ تھا۔

وہ شراب کا بڑا گھڑا مارکوس الینڈیل کے آگے رکھ دیا گیا اور آداب زمانہ کے مطابق سب نوکر چاکر ہٹ گئے۔ مگر قوال بدستور برآمدے میں موجود تھے۔ اور مارمور بھی اُن کے ہمقدم برابر گائے جاتا تھا۔ گویا اب اُس نے ارادہ کر لیا تھا کہ جہاں تک بس چلے گا آپ کو اور سارے مہمانوں کو بشاش ہی بنائے رکھوں گا۔

مارکوس الینڈیل نے یہ دیکھ کے کہ سب نے اپنے جام شراب سے بھر لیے ہیں اپنا جام بھی بھرا۔ اور بلند آواز میں جو کہ بیتی اور ایک خاص اثر پیدا کر رہی تھی لیڈی اوی لینا گلن گاول کا جام صحت تجویز کیا۔

اوی لینا کے سوا ہر شخص کا جام مونہ کی طرف اُٹھا مگر لبوں تک نہیں پہونچنے پایا تھا کہ دفعۃً کمرے کے دروازے بڑے زور و شور سے ایک مہیب کرخت آواز کے ساتھ کھلے۔ ہر شخص کی نظر اُن کی طرف پھر گئی۔ اور سب کے دلوں میں ایک خوف پیدا ہو گیا۔

پندرھواں باب

دو کرسیاں کس طرح خالی کرائی گئیں؟

دروازوں کے اچانک کھلتے ہی ہر شخص کے دل میں ایک عجیب دہشت پیدا ہو گئی۔ سب کی نگاہیں اُسی طرف پھر گئیں۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص زرہ بکتر پہنے ہتھیار لگائے ایک نازنین عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے چلا آتا ہے۔ مرد کا چہرہ خود کے لوہے میں غائب ہے اور عورت بہت ہی نفیس کپڑے پہنے

ہے گویا دعوت کے لیے تیار ہو کے آئی ہے گر چہرہ اُس کا بھی نقاب مین چھپا ہوا ہے یہ دونون شکلین آہستہ آہستہ کمرے کے اندر آئین۔ اور اب یہ دیکھ کے کہ پتھر کے فرش زمین پر اُن کے چلنے سے چاپ کی آواز نہین نکلتی سب لوگ سہم کے رہ گئے۔

یہ بھی سُن لیجیے کہ اُس ہتھیار بند سپاہی کے شان و شوکت کے ساتھ تول تول کے قدم رکھنے۔ اور اُس عورت کے نہایت ہی متانت اور ناز و انداز کے ساتھ میز کی طرف بڑھنے سے مختلف لوگون کے دلون پر کیا اثر پڑا

یہ یاد رکھیے کہ یہ واقعہ خلاف امید نہ تھا۔ جس چیز کی وجہ سے لوگ دن بھر ایک سوچ مین رہے تھے اور جس کی دہشت دور کرنے کے لیے سب نے زبردستی اپنے آپ کو بشاش بنائے رکھا تھا وہ یہی واقعہ تھا۔ بلکہ جب لوگون کو دعوت دی گئی تو بہت سے مہمانون نے محض اسی خیال سے دعوت قبول کر لی تھی۔ اور آنے کو آمادہ ہو گئے تھے کہ یہان اِس خوفناک اور تعجب خیز واقعہ کو دیکھین گے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت فطرۃً خلاف قیاس واقعات اور بے سرو پا افواہون کی راز جو واقع ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس بات کے کہ ایک حد تک سب لوگ اِس خوفناک منظر کے دیکھنے کو تیار تھے جب وہ پیش آگیا تو سب کی عجیب حالت ہو گئی۔ اور کسی کے حواس بجا نہ تھے۔

کوئی چیخ۔ کوئی آواز۔ کوئی کلمہ تعجب اس کیفیت کو پوری طرح نہین ادا کر سکتا جو اسوقت سب کے دلون کی ہو رہی تھی۔ کیونکہ اُس وقت کی وہشت اُن الفاظ و کلمات سے بدرجہا زیادہ بڑھی ہوئی تھی جو زبان سے نکلا کرتے ہین۔ سب کے ہاتھ پانون مین لرزہ پڑ گیا۔ سب کے لبون پر خاموشی کی مہر لگ گئی۔ سب کے اعضا بیکار ہو گئے۔ سب کی نظرین پتھرا کے ایک طرف جم گئین۔ اور سب کی رگون مین خون خشک ہو گیا۔

ارل گلن گائل نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی صورت ہے جو قصر النڈیل مین آنے کے چند روز بعد اُس طوفان خیز رات کو مجھے نظر آئی تھی۔ اس نے اِس پر بھی غور کیا کہ وہی زرہ آج بھی اُس کے بدن مین ہے جو اُس روز تھی۔ اُسی طرح شفاف و براق ہے۔ اور اُسی طرح چمک رہی ہے۔ وہی سُرخ اور چمکدار کلغی جو اُس روز اُس کے خود مین تھی آج بھی لگی ہوئی ہے۔ یہ بھی سمجھ گیا کہ زرہ اُسی وضع کی ہے جو میرے سونے کے کمرے کے برابر والی کوٹھری مین لٹک رہی ہے۔ مگر اُس کی ساتھی عورت آج اُس رات

کے ایسے کپڑے نہین پہنے تھی کیونکہ اُس مرتبہ اُس کا لباس بالکل سفید تھا۔ اور آج مناسب کپڑے پہنے ہے۔ مگر اس مین ذرا بھی شک نہ تھا کہ یہ وہی عورت ہے جو اُس رات کو نظر آئی تھی کیونکہ قد اُتنا ہی ہے۔ ناز و انداز وہی ہین۔ جسم کی موزونیت وہی ہے طرز خرام وہی ہے متانت جو غم کے درجے تک پہونچی ہوئی تھی۔ جو ایک جادو کی شان سے اُس کی شکل سے ظاہر ہوتی تھی۔ اور جس کا ہر دل پر بہت ہی گہرا اثر پڑتا تھا سب وہی ہے۔ ساتھ ہی اُنھین دار وغہ اینگس ونٹن کی بتائی ہوئی سرگزشت یاد آئی۔ اور اب بجز اِس بات کا یقین کر لینے کے سوا کہ یہ مقتول مارکوس النڈیل اور اُن کی بیوی کی روحین ہین اور کوئی بات نہ بن پڑتی تھی۔

اس کمرے اور برآمدے مین جتنے لوگ موجود تھے سب پریشان و لرزان تھے۔ مگر جس پر اِس خوف کا سب سے کم اثر تھا وہ اوی لینا تھی۔ گو کہ وہ حد سے زیادہ متحیر تھی۔ مگر صاف دلی، راستبازی، نیکی، پاکدامنی اور خدا پر بھروسا ہونے کے ساتھ یہ خیال کہ قسمت کی دشمنی انتہا کو پہونچ چکی اور اب میرے حق مین جو کچھ ہوگا اچھا ہی ہوگا۔ اُسے تسلی دے رہا تھا اور وہ سب سے کم خوف زدہ تھی۔

اُس کے چھوٹے بھائی کی حالت بالکل اسکے خلاف تھی۔ ایڈنبرا سے روانگی کے وقت جب مارکوس النڈیل اور ارل گلن گال سے ملاقات ہوئی ہے اُس وقت خلاف عقل افواہون کو سن کے اُس نے نہایت حقارت سے کہا تھا کہ "بہادر کسی چیز سے نہین ڈرتے" لیکن اب جو امتحان کی نوبت آئی تو شاید اُس سے زیادہ بزدل کوئی نہ نکلا ہوگا۔

مگر نوعمر لارڈ ملکم کو سب سے زیادہ بزدل بتانا ہماری غلطی ہے کیونکہ اس سے بدرجہا زیادہ خائف و مایوس مارکوس النڈیل تھا۔ وہ دہشت زدہ ہو کے کرسی پر پڑ گیا چہرہ اس قدر تیرہ گون ہو گیا کہ اُس پر موت کی زردی سی چھا گئی۔ آنکھین پتھرا کے اُن مہیب شکلون پر جم گئین۔ بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی روح دوزخ مین ہے اور اُس پر سخت عذاب ہو رہا ہے۔ مارکوس النڈیل کا اِس قدر خائف ہو جانا جاسے بھی تھا۔ کیونکہ اگر اینگس ونٹن کا بیان صحیح ہے اور کریڈک کو اپنے بڑے بھائی اڈگر کے ساتھ ویسی ہی سچی محبت تھی جیسی کہ

اُس نے بیان کی تو وہ یہ دیکھ کر کہ اِس موقع پہ بھائی کی روح بیچین ہو کے اپنی دلھن کی روحانی شکل کے ساتھ قبر سے نکل آئی ہے کیونکر نہ بیقرار ہو جاتا؟

اور سب لوگون کا یہ حال تھا کہ ہر ایک ایک سکتے کے عالم مین تھا۔ مگر جو لوگ برآمدے مین بیٹھے تھے اُن کی کچھ اور ہی حالت ہوئی۔ جیسے ہی دروازہ زور و شور سے کھلا اور وہ شکلین نظر آئی ہین مارمورر چونکتا ہو کے اپنی جگہ سے اُچھل پڑا۔ اور بے اختیار مونہ سے نکلا "وہی۔ وہی" اور ساتھی قوالون نے ارادہ کیا کہ بھاگ کھڑے ہون۔ مگر مارمورر نے ہاتھ سے اشارہ کر کے روکا اور آہستہ سے کہا "بیٹھے ٹھہرو! ورنہ کل صبح ہی کو یہان سے ذلیل کر کے نکال دیے جاؤ گے۔ جس طرح کہ مین اور میرے ساتھی قوال آج سے تیئیس سال پہلے نکالے گئے تھے"

دوسرے قوالون پر اُس کے اِس جملے کا بڑا اثر ہوا۔ اِس اندیشے سے کہ ہم قصر سے نکال دیے جائین گے اور نیز یہ دیکھ کے کہ مارمورر اپنی جگہ پر جما ہوا وہ بھی رُک گئے۔ جس طرح بیٹھے تھے بیٹھے رہے۔ اور خوف و حیرت کے ساتھ نہایت ہی خاموشی سے دیکھنے لگے کہ وہ روحانی شکلین میز کی طرف بڑھتی چلی آتی ہین۔

چنانچہ وہ مسلح سپاہی اُس عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے بغیر اسکے کہ کچھ بولے یا پاؤن کی چاپ سنی جائے میز کی طرف بڑھا۔ نہ سپاہی کی زرہ و بکتر سے کسی قسم کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز نکلتی تھی نہ عورت کے کپڑون سے سپاہی کے سر پر خود کی کلغی ہل رہی تھی مگر اُس کے ہلنے سے بھی کوئی آواز نہ سنی جاتی۔ اور عبا کا لمبا دامن جو فرش پر لوٹتا اور کھنچتا چلا آتا تھا اُس سے بھی کوئی آواز نہ پیدا ہوتی تھی۔ الغرض خاموشی تھی۔ اور بالکل خاموشی! اگر یا کمرے مین کوئی سانس بھی نہین لیتا تھا! اور اُس وقت سے زیادہ عجیب اور خوفناک خاموشی کبھی نہین دیکھی گئی تھی۔

اب وہ سپاہی اور اُسکے ساتھ والی عورت دونون میز کے قریب آپہونچے۔ اور ارل گلن گائل کے دل مین آپ ہی آپ یہ خیال پیدا ہوا کہ اِن

روحون کے بیٹھنے کے لیے کوئی کرسی تو خالی ہی نہین ہے بیٹھین گی کہان؟ ارل کے دل مین یہ خیال پیدا ہی ہوا تھا کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ دفعتہً مارکوس النڈیل کے مونہہ سے جو صدر مقام پر بیٹھے تھے ایک چیخ کی آواز نکلی اور اُسی وقت لارڈ ملکم بھی بے تحاشا چیخا۔ اس صحبت مین اگرچہ دونون کے درمیان دس بارہ کرسیون کا فاصلہ تھا مگر دونون پر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ بے تحاشا اُٹھ کے ایک کونے کی طرف بھاگے۔ اور ایک ہی ساتھ دو کرسیان خالی ہو گئین۔ اُن کے بھاگ جانے کے بعد اُس سپاہی نے ساتھ والی عورت کو لا کے اس کرسی پر بٹھا دیا جس پر لارڈ ملکم تھا پھر صدر کی طرف قدم بڑھا کے مارکوس والی آرام کرسی پر خود بیٹھ گیا۔

سارے کمرے مین وحشتناک سناٹا تھا۔ سب کے دل دھڑک رہے تھے مگر کوئی حرکت نہ کرتا تھا۔ اور نہ کسی کے زبان سے کوئی لفظ نکلتا تھا۔ مگر سب کی آنکھین اس آہن پوش سپاہی اور اُس کے ساتھ والی خوبصورت عورت پر جمی ہوئی تھین۔ یہ بھی ایک عجیب بات تھی کہ سر تپیس لنڈسے کی ... اون لڑکیون نے جن کے بیچ مین وہ روحانی شکل والی عورت آ کے بیٹھی تھی محسوس کیا کہ ہمین اِن سے کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے گا۔

لیڈی اوڈی لینا کو بہ نسبت خوف کے حیرت زیادہ تھی۔ اور جب وہ مسلح جوان اُس کے پاس ... بیٹھ گیا تو وہ ایک قسم کی گھبراہٹ جو اُس پر طاری تھی وہ بھی جاتی رہی اور اُس کے دل مین بھی خود بخود یہ اطمینان پیدا ہو گیا کہ ... مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے گا۔

ارل گلن گار ... دیگر لوگون کی طرح خاموش اور بت بنے بیٹھے تھے۔ اور مارکوس النڈیل اور لارڈ ملکم اپنے ڈور کے کونے پر کھڑے ہوئے اِن بھیانک روحانی شکلون کو جو اُن کی جگہ پر بیٹھ گئی تھین ڈر ڈر کے ... آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہے تھے۔

اب اس سپاہی نے آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ اپنے خود کی طرف اُٹھایا ساتھ ہی اُس عورت نے اپنا ہاتھ اپنی نقاب تک پہونچایا اور کسی قدر پس و پیش کے بعد سپاہی نے خود کے اگلے حصے کو اُٹھا کے اپنا چہرہ کھولا اور عورت نے اپنی نقاب اُلٹ دی۔ آہ! اُس وقت کی دہشت کو

کون بیان کر سکتا ہے ؟ ہر شخص اپنی جگہ پر سہما ہوا تھا اور سب کی روح پر بنی ہوئی تھی۔ کیونکہ خود اور نقاب کے اندر سے سکڑے اور ٹھٹھرے ہوئے بے جان لاشون کے چہرے نمودار ہو گئے۔

مگر باوجود اس کے سپاہی کے چہرے پر مردانہ حُسن کے تمام آثار موجود تھے۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ شباب کا زمانہ ختم ہونے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح عورت کا چہرہ اگرچہ خون کے نہ ہونے سے زرد اور سمٹا ہوا تھا مگر گوئے دیتا تھا کہ کبھی اُس مین غیر معمولی حسن ہو گا۔ ارل گلن گائل نے فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی ہین جو مجھے اُس وحشت ناک شب کو اپنے کرے مین نظر آئے تھے۔ برآمدے پر مارہور کی زبان سے بھی بے ساختہ نکلا "وہی! وہی!" اور سر ڈونلڈ کین مور ـ سر جیمس لنڈسے اور دوسرے سردارون کو جو اِس وقت موجود تھے اور مقتول مارکوس النڈیل اور اُنکی بیوی کو پہچانتے تھے چھوٹتے ہی یقین ہو گیا کہ یہ اُنھین مقتول میان بیویون کی روحین ہین۔

اس کے بعد بھی چند منٹ تک نہایت خوفناک خاموشی رہی۔ یہان تک کہ سوا اودی لینا کے تمام لوگ یک بیک گھبرا کے کھڑے ہو گئے۔ ملکم پھر ایک چیخ مار کے دیوار پر گرا۔ اور مارکوس النڈیل کے مونہہ سے ایک آہ کی آواز نکلی اور بیہوش ہو کے دھم سے زمین پر گر پڑے۔

مگر لیڈی اودی لینا اپنی جگہ خاموش بیٹھی تھی اور اب اُس کے چہرے سے بجائے تعجب اور پریشانی کے رحم اور ہمدردی نمایان تھی۔ اتنے مین وہ روحانی شکلین اپنی کرسیون پر سے اُٹھین اور لیڈی اودی لینا کی طرف مخاطب ہوئین۔ سپاہی نے جو اُس کے قریب ہی تھا اُس کے سر پر اپنے ہاتھ کا سایہ کیا اور اُس عورت نے میز کی دوسری طرف سے ہاتھ بڑھا کے اپنی موم کی ایسی انگلیون سے اشارہ کیا گویا کہتی ہے کہ "خدا گلن گائل کی بیٹی پر اپنی رحمت نازل کرے" اس طرح دونون نے اُس حسین لڑکی کو برکت عطا کی۔ اور اُس نے اُن کی اِس مہربانی کا شکریہ اپنی شرمیلی نظرون سے ادا کیا۔ اِس کے بعد سپاہی نے اپنا چہرہ پھر خود مین چھپا لیا۔ اور عورت نے نقاب اُلٹ کے چہرے پر ڈال لی۔ اور دونون جسطرح آئے

تھے اُسی طرح خاموشی اور متانت سے قدم رکھتے ہوے چلے گئے۔ اور اُن کے جاتے ہی دروازہ
پھر اُسی زور شور کی آواز سے بند ہو گئے۔

یہ واقعات تھوڑی ہی دیر مین ہو گئے؛ یہ سین جو ہم بیان کر آئے ہین دروازے کے کھلنے اور بند ہونے مین پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہین گزرا۔ اب سب لوگون کے دلون پر سے خوف کا بار ہٹ گیا۔ اور کمرے کی ایک عجیب وحشتناک حالت ہو گئی۔ بیویان شوہرون سے۔ بہنین بھائیون سے۔ اور بیٹیان باپون سے چمٹ گئین۔ بعض لوگ بڑی متانت و سنجیدگی سے غور کر رہے تھے۔ بعض زور زور سے دعائین مانگ رہے تھے۔ چند لوگون نے جن مین ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم بھی تھے جا کے مارکوس الناڈیل کو زمین پر سے اُٹھایا۔ وہ بالکل بے ہوش تھے۔ مُنہ پر پانی چھڑکنے سے ذرا ہوش آیا۔ اُٹھتے ہی اُنھون نے بہت ہی تیز شراب کا ایک لبالب جام حلق سے اُتارا۔ اور بے صبری کے ساتھ ارل سے پوچھا "میری بیہوشی کے وقت کیا کیا واقعات پیش آئے؟"

گلن گائل نے اُن کے تمام سوالات کا جواب دیا۔ اور بتایا کہ وہ روحانی شکلین جانے سے پہلے میری بیٹی کو برکت عطا کر گئی ہین۔

مارکوس الناڈیل۔ (جن مین اب ذرا قوت پیدا ہو گئی تھی) "میرے معزز دوستو! آپ یہ نہ سمجھین کہ میرے مقتول بھائی اور اُن کی بیوی کی بیقرار روحین آج اس کمرے مین غصے مین بھری آئی تھین۔ نہین بلکہ اِس لیے آئی تھین کہ لیڈی ادی لینا کو جو عنقریب اِس پُرانے قصر اور ساری جائداد کی مالک ہونے والی ہین اپنی برکت عطا کرین"۔

اس بیان سے عموماً مہمانون اور خصوصاً ارل گلن گائل کے دلون کو صبر سا آ گیا۔ ارل کے ذہن مین جم گئی کہ میرے شریف دوست مارکوس نے اِن روحانی شکلون کے آنے کی ٹھیک اور اصلی وجہ بیان کر دی۔ اب سب لوگ پھر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھ گئے۔ مارکوس الناڈیل اُسی طرح صدر مقام پر تھے۔ لارڈ ملکم بھی اگرچہ دل مین بہت ہی نادم تھے کہ مجھ سے ایسا بُزدلاپن کیون ظاہر ہوا مگر جھینپتے ہوئے آ کے سر جیمس ہانڈسے کی بیٹیون کے بیچ مین بیٹھ گئے۔ برآمدے پر سے مار مور اور اُس کے ساتھی قوالون نے ایک غزل گائی جس کے عجیب الفاظ مین مُردون کا ذکر خیر تھا۔ اس سے بھی لوگون کی پریشانی بہت کچھ رفع ہوئی۔ اور سب پر بڑا اطمینان بخش اثر ہوا۔

تھوڑی ہی دیر مین یہ جلسہ ختم ہوگیا مگر یہ واقعات برقی سُرعت کے سارے قصر مین مشہور ہو گئے۔ چنانچہ گیارہ بجے کے قریب **جافرے** ہمارے نوجوان دوست کے کمرے مین آیا۔ اور ان واقعات کو بیان کرکے پوچھا۔ میان **کنتھ** اب آپ کا کیا خیال ہے؟"

کنتھ۔ (نہایت خاموشی سے) "مین ابھی اس بارے مین کچھ نہین کہہ سکتا مگر تم سے میری ایک خواہش ہے"

جافرے۔ (شوق سے) "ہان۔ ہان فرمائیے۔ مین فوراً آپ کی خواہش پوری کرون گا"

کنتھ۔ "صبح کو جس قدر تڑکے ہو سکے تم **ارسولا** سے لو۔ اور اس سے کہدو کہ **اوڈی لینا** کے کان مین اتنی بات ڈال دے کہ اگر تم سچ مچ **کنتھ** سے محبت رکھتی ہو تو جس طرح بنے آج دوپہر کو جنگل کے سرے پر مجھ سے ملو"

جافرے۔ "آپ کا پیغام مین فوراً پہونچا دون گا۔ خدا آپ کی محبت کو کامیاب کرے۔ کہتے ہین کہ اُن روحون نے **لیڈی اوڈی لینا** کو برکت دینے کا اشارہ کیا۔ مگر میرا دل تو یہ کہتا ہے کہ یہ برکت اُنھین لارڈ کریڈک انڈیل کو آیندہ بیوی کی حیثیت سے نہین دی گئی"

کنتھ۔ (تعجب سے) "کیون؟ **جافرے** مین تمھارا مطلب نہین سمجھا؟"

جافرے۔ "مین خود نہین جانتا کہ میرا کیا مطلب ہے۔ یہ الفاظ بے ارادہ میری زبان سے نکل گئے۔ غالباً پھر پیشین گوئی کے طور پر دل کی بات زبان سے نکل گئی خیر اب رخصت"

کنتھ۔ "خدا حافظ" اور اُس کے جانے کے بعد جیسے ہی دروازہ بند ہوا کہا "خدا وہ دن جلد لائے کہ اُس کی محبت و وفاداری کا مین معاوضہ کر سکون"

سولھوان باب

ملاقات اور کنتھ پر اشتباہ

دوپہر کا وقت تھا صاف۔ ٹھنڈی۔ اور جسم مین سرایت کرنے والی ہوا چل رہی تھی۔ کسی قدر دھوپ بھی نکل آئی۔ ذرا ذرا روشنی ہوئی اور زمین پر برف کی ہلکی تہ جو جمی تھی اُس روشنی مین چمک اُٹھی۔ اتنے مین **اوڈی لینا**۔ **ارسولا** کو ساتھ لیکر سب کی آنکھ بچا کے قصر سے نکلی۔ اور جنگل کے سرے پر پہونچی جہان **کنتھ** اُس کا انتظار کر رہا تھا۔

دونون کو آتے دیکھ کے وہ استقبال کو بڑھا۔ اور کہا "آہ! اوی لینا مین نے پھر تمھین دیکھا یمین اپنی خوشی کا اندازہ نہین کر سکتا۔ اور ارسولا کیا کہون کہ تمھارا کس قدر شکر گذار ہون!"

ارسولا۔ (اُس پیار اور مہربانی کرنے کے خیال سے) "اب مناسب ہوگا کہ تم دونون تنہائی مین جا کے باتین کرو" یہ کہتے ہی وہ خود ہی ہٹ کے ایک تنگ راستے پر چلی گئی اور کنتھ بھی اوی لینا کے ساتھ آہستہ آہستہ اُسی طرف چلا۔

کنتھ:- "میری پیاری دلدار- مین ابھی بتائے دیتا ہون کہ تمھین اِس وقت کیون تکلیف دی۔ شب گذشتہ کے واقعات تو تمھارے دل مین موجود ہی ———"

اوی لینا:- آہ! اُنھین نہ یاد دلاؤ! خدا جانے کیا بات تھی؟ یہ مُردے مجھے برکت دینے کے لیے اپنی قبرون سے کیون نکل آئے؟ کیا ان کی خوشی بھی اس مین ہی کہ مین مارکوس الندیل کی بیوی بنون؟"

کنتھ:- ذرا ٹھہرو۔ اِس وقت تمھین مین نے اسی لیے بلایا ہے۔ کیا تم سچ مچ شادی کر کے مارشنس (مارکوس کی بیوی) بن جاؤ گی؟ بس اِسی سوال کا جواب لینے کے لیے مین نے تمھین یہان بلایا"

یہ الفاظ سنتے ہی اوی لینا کی آنکھون سے آنسو جاری ہو کے اُس کے گورے گالون پر بہنے لگے۔ اور بہت ہی سُست اور کانپتی ہوئی آواز مین بولی "خداوندا کیا جواب دون؟ آج دسمبر کی ۲۶ ہے ۳ اور رہ گئے ہو چکا کہ پہلی جنوری کو مارکوس کے ساتھ نکاح ہو جائے۔ آہ! کنتھ مین اپنی خوشی سے گرجے نہ جاؤن تو لوگ مجھے زبردستی نہ کھینچ لے جائین گے؟ ابا جان اقرار کر چکے۔ اور بھائی جان نے بھی یہی دل مین ٹھان لی ہے۔ آہ! فقط پانچ دن رہ گئے ہین کہ مین ——"

کنتھ:- (جوش سے) "مین نہین ہم کہو۔ تاہم پیاری اوی لینا اِن پانچ دنون مین بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ خدا معلوم کیا ہو؟ مجھے تو اِس بات پر بھروسا ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہماری محبت سے وہ ناراض نہین ہے۔ یہ مین ہرگز نہ مانون گا کہ یہ سب دور از قیاس شکلین یہ بدشگونیان۔ یہ پیشین گوئیان اور یہ حیرت ناک واقعات سب بے بنیاد ہین۔ یہ بھی نہین کہ مین اُن کا قائل نہین ہون

مین تو یہ سمجھتا ہون کہ اِن سب باتون کو کسی بہت بڑے اہم اور خطرناک راز سے تعلق ہے۔ اور یہ پورا یقین ہے کہ ایک بڑی حدتک یہ واقعات خود میری قسمت سے تعلق رکھتے ہین"

اودی لینا"کلنتھ۔ آخر تم نے یہ نتیجہ کیسے نکالا؟" اتنا کہہ کے وہ حیرت سے کلنتھ کی صورت دیکھنے لگی۔ اور دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

کلنتھ" پیاری اودی لینا۔ اس نتیجے تک مین اِس لیے پہونچا کہ ایک غیبی آواز میرے دل مین کہہ رہی ہے کہ عنقریب میری قسمت مین کوئی انقلاب عظیم ہونیوالا ہے۔ ماسوا اِس کے مین نے بھی عجیب و غریب شکلین دیکھی ہین مجھے خلاف عقل واقعات پیش آئے ہین۔ مین بھی آگاہ کیا گیا ہون۔ اور ایک بہت ہی حیرت ناک ماجرا پیش آچکا ہے"

اودی لینا۔ (بڑے تعجب سے) "تمھین پیش آچکا ہے! مین نے تو کچھ نہین سُنا"

کلنتھ" بے شک تم نے نہ سُنا ہو گا۔ اور اِسوقت بھی مین اُنھین نہ بیان کرون گا۔ لیکن اگر تم جانتی ہوتین کہ مین نے کیا کیا سُنا کیا کیا دیکھا اور کیا کیا باتین کیسے اسرار طریقے سے خود بخود میرے دل مین سماگئی ہین تو تمھین میرے اِس کہنے پر تعجب نہ ہوتا کہ جو خلاف قیاس واقعات قصر الندیل مین عموماً ہر شخص کی زبان پر ہین وہ میری ہی قسمت سے وابستہ ہین"

اودی لینا" مگر مین کیسے مانون؟ کوئی وجہ بھی بتاؤ گے کہ اِن واقعات کو تمھاری قسمت سے کیون تعلق ہے؟"

کلنتھ" اودی لینا۔ تمھارے سامنے مین سچے دل سے قسم کھا کے کہتا ہون کہ خود مین بھی ابھی تک اس امر مین کوئی قابل اطمینان راے نہین قائم کرسکا ہون۔ میری حالت اُس شخص کی سی ہے جو خواب مین جارہا ہو۔ مگر یہ نہ جانتا ہو کہ کیون اور کہان جاتا ہے۔ مین خود ہی کسی نتیجہ کو نہین پہونچا ہون تو تم کو کیا بتاؤن؟ مگر نامعلوم آوازین بار بار میرے کان مین کہتی ہین کہ ناامید نہ ہوتا۔ اور طرح طرح کی امیدین دلاتی ہین لیکن یہ بالکل نہین سمجھ سکتا کہ وہ کس قسم کی آوازین ہین اور کیا وعدے کرتی ہین۔ محض اُنھین کی وجہ سے بعض اوقات مین خوشی کے مارے بیتاب ہو جاتا ہون۔ بعض اوقات دل مین جوش کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی بیقراری اس درجے کو پہونچ جاتی ہے کہ اپنے آپے مین نہین رہتا"

میری حالت بعینہ اُس شخص کی سی ہے جسکا جہاز تباہ ہوگیا ہو اور کسی نامعلوم زمین پر کھڑا ہوا وہان کے باشندون کی زبان سے جوگرد جمع ہوگئے ہون ایک ایسی زبان سُن رہا ہو جو سمجھ مین تو نہین آتی مگر اُن کے لہجے طرز ادا اور نگاہون سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ سب مجھے تسلی دیتے اور امید دلا رہے ہین۔ کیون پیاری اوی لینا اب بھی تم میرے دلی جذبات کو سمجھین یا نہین؟"

اوی لینا" ہان۔ کنتھ۔ مین سمجھی قصر النڈیل عجیب جادو کا گھر ہے۔ اُس کے سحر کی نسبت نہ کچھ کہا جا سکتا ہے۔ نہ انکار ہو سکتا ہے۔ نہ اُسمین شبہ کیا جا سکتا ہے"

کنتھ" یہ بھی اُسی جادو کا اثر ہے جو مین نے آج تمھین یہان بلایا اور دریافت کرنا چاہتا ہون کہ کیا تم اپنے بے رحم والد کا حکم مانوگی؟ اور اُس شخص کی بی بی بن جاؤگی جو حقیقت مین تمھین بالکل نہین چاہتا ہے!"

اوی لینا۔ (کانپتی ہوئی آواز مین جب کہ آنکھون سے آنسو جاری تھے)" ہاے کنتھ تمھین اس کا مین کیا جواب دے سکتی ہون؟ دل ایک طرف کھینچ رہا ہے اور فرض منصبی دوسری طرف"

کنتھ" خیر اوی لینا۔ اب جو مین کہتا ہون اُسے غور سے اور صبر و سکون کے ساتھ سُن لو۔ اگر تم یہ کہتی ہو کہ اپنا فرض منصبی ادا کرنے مین مجبور ہو۔ تو مین بھی مجبور ہو جاؤن گا کہ اپنی عزت برقرار رکھون۔ یعنی فوراً ہمیشہ کے لیے یہان سے چلا جاؤن۔ اور تم سے رخصت ہون۔ ہمیشہ کے لیے رخصت کیونکہ ممکن ہے کہ پھر کبھی ملنا نہ ———"

اوی لینا" ہے ہے! ایسی مایوسی اور ناامیدی کی باتین نہ کرو۔ تم بھی عجب متضاد باتین کرتے ہو جن کو مین سمجھ ہی نہین سکتی۔ ابھی تمھین ہر قسم کی امید تھی۔ اور اتنی دیر مین ناامیدی ہو گئی۔ اور ناامیدی و مایوسی بھی ایسی کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہین۔ ابھی کہہ رہے تھے کہ پانچ دن مین بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور اب ایسی باتین کر رہے ہو گویا سب باتون کا انحصار مجھی پر ہے"

کنتھ" نہین۔ اوی لینا۔ میرا یہ مطلب نہین ہے کہ اپنے والد کی خواہش اپنے بھائی کی ضد اور مارکوس کے اصرار کا مقابلہ اکیلی تم ہی کرو۔ مین خوب

جانتا ہون کہ تم سی شریف نیک اور نرم دل لڑکی ایسے ظلمون کی تاب نہین لا سکتی ہو۔ مگر میرا دل مجھ سے یہ کہتا ہے کہ اگر تم اتنا وعدہ کر لوگی کہ میری ہی رہوگی تو پھر ویسا ہی ہوگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ مین کامیاب ہون گا۔ اگرچہ سمجھ مین نہین آتا کہ کیسے کامیاب ہون گا“

اوی لینا (مسکرا کے) ”اگر تمھاری یہی مرضی ہے اور میری محبت کا ثبوت چاہتے ہو تو کنتھ۔ مین بغیر کسی پس و پیش کے صاف کہتی ہون کہ ہان مین تمھاری ہون“

یہ سنتے ہی کنتھ نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اوی لینا کو سینے سے لگا لیا اور کہا ”شکریہ پیاری اوی لینا۔ ہزار بار شکریہ!“

ناگہان کرخت اور موثر لہجے مین کسی کی آواز آئی ”خدا! تم دونون پر اپنی رحمت نازل کرے“

یہ آواز سن کے دونون چونک پڑے اور ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ وہی پُراسرار عورت ایک درخت کے نیچے بیٹھی ہو۔ اُس کی صورت دیکھتے ہی دونون نے اُس تنگ راستے کی طرف دیکھا جدھر ارسولا گئی تھی۔ مگر وہ نہ نظر آئی۔ کیونکہ وہ جلد جلد قدم اُٹھا کے آگے بڑھ گئی تھی۔ اور یہ دونون بڑے اطمینان سے آہستہ آہستہ جا رہے تھے۔

کنتھ ”(اُس عورت کی طرف مخاطب ہو کے) ”تم اِس نوجوان عورت اور میرے حال پر بہت ہی مہربان نظر آتی ہو۔ کیونکہ کئی موقعون پر اخلاق سے باتین کی ہین۔ اور پچھلی بار جب تم ملی تھین تو تم نے اِن لیڈی صاحبہ کی یہ نمایان خدمت بھی کی تھی کہ اُن کی سلامتی کی خبر جنگل مین لڑنے والون کو پہونچا دی تھی۔ اب تم مجھے اِس کی اجازت دیتی ہو کہ محض زبانی شکریے کے علاوہ تمھاری کچھ اور خدمت بھی کرون؟“ یہ کہتے ہی کنتھ نے جیب مین ہاتھ ڈالا۔

اتنا سُننا تھا کہ وہ عورت دفعتہً اُٹھ کھڑی ہوئی اور بہت ہی حقارت کے لہجے مین چلائی ”معاوضہ! کیا اس دنیا مین نیکیون کا معاوضہ بھی ہوا کرتا ہے؟ میرے نزدیک تو یہان فقط جُرم و گناہ کا بدلہ مِلتا ہے۔ لیکن تمھارے اخلاق اور تمھاری مہربانی کا جواب اِس درشتی سے دینا میری غلطی ہے“ اور نرمی کے

لہجے مین بولی "نہین۔ خوبصورت نوجوان مجھے روپیہ پیسے کی ضرورت نہین مین تو صلیب کو ہاتھ مین لے کے قسم کھا چکی ہون کہ روپے پیسے کو کبھی ہاتھ نہ لگاؤن گی۔ خیر اس ذکر کو جانے دو اور بتاؤ کہ کیا یہ افواہ صحیح ہے کہ کل رات کو اُس چاردیواری کے اندر خوفناک واقعات پیش آئے؟" اور یہ کہتے وقت اُس نے اپنے لمبے اور سوکھے ہوئے ہاتھ سے قصر کی طرف اشارہ کیا۔

کنتھ "ہان صحیح ہے۔ اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ آج سے تین مہینے قبل اُس چٹان پر جو یہان سے نظر آرہی ہے تم نے پہلے پہل میرے سامنے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ دعوت ختم ہونے سے پہلے تم دیکھو گے کہ دو خالی کرسیون پر کسی نے نہایت ہی خوفناک طریقے سے قبضہ کر لیا۔ تمھاری وہ پیشین گوئی ایک حد تک پوری ہوئی کیونکہ کرسیان خالی نہ یقین بلکہ زبردستی خالی کرائی گیئین مگر مین اُس موقع پر موجود نہ تھا ——"

عورت "(کنتھ کی طرف غور سے دیکھ کر) کیا تم ہی وہ نوجوان ہو جس کا نام کنتھ ہے اور جس کی نسبت مین نے بہت سے قابل تعریف واقعات سنے ہین؟"

کنتھ۔(متانت سے) "کنتھ میرا ہی نام ہے۔ مگر تم نے کیون پوچھا؟"

عورت "اِس لیے کہ مجھے تمھارے واقعات سے دلچسپی ہے۔ فقط تمھاری صورت ہی نہین اچھی ہے بلکہ تمھاری نظرون مین ہر طرح کی نیکیون کی جھلک پائی جاتی ہے۔ اور نازنین تم؟ کیا تم ہی گلن گائل کی بیٹی ہو؟ ہان تم بہت اچھا کرتی ہو جو اِس خوبصورت نوجوان کے ساتھ محبت کرتی ہو"

اوی لینا پس وپیش مین تھی کہ کیا جواب دے کہ کنتھ نے مسکرا کے کہا "نیک بخت عورت مین التجا کرتا ہون کہ اپنی نصیحتون سے ہمین معاف رکھو"

"عورت۔ مین جو کچھ کہتی ہون خوشامد سے نہین کہتی" اور پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا "خدا کرے تم دونون خوش رہو!"

یہ کہتے ہی اپنی عادت کے مطابق پلٹی اور دفعتہً گھنے جنگل مین غائب تھی۔

اوی لینا "کنتھ تمھارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ عورت سڑن ہے؟"

لیکن قبل اسکے کہ کنتھ کچھ جواب دے ایک چیخ کی آواز آئی جس مین حیرت اور غصہ پایا جاتا تھا۔ دونون نے پلٹ کے دیکھا تو لارڈ ملکم آرہا ہے اور اُس کی

آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہین مگر کنتھ دیکھتے ہی خاموش کھڑا ہوگیا۔
ملکم نے آتے ہی زور سے اپنی بہن کا بازو پکڑ لیا جس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔ اور تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اور قریب تھا کہ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔
ملکم:۔ ادی لینا۔ یہ کیا بات ہے؟ کیا تو اپنی عزت۔ رتبے۔ خاندان۔ اور نام سب کو بھول گئی؟ بدنصیب لڑکی! کیا اب بھی تجھے یہی ضد ہے کہ اِس لاوارث قلاش لونڈے کی باتون پر عمل کرے؟"
اب ادی لینا کے مُنہ سے ایک چیخ نکلی۔ اور کنتھ نوری جوش مین گو کہ اپنا ہاتھ تلوار کے قبضے پر لے گیا مگر ساتھ ہی یہ کہکر ہٹا لیا کہ لارڈ ملکم مین کسی حال مین تم سے لڑنا نہین چاہتا۔"
ملکم۔ (حقارت سے چلا کر) "مجھسے اور لڑائی! میرے درجے اور رُتبے کا آدمی تجھ سے کتے کے ساتھ لڑے گا؟ ایک معزز امیر ذلیل درجے کے آدمی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے نہ کہ اُس سے لڑے!"
ادی لینا۔ (بیتابی کے ساتھ) "ملکم۔ ہے ہے! جبسے اسوقت تک تم اپنا بھائی سمجھتے رہے ہو اُس سے ایسی بدزبانی نہ کرو۔"
ملکم۔ (غصے مین اپنا پاؤن زمین پر ٹپک کے) "آئین! تمھاری بھی اتنی جرأت ہوئی کہ میرے مُنہ پر اس کی طرفداری کرو! اور لو اور دیکھو! بی ارسولا بھی تشریف لا رہی ہین۔ یہ بڑھیا مکار کٹنی!" پھر زور سے چلا کے "ارسولا کیا کر رہی ہے؟ یہان آ۔ جلدی آ۔ جلدی قدم اُٹھا۔"
ارسولا ابھی فاصلے پر تھی۔ مگر جلد جلد قدم بڑھا کے آئی۔ وہ بھی مارے خوف کے حواس باختہ تھی۔ اور سہمی ہوئی تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے؟ پھر جب اُس نے دیکھا کہ ادی لینا کا چہرہ زرد ہے اور خوف سے کانپ رہی ہے تو اپنی پریشانی بھول گئی۔ اور اُس کے گلے مین باہین ڈالکر بولی "میری پیاری بچی! نہ رو۔ اور نا امید نہو۔ تمھین کوئی نقصان نہ پہونچائے گا۔" پر ادی لینا کو اپنے سینے سے لگا کے زور زور سے سسکیان بھرنے لگی۔
ملکم:۔ اچھا ارسولا۔ اب میری بہن کو تم گھر لے چلو اور اس کا خیال رکھنا کہ

اِسوقت یہان جنگل تک لانے مین جیسی حفاظت کی ہے اُس سے زیادہ واپسی مین کرتی رہنا۔"

اوی لینا کے دل مین خیال آیا کہ یہ دونون یہان اکیلے رہجائین گے تو جھگڑا ضرور ہوگا۔ سہم گئی۔ اور باریک سُریلی آواز مین کہا "مگر ملکم تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔"

ملکم۔ (درشت مزاجی سے) "تم چلو۔ چند منٹ مین مین بھی آجاؤن گا۔ اب یہ بات ضروری ہو کہ اِس شخص پر مین اپنے دلی جذبات کو صاف صاف ظاہر کردون۔" یہ کہا اور کنتھ پر ایک حقارت کی نظر ڈالی۔

اوی لینا کو جانے مین اب بھی پس وپیش تھا۔ مگر یہ دیکھکر کہ بھائی کا غصہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ میرا ٹھہرنا ہی اس مین اور کنتھ مین چھیڑ ہوجانے کا باعث ہو آہستہ آہستہ قدم بڑھانا شروع کیے۔ لیکن بھائی کے حکم کی تعمیل کرتے وقت اُس نے مُڑکر کنتھ پر ایک نظر ڈالی۔ گویا اُس سے التجا کررہی تھی کہ دیکھو لڑائی پر نہ آمادہ ہوجانا۔

کنتھ۔ (بآواز بلند) "اوی لینا کسی بات کا اندیشہ نہ کرو مین گلن گائل کے نام کی اتنی وقعت کرتا ہون کہ تمھارے بھائی سے لڑنے پر آسانی سے آمادہ نہون گا۔"

یہ سُن کے اوی لینا نے پھر پلٹ کے اُسے ایک نگاہ ناز سے دیکھا اور اُرسولا کے ساتھ جلد جلد قدم اُٹھا کے چلی گئی۔

اس واقعہ کے دو گھنٹے بعد کنتھ قصر الِنڈیل مین واپس آیا۔ اور بڑے پھاٹک مین ٹھہر کے بوڑھے دربان سے پوچھا "لارڈ ملکم واپس آئے کہ نہین؟"

دربان۔ "نہین۔ ابھی نہین آئے۔" ساتھ ہی کنتھ مین کوئی غیر معمولی بات دیکھ کے "گراین! کنتھ آپ کو یہ کیا ہوگیا؟"

کنتھ۔ (مُسکرا کے) "اونہہ کچھ بھی نہین جنگل مین ایک واقعہ پیش آگیا تھا۔ مگر تم یہ کہتے ہو کہ لارڈ ملکم ابھی تک واپس نہین آئے؟ یہ تو عجیب بات ہے!"

دربان۔ "ہان صاحب مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ وہ ابھی تک نہین آئے ہین۔"

کنتھ۔ (بے صبری سے) "اور لیڈی اوی لینا۔ اور ارسولا؟"

دربان "جی ہان۔ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ ہوا وہ واپس آگئین۔ مگر کنتھ آپ کے ہاتھون مین تو خون بھرا ہوا ہے! اور آپ کی کپڑون مین کیچڑ اور خون کے دھبّے ہین۔ اور دیکھیے آپ کی تلوار بھی۔ این! تمھاری تلوار کیا ہوئی؟ خالی میان کمر مین لٹک رہا ہے تلوار کا پتہ نہین؟ خدا کے لیے بتائیے کہ کیا ہوا؟ بولیے جلدی بولیے۔"

مگر کنتھ بغیر اس کے کہ کچھ جواب دے پلٹا اور جھٹ پٹ صحن سے گذر کے اپنے کمرے مین ہو رہا۔

جب تک وہ سامنے رہا بوڑھا دربان اُسی کو دیکھتا رہا۔ اور جب نظر سے غائب ہو گیا تو بڑبڑاتا ہوا پھاٹک کے پاس آکے بیٹھ گیا۔ اور کہا "اِس نوجوان کو ہو کیا گیا ہے؟ مگر اِس چار دیواری کے اندر جو نہ ہو تعجب ہے۔ بدشگونیان۔ بھوت پریت طرح طرح کی افواہین۔ سب ہی باتین ہو رہی ہین۔ اور کوئی بات جو سمجھ مین آتی ہو۔"

اتنے مین جنگل کا ایک چوکیدار پھاٹک پر آیا۔ اور ایک تلوار کا قبضہ جس مین دو تین انچ تلوار ٹوٹ کے رہ گئی تھی پیش کر کے کہا "اسے مین نے جنگل مین پایا ہے۔ اور اس کے قریب ہی تھوڑا سا خون بھی پڑا تھا۔"

دربان اُسے دیکھتے ہی گھبرا کے کھڑا ہو گیا۔ اور پوچھا "تم نے کیا کہا؟ یہ تو میان کنتھ کی تلوار کا قبضہ ہے۔ مین اسے خوب پہچانتا ہون۔"

چوکیدار "وہ ندی جو جنگل کے کنارے کنارے نہین بہی ہے اُس کے کنارے یقیناً کوئی واقعہ پیش آیا ہے۔ کیونکہ اِس تلوار کے قبضہ اور خون کے علاوہ وہان انسان کے پیرون کے نشان بھی بنے ہین معلوم ہوتا ہے اُس جگہ کسی سے سخت لڑائی ہوئی ہے۔"

دربان "یا الٰہی خیر ہو۔ افسوس کہ لارڈ ملکم کا پتہ نہین ہے۔"

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ارل گلن گائل۔ مارکوس النڈیل اور تین چار اور سردار جو مہمان تھے ٹہلتے ہوئے پھاٹک پر آگئے۔ اور ملکم کا نام سنتے ہی ارل گلن گائل نے پوچھا "خیریت تو ہے؟ تم نے میرے بیٹے کے متعلق کیا کہا؟"

دربان اور چوکیدار دونون نے مذکورۂ بالا واقعات بیان کیے۔ سنتے ہی ارل کی عجیب حالت ہوگئی۔ اور ہاتھ مل کے کہا "خداوندا میرا بیٹا قتل کیا گیا اور اُس کا قاتل کنتھ ہے!"

ستر ھوان باب

قرار داد جرم

ارل کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی کئی آدمیون کے مُنہ سے نکلا "اور کنتھ کہان ہے؟" مگر دربان نے سب کو یقین دلایا کہ وہ قلعہ کے اندر ہی کہین موجود ہے اور غالبًا اپنے کمرے مین ہو گا۔

ارل "آؤ اُس سے چل کے پوچھین" مگر چلتے چلتے پلٹ کے دربان سے پوچھا۔ "اور تم یہ کیا کہہ رہے تھے کہ میری بیٹی اور ارسولا جنگل مین ٹہل رہی تھین؟"

دربان "جی ہان حضور۔ وہ باہر گئی تھین"

ارل "تو کیا کنتھ اُن کے ساتھ تھا؟"

دربان "حضور۔ اس کی مجھے نہیں خبر ہے۔ مگر جہان تک قیاس کام کرتا ہے اس مین شک نہین کہ وہ ملے ہون گے۔ کیونکہ میان کنتھ نے واپس آکے مجھ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ لیڈی ادی لیڈیا اور ارسولا قصر مین واپس آگئین یا نہین"

مارکوس اَلنڈیل۔ (ارل کے شانے پر ہاتھ رکھ کے) "سنیے حضرت اب اس معاملہ مین ہمین بہت ہی احتیاط سے سوچ سمجھ کے کام کرنا چاہیے۔ یہ آسان ہے کہ ہان مین ہان ملا کے آپ کا دل خوش کر دیا جائے۔ مگر نہین آپ کو غور و فکر سے کام لینا چاہیے۔ لہذا جو معاملہ ہماری نظر مین اس قدر مشتبہ ہے اُس مین ہمین پوری طرح تحقیقات کرنے کی ضرورت ——"

ارل گلن کائل "اچھا تو آپ کی راے مین کیا کارروائی کی جائے؟"

مارکوس "مین تو یہ مشورہ دون گا کہ سب سے پہلے اُرسولا کا بیان لیا جائے تاکہ ٹھیک معلوم ہو جائے کہ کنتھ جنگل مین آپ کی صاحبزادی سے ملا تھا یا نہین؟ اور

ملا تھا تو اُس وقت وہان لارڈ ملکم بھی پہونچ گئے تھے یا نہین ؟ اگر یہ باتین ثابت ہو جائین تو ہمین یقین کر لینا چاہئیے کہ کنتھ مجرم ہے -

سر ڈونلڈ کین مور - سر جمیس لنڈسے وغیرہ دیگر معززین جو موجود تھے سب نے آرکوس کی راے کو پسند کیا - اور دعوت کے بڑے کمرے مین سب جا کے بیٹھے - بُڈھے دربان اور جنگل کے چوکیدار کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی حاضر رہین دیگر امرا و سردار میز کے صدر جانب بیٹھے - ایک قسم کی عدالت قائم ہو گئی اور ایک خادم بھیجا گیا کہ فوراً ارسولا کو لاکے حاضر کرے - مگر تاکید کر دی گئی کہ لیڈی اوی لینا کو خبر نہ ہونے پائے -

حسب اتفاق ارسولا خادم کو زینے پر مل گئی اور چند ہی منٹ مین یہان موجود تھی - اُس نے جو یہان کا یہ رنگ دیکھا تو سمجھی کہ میری بیوی اور کنتھ مین جو ملاقات ہوئی تھی اُس کا حال آرل کو معلوم ہو گیا - اور یہ اُسی کی پوچھ گچھ ہو رہی ہے دل مین کہا تو مین جو کچھ کہون گی سوچ سمجھ کے کہون گی - اور حواس سے جواب دون گی دل مین یہ منصوبہ گانٹھتی ہوئی وہ میز کے قریب ہو گئی - مگر یہان دیگر امرا کے خلاف آرل کی حالت کو بہت متغیر دیکھ کے متحیر ہو گئی - آرل کا چہرہ زرد تھا - ہونٹ کانپ رہے تھے - آنکھون سے بیتابی و بیقراری ظاہر ہوتی تھی - خصوصاً اس بات سے کہ وہ بار بار گھبرا کے اِدھر اُدھر دیکھنے لگتے اُن کی پریشانی اور آشکارا ہو جاتی تھی

ارسولا کی صورت دیکھتے ہی اُنھون نے نہایت ہی سخت اندوہ و غم کے لہجے مین کہا "عورت - کئی برس سے مین نے اپنی بے مان کی بیٹی تیری حفاظت اور نگرانی مین دیدی ہے - اس لیے امید ہے کہ تیرا طور طریق ایسا نہ ثابت ہوگا کہ مجھے اپنے اِس کیے پر پچھتانا پڑے - مجھے یہ صاف بتا کہ آج میری بیٹی کنتھ سے ملی تھی یا نہین ؟ اس مین اگر تجھ پر کوئی الزام بھی آتا ہو گا تو مین معاف کر دونگا"

ارسولا "حضور مین بالکل سچائی سے صاف صاف کہدون گی - بیوی میرے ساتھ جنگل کے اِس سرے پر ٹہل رہی تھین کہ کنتھ آ گئے"

ارل "مین نے تو قطعی حکم دے رکھا تھا کہ جب تک دو چار مسلح آدمی ساتھ نہ ہون اوی لینا جنگل کے قریب نہ جانے پائے ؟ اور چند ہفتون سے تو یہ معمول تھا کہ وہ

میرے یا اپنے بھائی یا مارکوس الندیل کے ساتھ باہر جاتی۔ اور تنہا گھر سے باہر قدم نہ نکالتی؟"

ارسولا "حضور کا یہ حکم بے شک تھا۔ مگر آج دوپہر سے ہم قصر کے باہر نکلے ہین تو پھاٹک کے آس پاس ٹہلنے کے خیال سے ذرا آگے بڑھ گئے۔ مگر موسم ایسا اچھا معلوم ہوا کہ سیر کے شوق مین ذرا دور نکل گئے۔ ہوا چونکہ خنک تھی اس لیے ہمین ذرا تیز قدم اُٹھانا پڑے۔ اُسی دھوکے مین باتین کرتے ہوئے جنگل کے سرے تک پہونچ گئے۔ حالانکہ یہ ہمارے وہم دگمان مین بھی نہ تھا کہ اتنی دور نکل آئے ہین"

ارل "خیر ہوگا۔ ہمین اِس تفصیل کی ضرورت نہین۔ بس اتنا معلوم ہو جانا کافی ہے کہ تم اور لیڈی اوی لینا جنگل تک نکل گئین اور وہان تمھین کنتھ ملا۔ مین بھی مانے لیتا ہون کہ یہ ملاقات اتفاقی تھی کیونکہ مجھے نہ تمھاری وفاداری مین شک ہے اور نہ اپنی بیٹی سے نافرمانی کا خیال ہے۔ خیر تو ارسولا اب یہ بتاؤ کہ جنگل مین کیا لارڈ ملکم بھی ملے تھے؟"

ارسولا "جی ہان حضور۔ ملے تھے"

ارل "(دوسرے سردارون اور امیرون کی طرف ایک معنی خیز نگاہ سے دیکھ کے) "میرا بھی یہی خیال تھا" پھر ارسولا کی طرف متوجہ ہو کے "اچھا اب یہ بتاؤ کہ ملکم کے پہونچنے پر کیا واقعہ پیش آیا؟ میرے بیٹے اور کنتھ مین کچھ تکرار یا سخت کلامی ہوئی تھی؟"

ارسولا "میرے سرکار اِس کے جواب مین سچ سچ عرض کرنا شاید حضور کے خلاف ہو"

ارل "نہین۔ نہین۔ مین اصل حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہون جو کچھ ہو تم صاف کہہ دو۔ تم سے جو بے پروائی ظاہر ہوئی اُس کی معافی چاہتی ہو تو سچ سچ بیان کر دو"

ارسولا "تو پھر مین صاف صاف عرض کیے دیتی ہون کہ لارڈ ملکم نے بہت ہی بیہودہ طریقہ سے بے سوچے سمجھے میان کنتھ کو بہت بدتہذیبی سے چھیڑا۔ بُرا بھلا کہا اور گالیان دین۔ مگر میان کنتھ نے بڑی ہی بُردباری اور تحمل سے کام لیا۔ ایک بار اتنا تو ہوا کہ اُن کا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر جا پڑا ——— "

ارل "آئین! وہ اپنا ہاتھ تلوار کے قبضے پر لے گیا؟ خیر پھر کیا ہوا؟"

ارسولا: "مگر اُنھون نے بال برابر بھی تلوار میان سے نہین کھینچی۔ کیونکہ قبضے پر ہاتھ ڈالتے ہی اُنھون نے گھبرا کے ہٹا لیا۔ اور اُن کے چشم و ابرو سے ظاہر ہوتا تھا کہ اپنی اِس حرکت پر وہ نادم ہین"

ارل: "(پھر سب لوگون کی طرف مشتبہ نظرون سے دیکھ کے) "مگر وہ اپنی تلوار تک ہاتھ تو لے گیا! اُرسولا سے خیر اِس کے بعد تم اور میری بیٹی جب قصر مین واپس آئین تو کیا لارڈ ملکم اور کنتھ کو وہین جنگل مین چھوڑ آئی تھین؟"

ارسولا: "جی ہان۔ حضور بیوی اوی لینا نے اپنے بھائی سے کہا بھی کہ میرے ساتھ گھر پلٹ چلو مگر اُنھون نے جواب دیا کہ تم جاؤ۔ آج مین کنتھ کے سامنے اپنے دلی جذبات کو آزادی سے ظاہر کرنا چاہتا ہون"

ارل: "کیا یہ الفاظ اُنھون نے دھمکانے کے طور پر کہے تھے؟ مطلب یہ کہ اپنی بہن کے ساتھ واپس آنے کے انکار کو اُنھون نے اِس لہجہ مین ادا کیا تھا؟"

ارسولا: "جی اُس وقت تو اُن کی نظر اور لہجہ دونون سے سکون ظاہر ہوتا تھا مگر وہ فقط اوی لینا کے مطمئن کرنے کے لیے تھا۔ مین دل ہی دل مین ڈر رہی تھی کہ یہ دونون نوجوان جنگل مین اکیلے رہے جاتے ہین۔ اور شاید اوی لینا پھر اصرار کرتین مگر میان کنتھ نے اُنھین واپس آتے دیکھ کے کہا "مین گلن گائل کے نام کی اتنی عزت کرتا ہون کہ تمھارے بھائی سے ہرگز نہ لڑون گا"

ارل: "(سب کی طرف دیکھ کے) "صاحبو! اب تو معاملہ بالکل صاف ہو گیا!" سب لوگون نے اپنے سرون کے اشارون سے تائید کی۔ اور ارل نے پھر ارسولا کی طرف مخاطب ہو کے کہا: "اُرسولا۔ اب تمھین ایک بہت ہی خوفناک اور اندوہناک خبر دینی ہے! قسمت اوی لینا تک پہونچانی پڑ گئی آہ! مجھے اندیشہ ہے کہ اُس کا بھائی مار ڈالا گیا۔ اور کنتھ اُس کا قاتل ہے ————"

ارسولا: "آہ! مین کیا سُن رہی ہون؟ یہ حضور غیر ممکن ہے۔ بالکل غیر ممکن! میان کنتھ اور اُن کے قاتل ہون یہ نہین ہو سکتا۔ جو اُنھون نے قتل کیا ہے تو اُنھین انسانی تحمل و برداشت سے زیادہ جوش دلایا گیا ہو گا۔ ہائے! افسوس! یہ سُننے دیکھنے کے لیے مین زندہ رہ گئی!" یہ کہا اور زور زور سے رونے لگی۔

ارل "اُرسولا- ابھی تم یہین ٹھہرو- ہم کنتھ کو بھی بلاتے ہین- دیکھین وہ کیا جواب دیتا ہے ہا وہ قصر مین اکیلا واپس آیا- اُس کی نظر اور لہجے سے جوش و اضطراب ظاہر ہو رہا تھا- آتے ہی دربان سے پوچھا لارڈ ملکم واپس آ گئے ؟ اور یہ سُن کے کہ وہ نہین آئے بناوٹ سے نہایت ہی تعجب ظاہر کیا- اُس کے کپڑون پر خون اور مٹی کے دھبے موجود تھے- اُس کی تلوار میان مین نہ تھی- اُس کا کچھ ٹکڑا اور قبضہ ندی کے کنارے پڑا ملا- اُس جگہ زمین پر لڑائی کے نشان بھی بنے تھے- اور سب سے زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ وہان خون بھی پڑا ہوا ملا !"

اُرسولا- (ارل کی اِن سب باتون کو غور سے سُن کے) "کنواری ماں! مجھ پر رحم کرو! مگر حضور مین تو یہی کہون گی کہ اِن سب باتون پر بھی خاص کنتھ کی نسبت نہین کہا جا سکتا کہ اُنھون نے قتل کیا- اور جو سچ مچ اُنھون نے لارڈ ملکم کو مار ہی ڈالا ہے تو فقط اپنے بچانے کے لیے مارا ہو گا- اور وہ بھی بڑے ضبط و تحمل کے بعد !"

ارل "یون ہی سہی- مین وعدہ کرتا ہون کہ اُس نوجوان لونڈے کو اپنے اِس بُرا کر جرم یا حادثے کی وجہ بتانے اور اپنی صفائی دینے کا پورا پورا موقع دیا جائے گا" یہ کہتے ہی ارل نے ایک خادم کو حکم دیا کہ اُس نوجوان ملزم کو فوراً لا کے پیش کرو-

مگر جاتے وقت خادم کو سمجھا دیا گیا کہ اُسے یہ نہ بتانا کہ یہان کیا ہو رہا ہے اور تم کس لیے بلائے جاتے ہو- اگر وہ کچھ پوچھے بھی تو سوا خاموشی کے کچھ جواب نہ دینا-

کنتھ خون آلود کپڑے بدل چکا تھا کہ خادم پہونچا- اور جیسا کھڑا تھا ویسا ہی چلا آیا- مگر حالت یہ تھی کہ چہرہ زرد تھا- اور دل کی پریشانی چہرے سے نمودار تھی- مگر اِس حالت مین بھی چہرے پر ایک حد تک متانت اور سنجیدگی برس رہی تھی- یہ دیکھ کے کہ اِس نمائشی عدالت کے سامنے میز کے قریب اُرسولا کھڑی ہے اُس کے چہرے پر ایک تازگی سی آ گئی- مگر فوراً ہی پھر اُس پر تیرگی دوڑ گئی- جس سے یہ قیاس قائم ہو سکتا کہ اُسے دیکھ کے پہلے خوش ہوا پھر یہ خیال کر کے کہ یہ میرے خلاف بیان دے چکی ہے پریشان ہو گیا-

اُس نے آتے ہی اپنے آقا ارل گلن گائل اور دیگر اعوان و معززین کو ادب سے

جھک کے سلام کیا۔ اور خاموش کھڑا ہو گیا۔

ارل گلن گائل نے کانپتی ہوئی آواز اور ایسے لہجے مین جس سے دل کی بیقراری ظاہر ہوتی تھی پوچھا "کنتھ! میرے بیٹے لارڈ ملکم کا کہین پتہ نہین۔ تمھین اُس کے غائب ہونے کی وجہ معلوم ہو تو بتا دو۔"

کنتھ "مجھے بالکل نہین خبر کہ وہ کہان گئے۔"

ارل "کنتھ! او کنتھ! کیا یہ ممکن ہے کہ مین نے تیرے ساتھ جو شفقت و مرحمت کا سلوک کیا ہے اُس کا بدلہ تیرا ایسا بیہودگی و ناشکری کا فعل ہو؟"

کنتھ۔ (چونک کے تعجب سے) "خداوندا! رحم! کیا حضور کے نزدیک لارڈ ملکم کے غائب ہو جانے مین مجھے کچھ تعلق ہے؟" یہ کہتے ہی اُس کا چہرہ جوش سے چمکنے لگا۔ سارے جسم مین ایک رعشہ پیدا ہو گیا۔ اور صاف نظر آتا تھا کہ اسوقت وہ ایک عجیب کشمکش مین مبتلا ہے۔

ارل "کنتھ! اتنا بڑا جرم کرنے کے بعد جھوٹ بولنے کا الزام بھی اپنے سر نہ لو۔ یقین جانو کہ جس مقام پر خون گرا ہے وہان سے ایک غیبی آواز بلند ہو کے تمھارے خلاف شہادت دے گی۔"

اتنا سننا تھا کہ کنتھ کا دماغ چکر کھانے لگا اور معلوم ہوا کہ گرنے ہی کو ہے۔ اِس لیے جھک کے میز پر سہارا دیا۔ اور دلی جوش کو دبا کے کہا "لارڈ صاحب! لارڈ صاحب! نہین! نہین! آپ کے دل مین ہرگز یہ گمان نہین پیدا ہو سکتا کہ مین نے ایسا کیا ہو گا!"

مارکوس النڈیل "نوجوان شخص! تم دیکھ رہے ہو کہ تمھارے شریف آقا اور محسن اس صدمے سے کیسے بیقرار ہین! اور تم سمجھ سکتے ہو کہ آپ کی عنایتون کا جو کچھ معاوضہ تم سے ادا ہو سکتا ہو وہ یہی ہے کہ صاف صاف اقرار کر لو کہ یہ خوفناک سانحہ ——"

کنتھ۔ (جوش و خروش سے چلا کر) "سانحہ! کون کہتا ہے کہ کوئی سانحہ ہوا؟ لارڈ ملکم ابھی تک نہین آئے ہین، تو اب تھوڑی دیر مین آ جائین گے۔ لیکن مجھ پر یہ الزام لگایا جانا کہ مین نے اُن کا خون کیا! مین نے اُن کو مار ڈالا! مین نے اُنھین قتل کیا! کسی طرح نہین برداشت ہو سکتا۔" اس کے بعد اعلیٰ درجہ کی بیگناہی کی وضع سے تن کے اور اکڑ کے جس مین ذرا بھی تصنع نہین پایا جاتا تھا

بولا "حضور والا! اور دوسرے سردار وا چند گھنٹون یا شاید چند منٹون مین لارڈ ملکم آجائین گے۔ اور اُس وقت میری بیگناہی ثابت ہو جاے گی۔ کیونکہ اُن کا واپس آنا لازمی ہے۔ اُس وقت آپ سب کو افسوس ہو گا کہ مجھ پر کیون شبہہ کیا گیا؟"

ارل گلن گائل "خدا کی قسم اس کی یہ بناوٹ کے الفاظ مجھے اپنے بیٹے کا صدمہ بھلائے دیتے ہین! کنتھ! آخر تم کب تک اِس طلاقت لسانی اور بناوٹ سے کام لوگے جبکہ زبانی شہادتین اور خوفناک واقعات سب تھین ملزم ٹھہرا رہے ہین؟ اچھا بتاؤ سب سے پہلے ارسولا نے تھین اپنی تلوار پر ہاتھ لے جاتے دیکھا ——؟"

ارسولا۔ (روتے روتے چلا کے) "مگر حضور! مین نے یہ بھی تو عرض کر دیا تھا کہ انھون نے کیسی بردباری اور کیسے ضبط و تحمل سے لارڈ ملکم کے طعن و تشنیع اور اُن کی گالیون کو برداشت کیا۔ اور یہ واقعہ جس کا حضور نے ابھی حوالہ دیا یہ تو فقط ان کا ایک آن کا غیر معمولی جوش تھا ——"

ارل "خیر ہوگا اس کے سوا اور بھی بہت سی کافی شہادتین موجود ہین۔ کنتھ۔ واپسی پر تم نے جوش اور اضطراب کے لہجہ مین اور گھبراہٹ کے ساتھ دربان سے دریافت کیا تھا کہ لارڈ ملکم آئے یا نہین؟ تمھارے کپڑون پر خون اور کیچڑ کے دھبے تھے! پھر تمھاری تلوار کا قبضہ اِس شخص کو جنگل مین پڑا ملا!" یہ کہتے وقت ارل نے چوکیدار کی طرف اشارہ کیا "اس کے علاوہ ندی کے کنارے خون بہا اور جما نظر آیا! کنتھ ان سب باتون کا تم کیا جواب دیتے ہو؟"

تھوڑی دیر حیران اور متردد رہ کے کنتھ نے اپنے ہوش و حواس مجتمع کیے اور کہا "مین قبول کرتا ہون کہ یہ سب واقعات بظاہر میرے خلاف ہین لیکن ——"

ناگہان کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دوسرا چوکیدار اندر آیا۔ اُس کے ایک ہاتھ مین ایک چادر تھی اور دوسرے ہاتھ مین کلغی دار ٹوپی۔ یہ دونون چیزین پانی مین بھیگی ہوئی تھین۔ چادر جا بجا سے پھٹی اور نچی تھی۔

اور ٹوپی کی کلغی کے پر ٹوٹ گئے تھے۔ اِن دونون چیزون کو اُس نے ارل گلن گائل کے آگے میز پر رکھ دیا اور کہا "حضور۔ ملاحظہ ہو۔ مین نے یہ چیزین ندی سے نکالی ہین۔ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ کس کی ہین۔ اور لیے ہوے یہان دوڑا آیا!"

ان چیزون کو دیکھتے ہی ارل گلن گائل بیتابی کے ساتھ اُچھل پڑے اور ساتھ ہی ایک آہ فلک دوز کھینچ کے زمین پر گرے۔ اور کہا "آہ! یہ ملکم کی چادر ہے! یہ بلکم کی ٹوپی ہے! کنتھ۔ کنتھ۔ کیا اب بھی تمھین انکار ہے کہ تم نے اُسے مار کے ندی مین نہین پھینک دیا؟"

کنتھ "خداوندا! کیا یہ ممکن ہے کہ لارڈ ملکم اس طرح مر گئے؟" یہ کہتے ہی اُس کے چہرے پر مُردنی چھا گئی۔ لڑکھڑا کے میز پر گرا۔ اور پھر سنبھل کے کچھ کہنا چاہتا تھا کہ دماغ چکر کھانے لگا۔ آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا۔ زور سے کہا "آہ!" اور غش کھاکے دھم سے زمین پر گر پڑا۔

اس بدقسمت نوجوان کو جب ہوش آیا تو دیکھا کہ اندھیرا گھُپ ہے۔ اور تمام گذشتہ واقعات پھر اُس کے دماغ مین چکر لگانے لگے۔ ہاتھ بڑھا کے ٹٹولا کہ کہان ہون۔ مگر کسی تنگ و تاریک مقام کی ٹھنڈی دیوار پر ہاتھ پڑا۔ اب یہ بھی معلوم ہوا کہ میری کمر مین زنجیر پڑی ہے اور مین جکڑا ہوا ہون! دل سے پوچھا "مین کہان ہون؟" اور دل نے جواب دیا کہ "قصر النڈیل کے تہ زمین تنگ و تاریک قید خانے کی کسی کوٹھری مین! اور ایک ملزم ہون جس پر قتل کا خوفناک الزام لگایا گیا ہے۔"

اٹھارھوان باب

مار مور

اِن واقعات کو سن کے اوہی لینا کو جو صدمہ ہوا اُس کے ادا کرنے کیلیے دنیا مین الفاظ نہین ہین۔ ارل گلن گائل نے یہ کام ارسولا کے سپرد کیا تھا کہ یہ افسوسناک خبر جس کا ایک حصہ سخت دردناک اور دوسرا نہایت ہی

خوفناک تھا اوی لینا کے کان تک پہونچالئے۔ ایسا دردناک کام اس سے پہلے کبھی اُسے نہین کرنا پڑا تھا۔ مگر اُس نے واقعی بڑی دانائی و خوبی کے ساتھ یہ دونون خبرین کہ لارڈ ملکم کا پتہ نہین اور کنتھ قید خانے مین ہے اوی لینا کو سُنا دین۔ مگر وہ قبل اس کے کہ آدھا واقعہ بھی سُننے سمجھ گئی اور ایک چیخ کے ساتھ غش کھا کے اپنی وفادار خادمہ کی گود مین گر پڑی۔

اب یہ بتانے کی ضرورت نہین کہ ارسولا نے اُس کے ہوش مین [illegible] کیا کیا تدبیرین کین۔ کیسے کیسے تسلی و تشفی کے الفاظ اُس کے کان مین کہے۔ اور کیونکر اُسے اِس معاملہ مین متانت کے ساتھ غور کرنے پر آمادہ کیا۔ بہرحال اُس نازنین کے ہوش و حواس رفتہ رفتہ درست ہوئے اور اِس قابل ہوئی کہ اِن خوفناک واقعات پر غور کر سکے۔ چنانچہ اُس نے ارسولا کے مُنہ کی طرف دیکھ کے کہا: "تم نے ابھی کہا تھا کہ تم کنتھ کو بیگناہ سمجھتی ہو۔ اچھا پھر مجھے اس تردد سے نجات دلاؤ اور کہو کہ اب بھی درحقیقت تمھارا وہی خیال ہے یا فقط میرے بہلانے کے لیے تم نے بات بنادی تھی؟"

ارسولا۔ (رو کر) "میری پیاری بیوی اگر میرے دل مین خود آپ ہی کی نسبت کوئی بُرا خیال آسکتا ہے تو کنتھ کی نسبت بھی کوئی بیہودہ خیال قائم کر سکتی ہوں۔ مجھے تو وہ نوجوان بہت ہی پیارا ہے۔ وہ شریف ہے اور نیک بخت ہے۔ باوجود اسقدر سادگی کے اُس مین خودداری بھی موجود ہے۔ نہین۔ نہین۔ اُس کا مجرم ہونا غیر ممکن ہے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُسے اشتعال دلایا گیا ہو! اور اُس نے طیش مین آکے تمھارے بھائی کو قتل کر ڈالا ہو یعنی دونون مین وہ شریفانہ لڑائی ہوئی ہو جو دنیا مین بڑی باعزت جنگ خیال کی جاتی ہے ——————"

اوی لینا: "نہین۔ ہرگز نہین۔ مین تو کنتھ کے مجرم ہونے کا خیال بھی دل مین نہین لا سکتی! تم ابھی کہہ چکی ہو کہ جب اباجان نے اُن سے پوچھا تو اُنھون نے یہی جواب دیا کہ وہ نہین جانتے بھائی ملکم کہان ہین۔ اور تم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ وہ کہتے تھے دیر یا سویر اُنکی بیگناہی ضرور ثابت ہو جائے گی۔ مجھے اُن کی بات کا پورا یقین ہے۔ مجھے پورا بھروسا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولے ہون گے۔ مجھے تو اللہ تعالےٰ

کے رحم و انصاف پر بھروسا ہے اور ہر طرح اطمینان ہے کہ اس سچائی کے آفتاب پر سے سیاہ بادل کا پردہ ہٹا کے وہ مطلع صاف کر دے گا۔ مگر آہ! پیارے بھائی ملکم! کیا اب مین تمھین کبھی نہ دیکھون گی؟ کیا تم ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گئے؟ آہ! تمھارے آخری الفاظ جو میرے سامنے تمھاری زبان سے نکلے مجھ پر غیظ و غضب کے تھے۔ اور تمھاری آخری نگاہ جو مجھ پر پڑی وہ بھی قہر کی تھی! آہ! مین کیسی بدنصیب لڑکی ہون! افسوس! افسوس! کیسی بُری قسمت لے کے دنیا مین آئی ہون؟"

وہ زمین پر گھٹنون کے بل کھڑی یہ بین کر رہی تھی۔ دونون ہاتھ جوڑے تھی اور سر جھکا ہوا تھا۔ نازک جسم سر سے پاؤن تک غم و اندوہ کی تصویر بنا ہوا تھا۔ کاش کوئی مصور ہوتا اور اُس حسرت بھری مورت کی سچی تصویر کھینچ کے دکھاتا۔ یا کوئی بُت تراش آتا اور اُس غم کی دیوی کی مورت بنا کے ہمارے سامنے کھڑی کر دیتا۔ اُس کی لمبی عنبر آگین زلفین سونے کی بیشمار لڑیون کی طرح پیٹھ اور شانون پر بکھری ہوئی تھین اور کمر تک بل کھاتی چلی آئی تھین۔ اور رو دھو لینے کے بعد ایک عجیب دلکش و دل آویز مورت بنی ساکت و خاموش کھڑی تھی۔ دل ہی دل مین دعا مانگ رہی تھی کہ خداوندا رحم کر۔

اسی حالت مین تھی کہ ناگہان اُس کے والد **ارل گلن گائل** آ گئے۔ اِس وقت شام کے چھ بجے تھے۔ میز پر لیمپ روشن تھا۔ آتشدان مین کوئلے خوب دہک رہے تھے۔ اور اُسی آگ کے سامنے **اوی لینا** جھکی کھڑی تھی جس کی روشنی مین اُس کا چہرہ اسقدر خوبصورت اور دلفریب ہو گیا تھا کہ معلوم ہوتا انسان نہین کوہ قاف کی پری یا آسمان کی نورانی حور ہے۔ اُس کے گھنے بالون پر روشنی کی شعاعین ایسی چمک دمک پیدا کر رہی تھین کہ معلوم ہوتا اُنھین کے سر پر روشنی کا ایک خوشنما تاج رکھا ہوا ہے۔ یہ دیکھتے ہی ارل نے **ارسولا** کو اشارہ کیا کہ خبردار کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے میرا اچانک آ جانا **اوی لینا** کو معلوم ہو۔ پھر بغیر اس کے کہ ذرا بھی چاپ سُنی جائے پنجون کے بل وہ بیٹی کے قریب آئے۔ **اوی لینا**

کی اُسوقت کی غیر معمولی سادگی اور اُس کے دلفریب حسن نے ارل کے دل پر بہت بڑا اثر کیا۔ ساتھ ہی دل مین خیال پیدا ہوا کہ افسوس مین اِس کے ساتھ کیسی بیرحمی اور کتنا بڑا ظلم کر رہا ہون؟ واقعی مین بڑا ظالم ہون کہ اس کی نوجوانی کی اُمنگون اور شباب کی امیدون کو یون بیرحمی سے خاک مین ملائے دیتا ہون! اِس کے بعد یہ خیال آیا کہ اب یہی میری اکیلی اولاد ہے۔ اور یہی میری جائداد کی وارث۔ مگر افسوس میرا معزز موروثی نام نہین زندہ رہ سکتا۔ اس لیے کہ گلن گائل کے خاندان مین ارل کا خطاب فقط اولاد نرینہ کو مِل سکتا ہے۔ اور اب جو لارڈ ملکم کا خاتمہ ہوگیا ہے تو کیلی ڈونیا کا یہ معزز ترین خطاب بھی معدوم ہو جائے گا۔

یہ سب خیالات اُس کے دماغ مین چکر کھانے لگے اور اُن کے اثر سے دل پسیج کے ایسا نرم ہوگیا کہ ایک مدت سے کبھی ایسی کیفیت اُس کے دل پر نہین طاری ہوئی تھی۔ آخر بیٹی کے قریب آکے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا۔ اُسے اپنے ہونٹ تک لے جا کے چوما۔ اور آہستہ سے کہا "پیاری بیٹی اوی لینا۔ اب آیندہ مین تجھ پر کسی بات مین جبر اور زبردستی نہ کرون گا"

اوی لینا یہ دیکھ کے کہ کوئی میرے پاس آگیا ہے اچانک چونک پڑی لیکن جیسے ہی باپ کو پہچانا دل کو ایک تسلی سی ہوئی۔ اور اب جو یہ اطمینان دلانے والے الفاظ اُن کی زبان سے سُنے تو دل اختیار سے باہر ہوگیا۔ بے تحاشا باپ کی گود مین گر پڑی اور پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کیا۔

یہ جگر خراش منظر دیکھ کے ارسولا کا دل بھی پاش پاش ہوگیا۔ اور وہ بھی زار و قطار رونے لگی اور یہ خیال کر کے کہ باپ بیٹی کو تنہائی مین آزادی کے ساتھ اظہار غم والم کا موقع دینا چاہیے جانے کو تھی کہ ارل نے روکا اور وہ جہان سے اُٹھی تھی پھر وہین بیٹھ گئی۔

اب ارل نے بیٹی کولیجا کے ایک کرسی پر بٹھایا۔ خود اُس کے برابر دوسری کرسی پر بیٹھے۔ بیٹی کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کے اسے تسلی دی۔ اور کہا "خدا کی مرضی کو صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے" پھر کہا "اگرچہ مجھے اپنے بیٹے کی اور تمھین اپنے بھائی کی جدائی نہایت ہی شاق ہے۔ مگر اِسمین بھی خداوند عالم کی کوئی مصلحت ضرور ہے۔

اور ہمین چھوڑن چراکی ! بالکل گنجایش نہین مگر کنتھر کے متعلق اُنھون نے ایک لفظ بھی نہین کہا۔ اور نہ دوران گفتگو مین اُس کا نام زبان پر لائے۔ ادی لینا بہت چاہتی تھی کہ اُس کی بیگناہی کے متعلق کچھ کہے مگر جب یہ دیکھا کہ ارل نہایت ہی دانائی وہوشیاری سے اُس کے ذکر کو ٹالتے ہین تو اپنی طرف سے کوئی تذکرہ چھیڑنا مناسب نہ جانا۔ آخر ارل کامل ایک گھنٹہ بیٹی کے پاس ٹھہر کے اور اُسے نصیحتین کر کے رخصت ہوئے اور ایک لیمپ لے کے برآمدے پر گئے وہان سے اپنے کمرے کا راستہ لیا۔

مگر اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو اُس کے اندر والے چھوٹے کمرے مین سے روشنی آتے دیکھ کے گھبرا گئے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اِس چھوٹے کمرے مین جو گلن گائل کی خوابگاہ سے ملحق تھا ایک زنگ خوردہ زرہ کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی دفعتہً اُس خوفناک رات کے تمام واقعات دماغ مین تازے ہو گئے اور ایک دہشت سی طاری ہوئی۔ لیکن اُس کے بعد جب دیکھا کہ ایک شخص اُس چھوٹے کمرے سے نکل کے آرہا ہے تو ساری پریشانی جاتی رہی۔ اور فوراً پہچان گئے کہ یہ آنے والا بوڑھا قوال مارمور ہے۔

اُس بوڑھے قوال کے ہاتھ مین ایک لیمپ تھا اور اُسی کی روشنی آرل نے دیکھی تھی۔ لیمپ کی روشنی اب اُس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اچانک آرل کے کمرے مین پکڑ لیے جانے کے علاوہ وہ کسی اور گہری فکر مین ہے۔ اس بات کو آرل نے بھی محسوس کیا اور دل کو اطمینان ہوگیا کہ مارمور یہان کسی بے ایمانی کی غرض سے نہین بلکہ کسی اہم اور ضروری مطلب سے آیا ہے۔ پوچھا: بوڑھے قوال۔ تم یہان کہان ؟"

مارمور:۔ حضور کے سوال اور لہجے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان حضور کی خوابگاہ مین بغیر پوچھے میرے چلے آنے کو حضور اشتباہ اور بدگمانی کی نگاہ سے نہین دیکھتے ہین۔ مگر میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا کرون ؟ اپنی اصلی غرض کو حضور کے سامنے صاف صاف بیان کر دون تو اندیشہ ہے کہ حضور زیادہ ناراض نہ ہو جائین"

ارل:۔ (غمگین آواز مین) "نہین بوڑھے قوال نہین۔ اِن دنون میرا زمانہ

ایسا نہین ہے کہ لوگون کے افعال کو بُری نگاہ سے دیکھون۔ تم صاف صاف بیان کردو کہ یہان کون آئے تھے؟"

یہ سُن کے بوڑھے قوال نے چھوٹے کمرے کا دروازہ بند کیا۔ پھر لیمپ کو میز پر رکھا اور کہا "سنیے حضور۔ اب کی مرتبہ مارکوس النڈیل جس دن اس قصر مین تشریف لائے ہین اُسی دن اپنے ساتھی قوالون کے ساتھ مین بھی آیا تھا۔ حضور کو یاد ہوگا کہ جس وقت مارکوس اپنے موروثی قصر مین داخل ہوئے ہین عجیب عجیب بدشگونیان پیش آئی تھین۔ جن مین سب سے زیادہ خوفناک بدشگونی یہ تھی کہ وہ زرہ جو بڑے پھاٹک کے اندر لٹک رہی ہے آپ سے آپ گر پڑی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ افسوسناک واقعات پیش آنے والے ہین۔ اُسی روز شام کو حضور کے خادم سے اور مجھ سے اِنھین خلاف قیاس باتون کی نسبت بحث ہونے لگی جس مین اتفاقاً کسی سوال کے جواب مین اُس کی زبان سے نکلا کہ مرحوم مارکوس النڈیل جو بڑے بیرحمی سے قتل کیے گئے اُس زرہ کو پہنا کرتے تھے جو حضور کی خوابگاہ سے ملحق ایک چھوٹے کمرے مین ٹنگی ہوئی ہے۔ اُسی زرہ کو بعض اسباب سے مین خود اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتا تھا ــــــ"

ارل گلن گائل "اور وہ اسباب کون سے ہین؟"

مارمور۔ (کسی قدر تردد کے بعد) "اب مجبوراً مجھے بتانا ہی پڑا۔ حضور عالی سچ تو یہ ہے کہ یہ پہلا ہی موقع نہین ہے جو مین اس قصر مین آکے ٹھہرا۔ اور نہ یہ کل والی کرسمس کی دعوت پہلی دعوت تھی جس مین مجھے گانے کی عزت دی گئی"

ارل "اخاہ! مین اب سمجھا۔ شاید تمھارا یہ مطلب ہے کہ کل رات کو جو خوفناک واقعات پیش آئے اُنھین تم اِس سے سالہا سال پیشتر بھی دیکھ چکے تھے؟ کیون ہے نہ؟"

مارمور "حضور خوب سمجھے۔ بالکل یہی۔ اس کو تیئیس برس ہوئے جب مین پہلی بار اس قصر مین آیا تھا۔ اور اُسوقت یہان مین نے ایسے واقعات دیکھے تھے اور اُن سے ایسی ہیبت دل پر چھا گئی تھی کہ اُس کے بعد اگر کبھی اتفاق سے اِدھر آنا بھی ہو گیا تو مجھے بہ نسبت اِس کے کہ یہان آؤن کسی اور جگہ ٹھہر جانا ہی مناسب معلوم ہوا

مگر خدا جانے کیا بات تھی کہ چند ہفتے ہوئے یک بیک بیٹھے بیٹھے دل مین یہان آنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ مین نے سمجھا بجھا کے اپنے طائفہ والون کو آمادہ کیا۔ اس ناگہانی جوش و شوق کے پیدا ہونے کی شاید یہ وجہ کہی جائے کہ لارڈ النڈیل اتنے دنون کے بعد پھر اپنے موروثی قصر مین تشریف لانے والے تھے۔ اور اُن کی آمد سُن کے میرے دل مین بھی ایک ولولہ پیدا ہو گیا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ میرے دل مین اس خیال کا پیدا ہونا بھی اس قصر کے عجیب و غریب اسرار مین سے ہی۔ بہرحال مین پانچ قوالون کو ساتھ لے کے روانہ ہوا اور آپہونچا۔ مگر حضور خیال فرمائین کہ زمانہ ہم فانی لوگون پر کس قدر جلد اثر کرتا ہے؟ تیئیس برس مین مین اسقدر بدل گیا تھا کہ نہ تو انگس ونٹن ہی نے مجھے پہچانا اور نہ خود لارڈ ڈالنڈیل پہچان سکے۔ اور پہچانتے کیونکر؟ میرے سر کے سارے بال گر گئے۔ چندیا نکل آئی۔ اور لمبی ڈاڑھی برف کی سی سفید ہو گئی۔"

ارل۔" ہان یہ تو ہوتا ہی ہے۔ مگر بتاؤ کیا تم اُس کرسمس کی دعوت کے وقت بھی موجود تھے جو اِسی قصر مین اُن خوفناک سانحون کے بعد ہوئی تھی؟ یعنی جو دعوت مارکوس آف گراور اُن کی صاحب جمال بیوی کے قتل ہونے اور اُن کے بے زبان بچے اور وارث جائداد کے مر چکنے کے بعد ہوئی تھی؟"

مارمور۔" جی۔ حضور کل کی دعوت کی طرح اُس دعوت مین بھی یہ خاکسار موجود تھا۔"

ارل۔" تو کیسا بعینہ یہی واقعات جو کل رات کو پیش آئے اُس مرتبہ بھی پیش آئے تھے؟"

مارمور۔" حضور قریب قریب یہی واقعات تھے۔ فرق تھا تو فقط اتنا کہ تیئیس برس قبل والی دعوت مین میز کے گرد دو کرسیان پہلے سے خالی موجود تھین اور دوسری یہ کہ اُسوقت لارڈ ملکم نہ تھے کہ اپنی کرسی چھوڑ کے بھاگتے حضور معاف فرمائین کہ مین نے آپ کے گم شدہ فرزند کا نام یاد دلا کے آپ کا دل دُکھایا۔ تیسرا فرق یہ تھا کہ اُس موقع پر لیڈی اوی لینا نہ تھین کہ وہ روحانی تسکین اُٹھین برکت دیتین۔ باقی تمام واقعات بعینہ یہی تھے۔"

ارل۔ "بعینہ یہی! یہ تو سمجھ مین نہین آتا۔ کیا مارکوس النڈیل سے اُس مرتبہ بھی کل رات کی ایسی کمزوری ظاہر ہوئی تھی اور وہ یون ہی اپنی کرسی چھوڑ کے بھاگے اور زمین پہ بیہوش ہوکے گر پڑے تھے؟"

مارمور۔ "جی حضور بالکل یوہین اور بعینہ اسی طرح۔ اب چونکہ حضور کو معلوم ہو گیا ہے کہ اِن روحانی شکلون کو مین دو مختلف وقتون مین دیکھ چکا ہون تو شاید حضور کو یہ سُن کے تعجب نہ ہو گا کہ میرے دل مین یہ عجیب غریب خیال کیون پیدا ہوا اور کیون ایسی جرأت کی کہ حضور کی خوابگاہ مین چپکے سے اندر آکے دیکھ جاؤن کہ اِس چھوٹے کمرے مین جو یہ زرہ لٹکی ہوئی ہے وہ وضع قطع مین اُس زرہ سے کہان تک ملتی ہے جو اُس روحانی صورت والے سپاہی کے جسم پہ تھی؟"

ارل۔ (توجہ و شوق کے ساتھ) "اچھا تو اُسے دیکھ کے تمھاری کیا رائے قائم ہوئی؟"

مارمور۔ "دونون زرہون کی وضع اور قطع بالکل یکسان ہے۔ فرق ہے تو بس اتنا کہ آپ کے اس کمرے والی زرہ زنگ خوردہ اور میلی ہے۔ اب چونکہ مین نے یہان آنے کا اصلی باعث صاف صاف بیان کر دیا اس لیے براہ مرحمت مجھے اجازت ہو کہ واپس چلا جاؤن۔ شاید میرا زیادہ ٹھہرنا حضور کی ناراضی کا باعث ہو۔ لیکن اتنا مین نہایت ہی عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان آنے کا حال اور جو واقعات مین نے عرض کیے ہین اُن کو حضور مارکوس النڈیل پر نہ ظاہر فرمائین۔ یہ واقعات اُنھین معلوم ہوگئے تو اُن کے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہ باقی رہے گی۔ اور کیا عجب کہ تیئیس سال پیشتر کی طرح آج بھی مجھے اپنے قصر سے نکال دین۔"

ارل۔ "لائق مارمور مین وعدہ کرتا ہون کہ مارکوس النڈیل کے سامنے یہ واقعات بیان کر کے اُنھین تم سے خفا نہ کرون گا۔ اور نہ اس سے ناراض ہون کہ تم بوقت اور بغیر اجازت کے یہان چلے آئے۔ تمھارا یہ آنا بالکل راز رہے گا۔ لیکن جانے سے پہلے اتنا اور بتاتے جاؤ کہ کیا حقیقت مین

مارکوس النڈیل سے اس مرتبہ بھی کل ہی کی سی بزدلی ظاہر ہوئی ——— "

مارمور۔ جی حضور بالکل ایسی ہی"

مارکوس نے جیسے ہی اپنے مظلوم و مقتول بھائی کی روحانی شکل کو دروازہ سے نکلتے دیکھا کیا کہوں کس طرح گھبرا کے اور کرسی چھوڑ کے بھاگے ہیں؟"

ارل:۔ "مگر انگس ونٹن نے تو بالکل اس کے برعکس بیان کیا تھا"

مارمور:۔ انھیں اختیار ہے جو چاہیں کہیں۔ لیکن غلام خلاف نہیں عرض کر سکتا۔ حضور یقین جانیں کہ مارکوس النڈیل سے اس مرتبہ بھی ایسی ہی بزدلی نامردی ظاہر ہوئی تھی جیسی کہ کل حضور نے ملاحظہ کی۔ خصوصاً جب اُن شکلوں نے نقاب ہٹا کے اپنے مردوں کے سے چہرے آشکار کیے تو اُنھوں نے ایک چیخ ماری اور غش کھا کے گر پڑے۔ پھر جب وہ خوفناک منظر ختم ہو گیا اور وہ روحیں چلی گئیں تو لوگ طرح طرح کی تدبیروں سے اُنھیں ہوش میں لائے اور ہوش میں آنے کے بعد اُنھوں نے مہمانوں کو یقین دلایا کہ یہ روحیں فقط اپنی مہربانی اور برکت عطا کرنے کے لیے قبروں سے نکل آئی تھیں جس سے لوگوں کو ذرا ڈھارس ہوئی"

ارل:۔ مگر سنو تو اُن روحانی شکلوں کے آتے وقت کیا تم لوگ نہیں بھاگ گئے تھے؟"

مارمور:۔ حضور میرے ساتھی قوال تو بھاگ گئے لیکن میں اپنی جگہ سے نہ ہلا اور مارکوس النڈیل نے ہوش میں آچکنے کے بعد جو کچھ کیا اپنے کانوں سے سُنا"

ارل:۔ مگر تعجب ہے کہ تمھارے بیان میں اور بوڑھے داروغہ نے جو سرگزشت بیان کی تھی ان میں بعض واقعات بالکل مختلف ہیں! کیا تمھارے سنگت والے اُسی رات کو پھر برآمدے پر واپس آ کے نہیں بیٹھے تھے؟ اور نیز یہ مارکوس النڈیل اور دیگر مہمانوں کو ایسا مطمئن اور خوش و خرم نہیں دیکھا تھا کہ گویا کوئی واقعہ پیش ہی نہیں آیا؟"

مارمور:۔ نہیں حضور اُس رات کو پھر برآمدے پر بھلا کون آتا؟"

ارل:۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تمھارے اور بوڑھے داروغہ کے بیانوں میں بڑا اختلاف ہے" یہ حالات سُن کے ارل گلن گائل کے دل میں طرح طرح کے خیالات گزرنے لگے!

مارمور:۔ مگر حضور میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ اور جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی کیا تھی"

ارل:۔ مجھے تمھاری سچائی میں شبہ نہیں" اس کے بعد چند اشرفیاں دے کے اُسے رخصت کر دیا۔ اور اطمینان دلایا کہ تمھارے یہاں آنے کی کسی کو خبر نہ ہوگی۔

بوڑھے قوال نے شکریہ ادا کیا اور سلام کر کے اُس کمرے میں آیا جہاں اُس کے سنگت والے ٹھیرے ہوئے تھے"